تبٰرک الذی نزّل الفرقان علی عبدہٖ لیکون للعٰلمین نذیرا

ماہنامہ

الفرقان ربوہ

جنوری

سنہ ۱۹۶۵ء

مدیر مسئول

ابو العطاء جالندھری

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ قادیان ۱۹۶۴ء

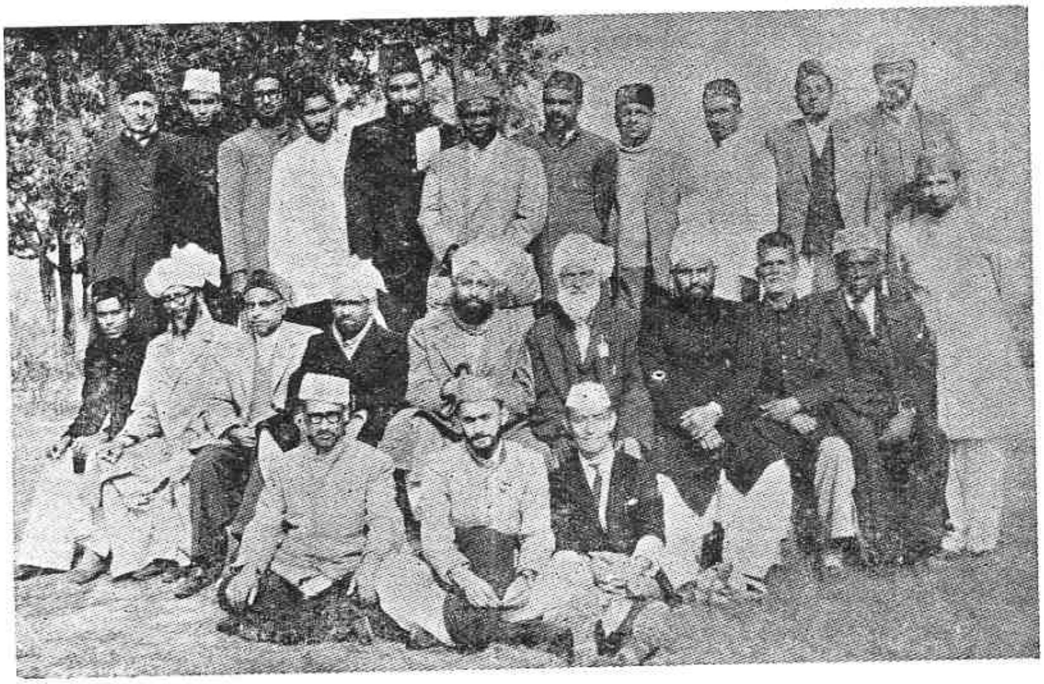

۳۶ مختلف زبانوں والے جلسہ میں تقریریں کرنے والے
احباب کا ایک گروپ

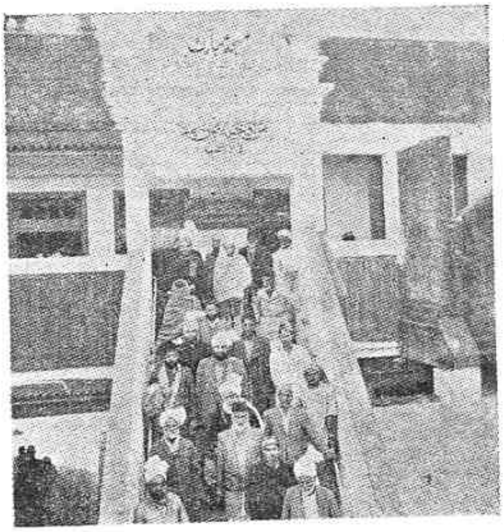

مسجد مبارک کا ایک نظارہ

لوائے احمدیت کی پاسبانی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا

تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی مجلہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

جنوری ۱۹۶۵ء　رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ

(ایڈیٹر)

ابوالعطاء جالندھری

اعزازی اراکین ادارہ
محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب
" قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری
" شیخ مبارک احمد صاحب آف نیروبی
" مولانا محمد سلیم صاحب آف کلکتہ

سالانہ بدل اشتراک
پاکستان و بھارت :- چھ روپے
دیگر ممالک :- تیرہ شلنگ
فی پرچہ :- دس آنے صرف
بدل اشتراک بنام مینیجر الفرقان بھیجا جانا چاہیے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۱۵ شمارہ اول	الفرقان ربوہ جنوری ۱۹۶۵ء	رمضان المبارک ۱۳۸۴ ہجری قمری صلح ۱۳۴۴ ہجری شمسی

فہرست مضامین

مضمون	مصنف	صفحہ
روحانیت کا موسم بہار	ایڈیٹر	ص ۳
روزہ اور موجودہ انجیل	"	۵
مرکزِ احمدیت قادیان اور ربوہ میں سالانہ جلسے	"	۶
حکومت مغربی پاکستان کی خاص توجہ کے لئے	"	۷
مدیر المنبر کو تحریری مناظرہ کی دوبارہ دعوت	"	۸
نغمۂ عرفان	جناب شیخ عبد القادر صاحب لاہور	۹
شکستہ ہوں گے اب اہلِ باطل کو نونہالانِ احمدیت (نظم)	جناب مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کانگاپور	۲۰
شذرات	ایڈیٹر	ص ۲۳
عہدِ نو (نظم)	جناب نسیم سیفی صاحب	۲۵
مسیحیوں کی ۳۸ ویں تبلیغی کانفرنس اور جماعت احمدیہ (بمبئی میں انٹرنیشنل یوکرسٹک کانگریس پر ایک نظر)	جناب مولانا سمیع اللہ صاحب مبلغ	۲۶
کلکتہ سے آمدہ ایک اہم سوال اور اس کا جواب	ایڈیٹر	۳۶
البیان — (آل عمران ع ۲۰ کا سلیس اردو ترجمہ مختصر تفسیری حواشی کے ساتھ)	ابو العطاء	۳۷

سُرخ نشان

اس دائرہ ◯ میں سُرخ نشان کے یہ معنے ہیں کہ آپ کا چندہ الفرقان ختم ہے۔ آئندہ چندہ ارسال فرما دیں یا دفتر کو اپنے آئندہ ارادہ سے مطلع فرما دیں ورنہ آئندہ ماہ کا رسالہ وی پی ارسال ہوگا جسے آپ کو ضرور وصول کرنا چاہئے۔ اگر آپ ایک کارڈ کے ذریعہ اطلاع بھی نہ دیں اور وی پی بھی واپس کر دیں تو آپ اپنے تبلیغی رسالہ کو نقصان پہنچانے کے ذمہ دار ہوں گے۔

- براہِ کرم رسالہ سے تعاون فرما دیں!
- رسالہ کا سالانہ چندہ چھ روپے ہے۔
- منی آرڈر کرنے والے دوست اگر چاہیں تو فیس منی آرڈر وضع کر لیں۔

مینیجر الفرقان ربوہ

ضروری اعلان

کتاب تفہیمات ربانیہ سالانہ جلسہ پر طبع ہو چکی ہے جن دوستوں نے پیشگی قیمت جمع کرائی تھی ان میں سے بہت سے دوست اپنی اپنی کتاب لے گئے ہیں مگر بعض دوستوں نے ابھی تک کتابیں وصول نہیں کیں۔ براہِ کرم وہ جلد مطلع فرما دیں کہ آیا وہ دستی طور پر خود یا کسی کے ذریعہ کتاب حاصل کرنا چاہتے ہیں یا انہیں کتاب بذریعہ ڈاک رجسٹری بھجوا دی جائے۔ اس صورت میں حسب اعلان وہ خرچ ڈاک وغیرہ کے ذمہ دار ہوں گے جو دو روپے ہے۔ اگر آپ منی آرڈر بھجوا دیں تو دفتر بصیغہ رجسٹری بھیج دیگا ورنہ آپ کو دو روپے میں کتاب وی پی کر دی جائے گی۔ اپنے ارادہ سے جلد آگاہ فرمائیں۔

حجم کتاب ۸۲۴ صفحے۔ قیمت مجلد اعلیٰ کاغذ گیارہ روپے ہے۔

مینیجر الفرقان ربوہ

رمضان المبارک

رُوحانیّت کا موسمِ بہار

رمضان المبارک کے متعلّق خطبۂ نبویؐ

روزہ ایک **رُوحانی عبادت** ہے جس سے رُوح میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ انسان کے اخلاق میں بہتری اس کے خیالات میں جلا، اور اس کی **قلبی کیفیات** میں نور پیدا ہوتا ہے۔ روزہ روحانی ورزش کا ایک بہترین طریق ہے آجکل رمضان المبارک شروع ہے۔ قرآن مجید کا نزول اسی مبارک مہینہ میں **شروع ہوا** تھا اور اس کی بکثرت اور خصوصی **تلاوت** اس ماہ میں ہوتی ہے۔ اس کے برکات سے اہلِ ایمان بہرہ ور ہوتے ہیں۔ رمضان کا مہینہ روحانی رنگ میں **موسمِ بہار** کا حکم رکھتا ہے۔ ایمان کے **شگوفے** کھلتے ہیں، **پھول** آتے ہیں اور **پھل** لگتے ہیں۔ دلوں میں سرسبزی و شادابی پیدا ہوتی ہے۔ مبارک وہ جو اس مبارک مہینہ کی برکات سے پورے طور پر فائدہ حاصل کریں۔

حضرت سلمان الفارسیؓ روایت کرتے ہیں کہ شعبان کے آخری دن سرورِ کونین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا۔

قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ، شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا، مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ، وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ، وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ، مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِذُنُوبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ اَجْرِهِ شَيْءٌ۔

(مشکوٰۃ المصابیح ۳۲ کتاب الصوم)

"کل سے تم پر ایک عظیم القدر مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے یہ بہت برکت والا مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں ایک ایسی رات آتی ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے روزے فرض قرار دیئے ہیں۔ اس کی راتوں میں تہجد کے لئے اٹھنا بہت بڑی طوعی نیکی ہے۔ اس ماہ میں جو شخص کوئی نفلی کام کرتا ہے ... ثواب ملتا ہے جتنا دوسرے مہینوں میں

فرض کے ادا کرنے سے ملتا ہے اور فرض کا ثواب تو اس ماہ میں ستر گنا زیادہ ہو جاتا ہے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنّت ہے۔ پھر یہ باہمی ہمدردی کا بھی مہینہ ہے۔ اس ماہ میں مومن کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ جو شخص اس مہینے میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کراتا ہے اُسے گناہوں سے مغفرت حاصل ہوتی ہے اور اُس کی گردن آگ سے آزاد کی جاتی ہے اور روزہ دار کے ثواب میں کسی قسم کی کمی کے بغیر روزہ افطار کرانے والے کو بھی ویسا ہی ثواب ملتا ہے۔"

اس خطبۂ نبویؐ میں رمضان المبارک کی بہت سی برکات کا ذکر موجود ہے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو جن پر روزہ فرض ہے روزہ رکھنے کی تاکید فرمائی ہے۔

قرآن مجید نے ہر بالغ پر روزہ فرض قرار دیا ہے ہاں اگر کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو وہ رمضان کے بعد تندرست ہونے پر اور گھر میں واپس آنے پر روزوں کی تعداد پوری کرے گا۔ قرآن مجید نے روزہ کو حصولِ تقویٰ کا بہترین ذریعہ قرار دیا ہے۔ باہمی محبت اور ہمدردی کا ذریعہ بتایا ہے کیونکہ روزہ رکھنے سے مالداروں کو بھی احساس ہو جاتا ہے کہ ہمارے غریب بھائی بھوک اور پیاس کی تکلیف سے کس طرح دکھ اٹھاتے ہیں۔ اسلام نے رمضان المبارک میں بڑھ چڑھ کر صدقہ و خیرات کرنے کی تلقین کی ہے۔

رمضان المبارک دعاؤں کی **خصوصی قبولیت** کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کے ذکر میں ہی فرمایا ہے **اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ** کہ میں دعا کرنے والوں کی دعاؤں کو خاص طور پر سنتا ہوں۔ **لَیْلَۃُ الْقَدْرِ** رمضان المبارک کا خاص موقعہ ہے جبکہ انوار و برکاتِ سماویہ کا خاص نزول ہوتا ہے اور دلوں پر رحمتوں کی غیر معمولی بارش ہوتی ہے۔

رمضان کے آخری عشرہ میں **اعتکاف** کی عبادت بھی ایک خاص عبادت ہے جبکہ مومن دس دن کے لئے خدا کے گھر میں دھونی رما کر بیٹھ جاتے ہیں اور روز و شب مسجد میں ہی عبادت اور ذکر میں بسر کرتے ہیں۔

روزہ اپنی ذات میں ہی ایک پُر کیف روحانی عبادت ہے اس پر رمضان المبارک کے روزوں کی غیر معمولی برکات **نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ** کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ان برکات سے حصہ کامل حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے۔ آمین +

"شہید نمبر"

تاریخ احمدیت میں حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ کا خاص مقام ہے۔ الفرقان کے ۱۹۶۵ء کے پروگرام میں یہ شامل ہے کہ اس سال ایک خاص نمبر "شہید نمبر" بھی شائع کیا جائے گا انشاء اللہ۔ تاریخ اشاعت کا اعلان بعد میں ہوگا۔ اس اہم موضوع پر تاریخی اور ٹھوس مقالہ جات اور مؤثر نظموں کے لئے احباب سے درخواست ہے۔ جزاکم اللہ خیراً

خادم۔ ابو العطاء جالندھری

مسیحیوں کیلئے لمحۂ فکریہ

روزہ اور موجودہ انجیل

موسوی شریعت میں روزہ کا حکم موجود ہے۔ یسوع مسیح کے شاگردوں کے بارے میں اعتراض ہوا تھا کہ وہ روزہ نہیں رکھتے لکھا ہے کہ:۔

"اس وقت یوحنا کے شاگردوں نے اس کے پاس آکر کہا کیا سبب ہے کہ ہم اور فریسی تو اکثر روزہ رکھتے ہیں اور تیرے شاگرد روزہ نہیں رکھتے؟ یسوع نے ان سے کہا کیا براتی جب تک دولہا اُن کے ساتھ ہے ماتم کرسکتے ہیں؟ مگر وہ دن آئیں گے کہ دولہا ان سے جُدا کیا جائے گا اُس وقت وہ روزہ رکھیں گے" (متی ۹/۱۴-۱۵)

یسوع کا یہ جواب صحیح نقل ہوا ہے یا نہیں پادری صاحبان سوچ کر اس کا فیصلہ کرسکتے ہیں۔ بظاہر یہ جواب غیر معقول ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں روزہ رکھنا ماتم نہیں ہے اسے ماتم قرار دینا روزہ کی حکمت اور فلاسفی سے ناواقفیت پر دال ہے۔ اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ یسوع نے روزہ کے اصل حکم کا انکار نہیں کیا البتہ اپنے آپکو **دولہا** قرار دیکر اور اپنے ساتھیوں کو **براتی** ٹھہرا کر انہیں فی الحال روزہ نہ رکھنے کا اشارہ کیا ہے۔ یہ حصۂ بیان بھی وزنی نہیں۔ روحانی دولہا تو براتیوں کی روحانی غذاؤں کا اہتمام کیا کرتا ہے اور روزہ ایک **بہترین روحانی غذا** ہے۔

آئیے اب ہم انجیل کے ایک دوسرے بیان پر نظر کریں۔ لکھا ہے کہ حواری ایک بدروح کو نہ نکال سکے اور یسوع نے نکال دی۔ حواریوں نے علیحدگی میں پوچھا کہ ہم اسے کیوں نہ نکال سکے؟ تو یسوع نے ان سے کہا کہ:۔

"اپنے ایمان کی کمی کے سبب۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا تو اس پہاڑ سے کہہ سکوگے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا اور وہ چلا جائے گا اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی۔ وامّا هٰذا الجنس فلا یخرج الّا بالصلوٰة والصوم" (متی ۱۷/۲۰-۲۱)

اس اقتباس کا آخری حصہ یعنی آیت ۲۱ ہم نے عربی بائیبل سے نقل کی ہے کیونکہ اردو بائیبل سے یہ آیت اور اس کا نمبر **حذف کر دیا گیا** ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے "لیکن بدروحوں کی یہ قسم نماز اور **روزہ** کے بغیر نہیں نکالی جاسکتی"۔ گویا یسوع نماز اور روزہ کے پابند تھے اسلئے وہ اس بدروح کو نکال سکے مگر حواری نماز اور روزہ کے پابند نہ تھے اسلئے نکال نہ سکے۔

آیت ۲۱ انگریزی اور عربی بائیبل میں موجود ہے ہمارے ملک کے پادریوں نے اس آیت کو حذف کرکے **بدترین تحریف** کا ثبوت دیا ہے۔ کیا کوئی پادری اس کا جواب دے سکتا ہے کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا؟ بیسویں آیت سے ظاہر ہے کہ یسوع کے حواریوں میں **رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہ تھا**۔ اکیسویں آیت میں بتایا گیا تھا کہ ایمان پیدا کرنیکا ذریعہ **نماز** اور **روزہ** ہے مگر آج کے پادریوں نے اس آیت کو ہی نکال دیا ہے گویا عملاً وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ایمان کی ضرورت ہی نہیں۔ ہم خدا ترس عیسائیوں کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اپنے پادریوں کے جال میں نہ پھنسیں بلکہ ایمان پیدا کرنے کے لئے **نماز** اور **روزہ** کے **طریق کو اختیار کریں**۔ اور اگر کوئی عیسائی صاحب قرآن مجید کے بتائے ہوئے طریق پر ان عبادتوں کو بجالائے تو اسے واقعی **لذتِ ایمان حاصل** ہوسکتی ہے۔ وہ نہ صرف بدروحوں کو دھتکار سکتا ہے بلکہ اپنی روح پر بھی ضبط حاصل کرکے نفسِ مطمئنہ پا سکتا ہے۔ وما علینا الّا البلاغ المبین *

صداقتِ احمدیت پر ایک روشن دلیل

مرکزِ احمدیت قادیان اور ربوہ میں سالانہ جلسے

ہم یقین رکھتے ہیں کہ جو شخص کھلی آنکھوں سے جماعت احمدیہ کے سالانہ مرکزی جلسوں پر نظر کرے گا اُسے صداقتِ احمدیت کا اعتراف کرنا پڑے گا۔ چھہتر برس پیشتر حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ السلام نے بالکل کس مپرسی کے عالم میں محض آسمانی وحی کی بنا پر یہ دعویٰ کیا کہ میں خدا کا مامور ہوں اور وہ میری تائید و نصرت فرمائے گا۔ اِس دعویٰ پر شدید مخالفت ہوئی۔ علماء کی طرف سے ایک طوفانِ بے تمیزی برپا ہوا۔ پادریوں اور پنڈتوں نے تحریکِ احمدیت کو مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا مگر آسمانی نوشتہ پورا ہوا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیت بڑھتی گئی۔ چند سال بعد آپ نے جماعت کے جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی جس میں پہلی مرتبہ ۷۵ نفوس شریک ہوئے۔

۱۹۴۷ء میں ملکی تقسیم کے وقت مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کے سب باقی مذہبی مرکز مٹ گئے صرف **قادیان کا** مرکز قائم رہا۔ وہاں پر صدر انجمن بھی قائم رہی۔ دینی مدرسہ بھی باقی رہا۔ اخبار بدر بھی جاری رہا۔ مقدس مقامات بھی محفوظ رہے۔ سچ مچ یہ ایک عظیم نشان تھا اور نشان ہے۔

جماعت کا نیا مرکز **ربوہ** ایک چٹیل اور ویران جگہ میں بنایا گیا جہاں اِن سترہ برسوں میں اشاعتِ اسلام کی نہایت مستحکم عمارت قائم ہو چکی ہے۔ روزنامہ بھی جاری ہے۔ انگریزی، عربی اور اُردو کے ماہنامے بھی ہیں۔ کالج اور سکول بھی ہیں۔ اب سالانہ جلسہ قادیان میں بھی ہوتا ہے اور ربوہ میں بھی۔

۱۹۶۴ء کے سالانہ جلسہ پر **ربوہ** میں **ایک لاکھ** سے زائد حاضرین تھے جو تائیدِ الٰہی کا ایک چمکتا ہوا نشان ہے اور قادیان میں **دو ہزار** سے کچھ زیادہ۔

بھارت اور بالخصوص مشرقی پنجاب کے حالات کو جاننے والے **جلسہ سالانہ قادیان** کی اِس دو ہزار کی حاضری کو بھی **بہت بڑا نشان** سمجھتے ہیں۔ اِس سال جلسہ پر جب مسجد مبارک قادیان میں ۱۹ دسمبر ۱۹۶۴ء کی صبح کو **۳۶** مختلف مشرقی اور مغربی زبانوں کے بولنے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت بیان کر رہے تھے تو کتنا پُر لطف سماں تھا۔ بھارت کے شمال، جنوب، مشرق اور مغرب کے لوگ آئے تھے۔ افریقہ، انڈونیشیا اور جرمنی وغیرہ سے آنے والے بھی موجود تھے۔ کیا یہ سالانہ جلسے صداقتِ احمدیت کی ایک کھلی دلیل نہیں؟

نوٹ:۔ الفرقان کے اِس شمارہ کے ٹائیٹل ص ب و ص ج پر قادیان اور ربوہ کے جلسہ کے بعض مناظر کے فوٹو ملاحظہ فرمائیں۔

ایڈیٹر کا ضروری نوٹ

حکومتِ مغربی پاکستان کی خاص توجہ کے لئے

مدیر اخبار المنبر لائلپور نے اپنے ٹریکٹ موسومہ "مرزا غلام احمد کے پمفلٹ ایک غلطی کا ازالہ کی غلطی" میں پاکستان کی سالمیت کو تباہ کرنے کے لئے ایک خطرناک سکیم کی بنیاد رکھی ہے۔ جناب عبدالرحیم صاحب اشرف جماعت احمدیہ کو خطاب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

(الف) "آپ کو محسوس ہونا چاہیئے کہ آپ ایک ایسے ملک کے باشندے ہیں جس کے اصل مالکوں ملتِ اسلامیہ کے نو کروڑ مسلمانوں کے عقائد آپ سے یکسر مختلف ہیں۔"

(ب) "ہم دیانۃً قادیانیوں کی جان و مال کی حفاظت کو ضروری سمجھتے ہیں اسلئے کہ ہم بحیثیت قوم ان سے اس حفاظت کا عہد کر چکے ہیں۔" (ٹریکٹ مذکور ص۲۴)

ہم نے ماہ ستمبر ۱۹۶۴ء کے الفرقان میں ان عبارتوں کو پیش کر کے حکومت پاکستان کو توجہ دلائی تھی۔ اس چار ماہ کے عرصہ میں المنبر اور اس کے جملہ ہمنوا اخبارات کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ وہ ان عبارتوں کا انکار کر سکیں۔ پھر ان عبارتوں کا مفاد بھی بالکل واضح ہے۔ یہ بات ہماری سمجھ سے بالا ہے کہ اشرف صاحب کو یہ اختیار کس نے دیا ہے کہ وہ اپنے آپکو پاکستان کا اصل مالک قرار دیکر جماعت احمدیہ کی "جان و مال کی حفاظت کو ضروری" سمجھیں۔ یہ صورتِ حال کہ کوئی مولوی اُٹھ کر ایسی نفرت انگیز تحریک جاری کر دے ملک کی سالمیت کے لئے ایک حقیقی خطرہ ہے۔

محترم صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صاحب تو اعلان فرمائیں کہ:۔

"جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے کسی ایک فرقے کیلئے وجود میں نہیں آیا اسمیں سب فرقوں کا برابر حصہ ہے۔" (مشرق ۱۹ ر اکتوبر ۱۹۶۴ء)

مگر مدیر المنبر جماعت احمدیہ کو اصل مالکوں سے خارج کر کے انہیں ذمیوں کی پوزیشن میں رکھنے کا اعلان کرے اور اسے ملک کے گو[illegible]

ہم حکومتِ مغربی پاکستان سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ وہ مدیر المنبر کی ان تحریرات پر کیوں گرفت نہیں کرتی؟ ہمارے مذہبی عقائد پر اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دائرہ تہذیب میں رہتے ہوئے شوق سے اعتراض کرے ہم جواب دینے کے لئے حاضر ہیں مگر یہ کیا بات ہے کہ اشرف صاحب پاکستان کے استحکام کو تہس نہس کرنے کے لئے سکیمیں شائع کرتے رہیں اور حکومت خاموش بیٹھی رہے؟

ہم ایک آخری مرتبہ پھر حکومتِ مغربی پاکستان کو اس سنگین خطرہ کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ ہمیں توقع ہے کہ حکومت کے بیدار مغز اراکین اور پریس برانچ کے ذمہ دار عہدہ داران ہمارے مطالبہ پر ضرور توجہ فرمائیں گے تا ہمارا یہ ملک ہر قسم کے داخلی خلفشار سے محفوظ رہے۔ ✦

مدیر "المنبر" کو تحریری مناظرہ کی دوبارہ دعوت

مولوی عبدالرحیم اشرف مدیر "المنبر" لائلپور نے **دعویٰ** کیا ہے اور اس دعویٰ کی اشاعت کر کے عوام کو گمراہ کر رہے ہیں کہ:-

"مرزا غلام احمد نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے **ہمسری** اور آپ پر **برتری** کا اظہار کیا ہے"

یہ بیان سراسر **جھوٹ** اور **افترا** ہے۔ نہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے کبھی ایسا اظہار کیا ہے اور نہ ہی جماعت احمدیہ آپ کو ایسا مانتی ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے ہمیشہ اپنے آپ کو حضرت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی **اتباع** اور **پیروی** کے مقام پر کھڑا کیا ہے اور ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی **غلامی** اور **ظلیت** کا دعویٰ کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسری یا برتری کے دعویٰ کو ہمیشہ کفر قرار دیا ہے۔ آپ ایک جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:-

"خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو **تمام انبیاء** اور تمام **اولین و آخرین** پر **فضیلت بخشی** اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک **فیض** کا ہے اور وہ شخص جو بغیر **اقرار افاضہ** اس کے کسی **فضیلت** کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ **ذرّیتِ شیطان** ہے کیونکہ ہر ایک **فضیلت کی کنجی** اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک **معرفت کا خزانہ** اس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے؟ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ **توحید حقیقی** ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی **کامل نبی** کے ذریعہ سے اور اس کے **نور** سے ملی ہے اور خدا کے **مکالمات** اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی **بزرگ** نبی کے ذریعہ ہمیں میسر آیا ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۶)

صدہا اقتباسات میں سے یہ ایک اقتباس ہے۔ اندریں حالات حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام پر یہ **بدترین بہتان** ہے کہ آپ نے سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسری یا آپ سے برتری کا اظہار کیا ہے۔ (العیاذ باللہ)

ہم **الفرقان** دسمبر ۱۹۶۴ء صفحہ ۱ پر مدیر المنبر کو اس بارے میں تحریری مناظرے کا چیلنج دے چکے ہیں ہم اسے پھر دہراتے ہیں۔ مدیر المنبر کا فرض ہے یا تو اس افتراء کو واپس لیں ورنہ اس موضوع پر تحریری مناظرہ کریں۔ ع

تا سیہ روئے شود ہر کہ در و غش باشد

نغمۂ عرفان

قرنِ اوّل کے ایک سُریانی صحیفہ کا انکشاف

ابتدائی عیسائیوں اور حضرت مسیح ناصری کی بعض غزلیں

(از محترم جناب شیخ عبد [illegible] لاہور)

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے ۔ اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار
(مسیح موعودؑ)

بیسویں صدی کے شروع میں قرنِ اوّل کے عیسائیوں
کی ۴۲ غزلوں کا ایک مجموعہ سُریانی زبان میں ملا۔
یہ غزلیں اعلیٰ درجہ کے رُوحانی مضامین، وجدانی کیفیات
اور جذباتِ شکر و امتنان کی آئینہ دار ہیں۔
حضرت مسیح علیہ السلام چونکہ "ابنِ داؤد" کے خطاب سے
یاد کئے گئے۔ اِس نسبت سے اس مجموعہ کا نام "غزلاتِ سلیمان"
Odes of Solomon رکھا گیا۔
ان کی قدامت کا اندازہ آپ اِس امر سے لگا سکتے
ہیں کہ قرونِ اولیٰ میں یہ گیت ایک مدّت تک سُریانی چرچ کی
عبادت میں شامل رہے ہیں اور ابتدائی صحائف میں ان کے
حوالے ملتے ہیں۔
ان غزلات کا نادر نسخہ سال ۱۹۰۹ء میں
Rendel Harris نامی ایک عیسائی عالم
نے شائع کیا جو کیمبرج کے کلیر کالج کے فیلو تھے۔
۱۹۲۶ء میں بائیبل کی گم شدہ کتابوں بنام The
Lost Books of the Bible
کے نام سے ایک مجموعہ صحائف امریکہ سے شائع ہوا۔
اس میں اس سریانی صحیفہ کو بھی جگہ دی گئی۔
شروع میں مندرجہ ذیل الفاظ میں اس نوشتہ
کا تعارف کروایا گیا:۔
"یہ صحیفہ جو کہ نہایت خوبصورت
گیتوں کا مجموعہ ہے۔ سریانی زبان
کے ایک بہت قدیم اور نادر نسخہ کی
صورت میں دستیاب ہوا ہے۔ ایک
نہایت معقول نظریہ کی رُو سے یہ
قرنِ اوّل کے نئے بپتسمہ پانے والے

عیسائیوں کے گیت ہیں۔ بائیبل کے اعلیٰ درجہ کے شہ پاروں سے یہ الگ کر دیئے گئے۔[1]

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا (ایڈیشن [illegible]) میں لکھا ہے کہ :-

"اس صحیفہ کی اشاعت سے قبل ان غزلات کے صرف ایک حصہ سے دنیا واقف تھی۔ قرون اولیٰ کی بعض کتابوں میں ان غزلوں کے حوالے ہمیں ملتے ہیں۔ تیسری یا چوتھی صدی کے صحیفہ "پس ٹس صوفیہ" میں سریانی صحیفہ کی پانچ غزلیں درج ہیں تیسری صدی کا ایک ورق پیپرس کے قرطاس پر لکھا ہوا ملا۔ اس میں ایک غزل درج ہے۔ یہ غزلات دوسری صدی کے مشرقی عیسائیوں کے معتقدات کی آئینہ دار ہیں۔ ان کے مضامین سے پتہ لگتا ہے کہ میسوپوٹامیہ میں یہ لکھی گئیں۔ اور ایڈیسہ کی تاریخ کی گونج ان میں سنائی دیتی ہے۔ صحائف قمران کی مناجات سے ان غزلات کی کچھ مشابہتیں قابل غور ہیں۔ ان غزلات سے ظاہر ہے کہ نجات صلیب سے وابستہ نہیں۔ یہ کہنا کہ یہ غزلیں باطنی فرقہ (Gnostics) کی ہیں، ایک غیر مستحکم نظریہ ہے۔" (تلخیص)[1]

عصر حاضر کے ایک سکالر ایچ۔ جے۔ شان فیلڈ (Hugh J. Schonfield) نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ سریانی صحیفہ میں حضرت مسیح کی زندگی کے ایسے حالات پیش کئے گئے ہیں جو کہ ابتدائی عیسائیوں کی انجیل عبرانیہ میں درج تھے۔ چرچ کے رد کر دئے گئے کے باعث یہ انجیل اب ضائع ہو چکی ہے۔ اس کے بعض اقتباس آبائے کلیسیا کی کتابوں میں درج ہیں۔ شون فیلڈ نے سریانی صحیفہ کی پندرہ غزلوں کے حوالوں سے یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف سے عبرانی نسل کے ابتدائی عیسائیوں نے یہ نظمیں لکھی ہیں حضرت مسیح کی زندگی کے مخفی حالات اور ابتدائی عیسائیوں کے معتقدات ان میں پیش کئے گئے ہیں۔[2]

سُریانی صحیفہ کا تعارف

سُریانی صحیفہ میں دو قسم کی غزلیں درج ہیں۔ بعض

---

1. The Lost Books of the Bible by The World Publishing Company New York P. 125

[1] انسائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا: زیر عنوان Odes of Solomon,

2 - According to Hebrews P. 262-265

غزلات میں حضرت مسیح علیہ السلام دنیا سے مخاطب ہیں اور بعض میں اپنے ماننے والوں سے۔ علماء کہتے ہیں کہ پہلی قسم کی غزلیں بھی ابتدائی عیسائیوں نے لکھی ہیں اور اپنے آقا کی طرف منسوب کر دی ہیں۔ گویا حضرت مسیح علیہ السلام کے جذبات، حالات اور وقائع انہی کی زبان سے پیش کئے گئے۔

اوّل الذکر غزلوں کے اعلیٰ مضامین اور رُوحانی کیفیات کی فراوانی کو دیکھتے ہوئے ہر شخص محسوس کرے گا کہ ان میں پیغمبر یروشلم گویا ہے۔ یہ کسی ماننے والے کے جذبات کی عکاسی نہیں۔ کسی نبی کا کلام ہے اور "کلام الامام امام الکلام" کا مصداق ہے۔

انجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام کے زرّیں اقوال کو دیکھتے ہوئے بعض عیسائی محققین اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام ایک باکمال رُوحانی شاعر تھے۔ انجیل کے مندرجہ اقوال کے پس منظر میں ایک وزن، موزونیت اور Rythum ہے۔ اگر یہ بات درست ہے تو آپ کی موزون نثر تو ملتی ہے آپ کا منظوم کلام کہاں گیا؟

اس کا ایک جواب ہمیں صحائف قمران سے ملا۔ ان میں پیغمبر یروشلم کی جسے صادق استاد کہا گیا نہایت خوبصورت عبرانی نظمیں درج ہیں۔ ان نظموں میں ایک طرف اللہ تعالیٰ سے تعشق اور اس کی بے پایاں محبت کا والہانہ اظہار ہے اور دوسری طرف اس معجزہ کا تکرار ذکر ہے کہ مجھے مخالفین نے موت کے تاریک غار میں دھکیل دیا لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ہاتھ نے مجھے بچا لیا اور اس نے مجھے اپنے آغوشِ محبت میں سمیٹ لیا اور یوں میری حفاظت کا سامان مہیا ہو گیا۔

اس کا دوسرا جواب ہمیں سُریانی صحیفہ کی صورت میں ملا۔ یہ مسلّمہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی مادری زبان آرامی تھی جو کہ ابتدائی عیسائیوں میں سُریانی کے نام سے مروّج ہوئی۔ اس صحیفہ میں سُریانی زبان میں نہایت خوبصورت غزلیں درج ہیں۔ ان کا مضمون یہ ہے کہ میرے دشمن میری موت کے خواہاں تھے انہوں نے ایک منصوبہ بنایا اور مجھے حوالۂ موت کر دیا۔ ان کی نظر میں میں مر چکا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے ایک نئی زندگی کا جام پہنایا۔ جس میں میں اسیر اور جلاوطن قبائل کے پاس پہنچا۔ وہ میری آواز سُن کر میرے گرد جمع ہو گئے۔ ایک جنّتِ ارضی میں پیغمبر یروشلم اور اس کے ماننے والے بسائے گئے اس طرح اس کو مصیبتِ عظمیٰ کے بعد امن و قرار اور سکون عطا ہوا۔

سریانی صحیفہ میں عیسائیوں کی اپنی لکھی ہوئی جو غزلیں ہیں ان کا رنگ ہی اور ہے۔ ان میں حضرت مسیح کے مقام اور ان کی ذات سے محبت کا اظہار ہے۔ ان کی والدہ کی شان اور عظمت کا بیان اور سریانی عیسائیوں کے بعض مخصوص عقائد کا ذکر ہے۔

سریانی عیسائیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کی غزلات میں بعض فقرے داخل کر کے انہیں مخصوص رنگ میں ڈھالنے کی کوشش کی لیکن یہ پیوند جو کہ دو ایک جگہ لگائے گئے صاف پہچان لئے گئے۔ ایک جگہ حضرت مسیح علیہ السلام کی ایک غزل کے آخر میں ایک فقرہ بڑھا کر یہ ظاہر کیا گیا کہ یہ غزل بھی کسی عیسائی کی لکھی ہوئی ہے۔ علماء نے اسے بھانپ لیا۔ اس فقرہ میں ضمیر کی تبدیلی ظاہر کرتی ہے کہ یہ اصل غزل کا حصہ نہیں۔

اس مختصر تعارف کے بعد سریانی صحیفہ کی وہ غزلات

[illegible] ہیں جن میں حضرت مسیح دنیا سے مخاطب ہیں۔

(۱)

غزل ۲۵ میں حضرت مسیح علیہ السلام گویا ہیں:-

"جیسے قمریوں کے پر ان کے نوزائیدہ بچوں کے اوپر ہوتے ہیں اور بچوں کی چونچیں قمریوں کے منہ میں اسی طرح روح کے پر میرے دل پر ہیں۔

میرا دل مسرور ہے اور شادماں جیسے بچہ اپنی ماں کے رحم میں آسودہ ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے فزوں در فزوں برکات سے مجھے نوازا۔ میرا سر اس کے آستانہ پر ہے۔ تلوار اور خنجر مجھے اس سے جدا نہیں کر سکتے۔ میں ابتلاء کے آنے سے پیشتر اس کے لئے تیار ہوں۔ میں خدا تعالیٰ کے غیر فانی بازوؤں کے اوپر بٹھلایا گیا ہوں۔

جنہوں نے مجھے دیکھا وہ حیران و ششدر رہ گئے کیونکہ میں ایذا رسانی کا نشانہ بنا اور انہوں نے خیال کیا تھا کہ موت مجھے نگل چکی ہے۔ وہ مجھے مُردوں میں سے ایک سمجھتے تھے۔

مجھ پر جو ظلم ہوا وہی میری نجات کا باعث بن گیا اور ان کے لئے وہ ظلم باعثِ لعنت۔

چونکہ میں ہر شخص سے نیکی سے پیش آتا تھا اسلئے مجھ سے نفرت کی گئی۔ انہوں نے پاگل کتوں کی طرح مجھے گھیر لیا جو کہ نا سمجھی میں اپنے ہی مالکوں پر حملہ آور ہو جاتے ہیں۔ ان کا خیال فاسد اور ان کی عقل ناقص تھی۔ [illegible] آب شیریں (کا جام) تھا اور میں نے ان کی تلخی کو اپنی مٹھاس سے برداشت کیا۔

اور میں ہلاک نہ ہوا کیونکہ میں ان کا بھائی نہ تھا۔ نہ میری پیدائش انکی پیدائش کی طرح تھی۔[1]

اور وہ میری موت کے متلاشی تھے لیکن وہ اسے پا نہ سکے۔ وہ بیکار مجھ پر حملہ آور ہوتے اور ان لوگوں پر جو کہ بغیر کسی غرض کے میرے پیچھے ہو لئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ انسان قبل از وقت نہیں سمجھ سکتا۔ اس کا دل ہر حکمت پر فائق ہے۔

خدا نے یہوواہ کی حمد ہو" (غزل ۲۸)

اس غزل میں صلیبی موت سے نجات کا نقشہ کھینچا گیا ہے کس طرح ظالموں نے اپنی دانست میں پیغمبر یروشلم کو موت کی نیند سلا دی لیکن اللہ تعالیٰ نے اُسے بچا لیا۔ اب وہ جہاں اُسے [illegible] دیکھتے ٹھٹک جاتے اور حیران و ششدر رہ جاتے ہیں۔ جس شخص کو وہ لقمۂ اجل بنا چکے تھے جسے وہ اپنی طرف سے موت کی نیند سلا چکے تھے اُسے موجود دیکھ کر اُن کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تدبیر کامیاب ہوئی اور دشمن اپنے منصوبہ میں خائب و خاسر ہوئے۔

(۲)

یہود کے کاہنوں کو جب اس بات کا علم ہوا کہ حضرت

---

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحفہ گولڑویہ میں فرماتے ہیں:-

"ایسا شخص ... جو کسی اسرائیلی مرد کے نطفہ میں سے نہیں ہے ... وہ کسی طرح بنی اسرائیل کا بھائی نہیں کہلا سکتا۔"

(صفحہ ۱۹۹)

مسیح علیہ السلام صلیبی موت سے بچ گئے ہیں تو انہوں نے آپ کو دوبارہ گرفتار کرنے کے لئے کوششیں شروع کر دیں دمشق میں پولوس کی سرکردگی میں ایک دستۂ فوج بھیجا گیا انہوں نے آپ کو دیکھا لیکن گرفتار نہ کر سکے بلکہ پولوس خود گرفتارِ محبت ہو گیا۔[1] پیش آمدہ حالات کی خبر مندرجہ ذیل غزل میں دی گئی :-

"میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں اے خدا کیونکہ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں۔ اے خداوند اعلیٰ تو مجھے چھوڑے گا نہیں کیونکہ تو میری اُمید ہے۔ تیرا فضل میں نے کھلے بندوں حاصل کیا ہے اس وجہ سے میں زندہ رہوں گا۔ میرے ایذا دینے والے آئیں گے لیکن مجھے کچھ نہیں پائیں گے۔ ایک سحابِ ظلمت ان کی آنکھوں پر گر گیا اور گہری اندھیری ان کو اندھا کر دیگی اور وہ مجھے دیکھنے کے لئے روشنی کی کوئی کرن نہیں پائیں گے۔ وہ مجھ پر قبضہ حاصل نہیں کر سکیں گے۔ ان کی مشاورت کو گہری تاریکی میں ڈال دے اور میرے خلاف عیاری سے جو منصوبہ بنائیں وہ انہی کے سروں پر جا پڑے کیونکہ انہوں نے ایک سازش کی لیکن یہ کامیاب نہ ہوئی اسلئے کہ میری اُمید خدا تعالیٰ پر ہے۔ اور میں خوف نہیں کھاؤں گا۔ چونکہ خداوند میری نجات ہے اسلئے مجھے کوئی

خوف نہ ہوگا۔" (غزل ۵)

(۳)

مندرجہ ذیل غزل میں صلیبی موت سے نجات اور جلا وطن قبائل کی ہدایت کا مضمون بیان ہوا ہے

"میرے خدا نے مجھے تاجور کیا۔ میرے سر پر ایک زندہ تاج ہے۔ میں اپنے خداوند میں صادق ٹھہرایا گیا۔ میری مکمل نجات اسی کی ذات ہے۔ میں نخوت سے بچایا گیا اور مجھے کسی قسم کی ملامت نہ ہوئی۔ گلا گھونٹنے والے بندھن نجات کے ہاتھوں ٹوٹ چکے۔ میں نے ایک نئی شخصیت کے چہرہ اور وضع قطع کو اختیار کیا اور میں اس حالت میں چلا پھرا اور بچا لیا گیا اور صدق و صفا کی قوتِ ادراک نے مجھے آگے بڑھایا اور میں اس کی جلو میں چلا اور گم کردہ راہ نہ ہوا۔ اور وہ سب لوگ جو کہ مجھے دیکھ لیتے انگشت بدنداں رہ جاتے تھے اور مجھے انہوں نے ایک عجیب و غریب شخصیت سمجھ لیا۔ وہ ذات جو مجھے جانتی ہے اور جس نے میری تربیت کی وہ اپنے کمال میں سب سے اعلیٰ اور بزرگ و برتر ہے۔ اُس نے اپنی مہربانی سے مجھے عظمت عطا کی اور میرے خیالات کو اپنے صدق کے مقامِ ارفع تک بلند کیا۔ وہاں اُس نے مجھے اپنے احکام کا راستہ دکھایا۔ اور میں نے وہ دروازے کھول دیئے جو کہ بند تھے۔ اور میں نے لوہے کی سلاخوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ فولاد میرے سامنے پگھل کر بہہ گیا۔

---

[1] تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو رابرٹ گریوز کی کتاب "Jesus in Room"

میرے آگے کوئی چیز بند نہ رہی کیونکہ میں ہر چیز کا دروازہ تھا۔

میں اپنے تمام اسیروں کے پاس رہائی دینے کے لئے پہنچا اِس عزم کے ساتھ کہ میں کسی آدمی کو بندھا ہوا یا باندھنے والا نہ چھوڑوں گا۔

میں نے بغیر کسی بخل کے اپنی حکمت لوگوں کو دی۔ میری عبادت میری محبت تھی۔ میں نے قلوب کی سرزمین میں اپنے ثمرات بوئے اور انہیں اپنی ہیئت میں بدل دیا اور لوگوں نے میری برکت حاصل کی اور زندہ ہوگئے۔ وہ میرے اردگرد مجتمع ہوگئے اور بچا لئے گئے کیونکہ وہ میرے افرادِ خانہ تھے اور میں اُن کا سردار تھا[1]"

(غزل ۱۷)

(۴)

حضرت مسیح اور ان کے ماننے والے بالآخر جنتِ ارضی میں بسائے گئے۔ ایک غزل میں فرمایا:۔

"میرا دل شق ہوگیا اور اس کے پھول نمایاں ہوگئے اور فضل اس میں سما گیا۔ اور اس نے خداوند کے حضور اپنے پھل پیش کر دیئے۔

اللہ تعالیٰ نے رُوح القدس کے ذریعہ میرے دل کو واشگاف کیا اور اس میں سے اپنے لئے میری محبت کو تلاش کیا اور اپنی محبت سے مجھے معمور کر دیا اور اِس انشقاق میں میری نجات ہوگئی اور اس کے راستہ پر میں دوڑا۔ اس کے امن میں جو کہ راہِ صدق تھا۔

ابتدا تا انتہا میں نے اُس کی حکمت کو پایا۔ میں سچائی کی چٹان پر مستحکم ہوا۔ جہاں اس نے مجھے قائم کر دیا۔

اللہ تعالیٰ کے چشمۂ بیکراں کے بولتے ہوئے پانیوں نے میرے لبوں کو پورے طور پر چھوا میں نے دل بھر کر پیا اور اس غیر فانی زندہ پانی سے میں نے سرور حاصل کیا اور میرا یہ سرور علم سے خالی نہیں تھا۔ میں نے خودی کو ترک کر دیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف اپنا رُخ پھیر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے جامہ میں نئی زندگی عطا کی۔ اپنے نُور کے قبضہ میں مجھے دے دیا اور عالمِ بالا سے مجھے امن و قرار عطا کیا جو کہ فساد سے مبرا تھا۔

اور میں اس زمین کی طرح ہوگیا جو کہ شگوفوں کے کھلنے اور ثمرات کی پیدائش کی وجہ سے مسرور ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ سورج کی طرح اس زمین پر درخشاں ہوا۔ اس نے میری آنکھوں کو روشن کیا۔ میرے چہرے پر شبنم افشانی ہوئی۔

---

[1] اسکے بعد کے الفاظ "جلال تجھ سے ہے اے ہمارے سردار اور آقا مسیح" بعد کی ایزادی ہے حضرت مسیح کا خطاب اِس فقرہ سے پہلے ختم ہوجاتا ہے علماء نے اسے تسلیم کیا ہے۔ آخری فقرہ میں ضمیر کی تبدیلی ظاہر کرتی ہے کہ یہ باقی غزل سے جُدا ہے +

میرے نتھنوں نے خدا تعالیٰ کی خوشگوار خوشبو
کو سونگھا اور وہ مجھے اپنے فردوس میں لے گیا
جہاں اس کی خوشنودی کی بہتات ہے۔
مَیں نے (وہاں) اللہ تعالیٰ کی پرستش کی اُس
کی عظمت اور جلال کے پیشِ نظر۔
مَیں نے کہا اے میرے خدا وہ لوگ کیا ہی
بابرکت ہیں جو کہ تیری زمین میں بوئے گئے اور
وہ جن کا ٹھکانا تیرے فردوس میں ہے۔ وہ
وہاں درختوں کے ثمرات سے نشوونما پاتے
ہیں۔ وہ تاریکی سے روشنی میں آگئے۔ ہاں تیرے
تمام خدّام بُرائی اور عیب سے مبرّا ہیں۔ وہ
اعمالِ حسنہ بجالاتے ہیں۔ وہ بُرائی سے
اس تازگی بخش حالت کی طرف لوٹ آئے ہیں
جو کہ تیری طرف سے ہے۔ جب وہ تیری زمین میں
لگائے گئے تو اُنہوں نے اپنی شیرینی سے درختوں
کی کڑواہٹ کو ختم کر دیا اور ہر چیز تیرے سراپا
میں ڈھل گئی۔ اور تیرے سچے کاموں کی ایک
یادگار قائم ہو گئی۔" (غزل ۱۱)

اس غزل میں وَاٰوَیْنٰهُمَآ اِلٰی رَبْوَةٍ
ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔

(۵)

اس مجموعہ کی آخری غزل میں بھی حضرت مسیح علیہ السلام
کی شخصیت جلوہ گر ہے۔ فرمایا:۔

"میرے تمام ایذا دینے والے مُردہ ہیں
اور جو مجھ پر اپنی اُمید لگائے ہوئے ہیں اُن کی
نگاہیں مجھ پر مرکوز ہیں کیونکہ میں زندہ ہوں
اور مَیں اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور مَیں اُن کے ساتھ
ہوں اور مَیں اُن کے مونہوں سے کلام کروں گا۔
اور مَیں نے اُن پر اپنی محبت کا جُوا رکھا۔
جیسے دُلہا کے بازو دُلہن کی گردن میں حمائل ہوتے
ہیں اسی طرح میرا جُوا ان پر تھا جو میرا عرفان
رکھتے ہیں۔ جس طرح دُلہا اور دُلہن کے گھر میں
سیج بچھائی جاتی ہے اسی طرح میری محبت
ان کے لئے ہے جو کہ مجھ پر ایمان لاتے ہیں۔
مَیں برباد نہ ہوا گو انہوں نے میری تباہی کا منصوبہ
بنایا۔ پاتال نے مجھے دیکھا اور اُسے بہت
تکلیف ہوئی۔ موت نے مجھے باہر پھینک دیا اور
بہت سے لوگوں کو جو میرے ساتھ تھے۔ مَیں اس
درجہ زخمی اور تلخ کام تھا کہ مَیں موت کے ساتھ
اس کے گہراؤ میں پاتال تک اُتر گیا لیکن میرے
پاؤں اور سر کو اس نے چھوڑ دیا۔
اور مَیں نے اس کے جہانِ مُردگان میں
زندہ انسانوں کی ایک جماعت بنائی اور مَیں نے
زندہ ہونٹوں سے اُن سے کلام کیا کیونکہ میرا کلام
ضائع نہیں جائے گا۔ اور وہ لوگ جو کہ (روحانی
لحاظ سے) مر چکے تھے میری طرف لپکے اور وہ
چلّائے اور انہوں نے کہا خدا کے بیٹے ہم پر
ترس کھا اور ہم سے مہربانی کا سلوک کر اور
ہمیں ظلمت کے بندھنوں سے رہائی دے اور
ہم پر وہ دروازہ کھول دے جس سے ہم تیرے

پہنچ سکیں - کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری موت
تجھے نہیں چھوتی ہمیں بھی اپنے ساتھ نجات دے
ممکن کر کیونکہ تُو ہمارا نجات دینے والا ہے -
اور مَیں نے ان کی آوارگی اور مَیں نے
اُن کی پیشانیوں پر اپنے نام کی مُہر ثبت کر دی
کیونکہ اب وہ آزاد مرد ہیں اور وہ میرے
ہو چکے - خدائے یہوواہ کی حمد ہو"

یہ غزل بھی اپنے مضمون کے لحاظ سے مندرجہ بالا غزلوں سے ملتی ہے - حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے جسمانی موت سے بچا لیا - اب آپ کے انفاسِ طیبہ سے روحانی مُردے زندہ ہو رہے ہیں -

خطِ پطرس کے عقدہ کا حل

اِس غزل کے مضمون سے خطِ پطرس کا ایک "عقدۂ لاینحل" بھی حل ہو جاتا ہے - خطِ پطرس میں لکھا ہے :-

"یسوع جسم کے اعتبار سے تو مارا گیا
لیکن رُوح کے اعتبار سے زندہ کیا
گیا - اسی میں اس نے جا کر قیدی رُوحوں
میں منادی کی" (پطرس ۱ $\frac{3}{19}$)

اِس حوالہ سے عیسائیوں میں یہ عقیدہ پیدا ہوا کہ صلیب کے بعد یسوع قیدی رُوحوں میں منادی کے لئے دوزخ میں منتقل ہو گئے حالانکہ اصل مفہوم زیرِ نظر صحیفہ میں پیش کیا گیا ـــــ حضرت مسیحؑ صلیبی موت سے بچائے گئے ، آپ نے ایک نئی زندگی حاصل کی جس میں آپ اُن اسرائیلی قبائل میں تبلیغ کے لئے روانہ ہوئے جو کہ غیر قوموں کے علاقوں میں جلاوطن اور اسیر تھے -

مناجاتِ قمران سے مشابہت

شروع میں یہ ذکر ہو چکا ہے کہ ان نظموں کی سب سے بڑی مشابہت صحائفِ قمران کی اُن غزلوں سے ہے جو کہ صادق استاد کی لکھی ہوئی ہیں - مناجاتِ قمران کا مضمون یہ ہے کہ مَیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہادی بن کر آیا - لوگوں نے مجھے قبول نہ کیا - وہ میرے یہاں تک دشمن ہو گئے کہ مجھے موت کے منہ میں دھکیل دیا لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے بچا لیا - مَیں نے اپنے وطن کو خیر باد کہا - دنیا کے میدانوں میں سیاحت کے لئے روانہ ہوا - اب لوگ میرے ذریعہ ہدایت حاصل کریں گے -

کہف قمران کے ایک زبور میں صادق استاد یوں گویا ہوتا ہے :-

"اے میرے خداوند مَیں تیرا شکر ادا
کرتا ہوں کہ تُو نے میری جان کو ہلاکت
کے گڑھے سے نجات دی اور پاتال سے
بچا کر اُوپر کی دنیا میں لے آیا تا کہ مَیں
اس کے وسیع میدانوں میں چل پھر سکوں -
.... تُو نے اس بھٹکے ہوئے گشتہ کے نفس کو
گناہ کی آلودگیوں سے کامل طور پر منزّہ
کر دیا ہے - تا کہ وہ مقدسین کی جماعت
میں اپنی جگہ بنا لے اور ابنائے جنت میں
وہ شامل ہو جائے" (زبور ۳)

زبور نمبر ۲ میں لکھا ہے :-

"تو نے اس غریب کی جان بچائی ہے
جس کا خون وہ اس غرور کی تشہیر کے لئے
کہ وہ تیرے عبادت گزار ہیں بہانا
چاہتے تھے ..... تو نے میری جان کو
طاقتور کے پنجہ سے چھڑایا"

زبور نمبر ۱ میں ہے :-

"میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں اے
خداوند کہ تو نے ایک اجنبی ملک کے
سفر میں بھی میرا ساتھ نہیں چھوڑا تو
میری زندگی کو موت کے گہراؤ سے
بچائے گا"

زبور نمبر ۳ میں لکھا ہے :-

"ظالموں نے میری جان لینے کی
کوشش کی ۔ تیری ہی مرضی تھی کہ وہ
میری جان پر قابو نہیں پا سکے ۔ اب
مجالس یہود میں میں تیری ثنا بیان کروں گا"

عصرِ حاضر کے بہترین سکالر تسلیم کرتے ہیں کہ صادق استاد کی غزلوں اور زیرِ نظر صحیفہ کی غزلوں میں بڑی حد تک مشابہت ہے ۔ سریانی صحیفہ نے اس راز سے بھی پردہ اُٹھا دیا کہ صادق استاد کون ہے؟ صادق استاد کی نظموں کا مجموعہ کن لوگوں کی تحویل میں تھا؟ صاف ظاہر ہے کہ صادق استاد حضرت مسیح علیہ السلام ہیں۔

اور جماعت قمران ابتدائی عیسائی ۔ اور زیرِ نظر صحیفہ ابتدائی عیسائیوں کے اشعار کی درِ ثمین ہے ۔

ایک ضروری وضاحت

صحائفِ قمران سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر یروشلم کو حوالۂ موت کیا گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر اسے بچا لیا ۔ اس نے اپنے وطن کو خیر باد کہا ۔ کسی جگہ یہ ذکر نہیں کہ وہ منزلِ مقصود پر پہنچ گیا ہے ۔ سریانی صحیفہ کی غزلات چونکہ مناجات قمران کے بعد کے زمانہ سے تعلق رکھتی ہیں ان میں مذکورہ مضمون بھی ہے اور زائد حصہ یہ ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام دوبارہ زندگی پا کر اُن اسیروں کے پاس پہنچ گئے جو کہ باہر کے ممالک میں منتشر ہیں ۔ ایک غزل میں تو جنتِ ارضی میں اُن کے پہنچنے اور وہاں بس جانے کا ذکر ہے ظاہر ہے کہ سریانی غزل مشرق سے مغرب میں بھیجے گئے حضرت مسیح علیہ السلام پہلے پارتھیا کے یہودی اسباط کے پاس گئے ۔ پھر وہاں سے افغانستان اور شمال مغربی ہندوستان میں آگئے ۔ بالآخر جنتِ کشمیر میں پورے طور پر بس گئے ۔

حضرت مسیح علیہ السلام جب تک ارضِ کنعان کے قرب و جوار میں رہے اُس وقت تک کا کلام وادیٔ قمران کے غاروں سے مل گیا ہے ۔ ان کے دوسرے دَورِ زندگی کا کلام سریانی صحیفہ میں محفوظ ہے ۔

انسائیکلوپیڈیا کے مقالہ نویس نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ یہ غزلیں ایڈیسہ کے سریانی عیسائیوں کی تحویل

لہ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو کتاب صحائفِ قمران ۔

میں تھیں - تاریخ سے ثابت ہے کہ ایڈیسہ میں سریانی
چرچ کے پاس جو لٹریچر تھا اُس میں وہ لٹریچر بھی شامل
تھا جو توما رسول نے ہندوستان سے بھیجا۔

۱- ڈاکٹر کیورٹن کو جنوبی مصر کی ایک خانقاہ سے
چند قدیم سامی نسخہ جات ملے - ان میں سے ایک
کتاب کا نام "رسولوں کی تعلیم" ہے - اس میں
لکھا ہے کہ مقدس توما رسول نے
ہندوستان سے ایڈیسہ کی سریانی کلیسیا
کو خطوط روانہ کئے تھے جو کہ ایک عرصہ تک
ان کے پاس محفوظ رہے - یہ کتاب سنہ ۲۱۰ عیسوی
میں لکھی گئی۔[1]

گویا توما کے خطوط کے ذریعہ حضرت مسیح
علیہ السلام کی غزلات مشرق سے مغرب میں
پہنچیں - یہ امر قرین قیاس اور قابل غور ہے۔

۲- سنہ ۱۶۵ عیسوی میں توما رسول کی ہڈیاں جنوبی
ہند کے مقبرہ مائیلاپور (مدراس) سے ایڈیسہ
میں منتقل کی گئیں[2] - دوسری صدی میں توما کی
قائم کردہ سریانی کلیسیا ہندوستان میں
پھل پھول رہی تھی - ان کی سریانی مناجات
زبان زد خلائق تھیں - اس موقع پر عیسائی لٹریچر
کا مشرق میں منتقل ہونا ایک لابدی امر تھا۔

۳- شون فیلڈ کا نظریہ ہے کہ گمشدہ انجیل عبرانیہ کی
صدائے بازگشت ہمیں سریانی غزلات میں ملتی
ہے - یہ عجیب بات ہے کہ **قدیم عبرانی یا آرامی
انجیل دوسری صدی میں ہندوستان میں
موجود تھی** - سکندریہ کا عیسائی فلاسفر مقدس
پن ٹی نس ۱۹۰ عیسوی میں شمال مغربی ہندوستان کے
عیسائیوں کی ملاقات کے لئے آیا - وہ یہ دیکھ کر
حیران رہ گیا کہ ہندوستان کے عیسائیوں کے پاس
متی کی عبرانی انجیل موجود ہے جبکہ مغرب میں یہ
انجیل ناپید تھی - وہ اس انجیل کا ایک نسخہ اپنے
ہمراہ لے آیا جو کہ اس نے سکندریہ کی لائبریری میں
رکھوا دیا۔[1]

اس واقعہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں
کا قدیم لٹریچر مشرق سے مغرب میں بالخصوص ایڈیسہ
میں منتقل ہوا تھا۔

اندریں صورت حضرت مسیح علیہ السلام کی غزلات کا
مشرق سے مغرب بھیجا جانا کوئی بعید از قیاس امر نہیں۔

آثارِ مصر سے اناجیل کا انکشاف

ان غزلوں کی دوسری بڑی خصوصیت یہ ہے کہ ان کے

1- Dr, Wrighs edition of ancient Syriac Documents P. 171

[2] تاریخ کلیسیائے ہندوستان حصہ اول از پادری برکت اللہ ایم۔ اے صفحہ ۱۲۵ - ۱۲۷ +

[1] تاریخ کلیسیائے ہندوستان حصہ دوم از پادری برکت اللہ ایم۔ اے صفحہ ۱۸-۱۹ +

مضامین قرونِ اولیٰ کے باطنی فرقہ (Gnostics) کے لٹریچر میں ملتے ہیں۔ انسائیکلوپیڈیا کے مقالہ نویس نے لکھا ہے کہ "پسٹس صوفیہ" باطنی فرقہ کی کتاب میں (جو تیسری یا چوتھی صدی میں لکھی گئی) سریانی صحیفہ کی پانچ غزلات درج ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سریانی صحیفہ باطنی فرقہ میں مقبول تھا۔

یہ مسلّمہ امر ہے کہ قرنِ اوّل کے یہودی مسیحی یا اسینی مسیحی جو کہ موحّد تھے اُن کا فلسفہ بگڑ کر باطنی فرقہ کے نظریات کی صورت اختیار کر گیا۔

باطنی فرقہ کے قدیم لٹریچر میں ہمیں حضرت مسیح علیہ السلام اور اُن کے ماننے والے عبرانی عیسائیوں کی تعلیمات بڑی حد تک محفوظ صورت میں مل جاتی ہیں۔ اِس لٹریچر کو کلیسیا نے ممنوع قرار دے دیا تھا جس کی وجہ سے یہ ناپید ہو گیا۔

۱۹۴۵ء میں بالائی مصر کے ایک قبرستان میں مٹی کا ایک بڑا برتن مدفون پایا گیا۔ اس میں سے ۴۹ قبطی صحائف برآمد ہوئے جو کہ سات سو سے زائد صفحات پر پھیلے ہوئے تھے۔ ابھی تک تین یا چار صحیفے شائع ہوئے ہیں۔ یہ صحیفے دوسری صدی کے نصف اوّل میں لکھے گئے۔ بعد میں قبطی زبان میں ان کا ترجمہ ہوا۔ چرچ نے جب اِس لٹریچر کو ممنوع قرار دے دیا تو باطنی فرقہ نے اپنی لائبریری کو مٹی کے برتنوں میں بند کر کے دفن کر دیا۔

اِن صحائف میں واضح طور پر لکھا ہے کہ حضرت مسیحؑ صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ وہ صلیبی موت مرے وہ غلطی خوردہ ہیں۔ موت سے آپ بچا لئے گئے وہ دوبارہ زندگی حاصل کر کے ۵۵۰ دن یعنی تقریباً ڈیڑھ سال تک شاگردوں کو تعلیم دیتے رہے۔ اس کے بعد یعقوب حواری کو امیر مقرر کر کے خود کہیں دور چلے گئے۔ یہ باتیں انجیل توما، انجیل یعقوب اور انجیل فلپ میں لکھی ہیں جو کہ مدفون برتن میں سے ملی ہیں۔

ظاہر ہے کہ سریانی صحیفہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی کے جو مخفی حالات پیش کئے گئے باطنی فرقہ کی اناجیل میں وہ حالات ہمیں مل جاتے ہیں۔

صحائفِ قمران، باطنی فرقہ کی اناجیل اور سریانی صحیفہ تینوں مل کر حضرت مسیح علیہ السلام کی نامعلوم زندگی کی جو تصویر پیش کرتے ہیں وہ وہی تصویر ہے جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے ۶۵ سال قبل اپنی کتاب "مسیح ہندوستان میں" میں پیش کی۔ سریانی صحیفہ کسرِ صلیب کے شواہد میں سے ایک مُہرِ شہادت ہے *

نوٹ :۔ یہ مقالہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۴ء کے موقع پر مجلسِ علمیہ جامعہ احمدیہ کے زیرِ اہتمام منعقدہ اجلاس میں پڑھا گیا تھا۔ (ادارہ)

"فریقِ لاہور" نمبر!

غیر مبایعین کے اختلاف کی بنیاد، ان کے اختلافی مسائل پر ٹھوس مقالات نیز ان کے اعتراضات کے مسکت جوابات پر مشتمل الفرقان کا خاص نمبر "فریقِ لاہور نمبر" شروع مئی ۱۹۶۵ء میں شائع ہو رہا ہے فیصلہ کن مضامین کا مرقع ہوگا انشاء اللہ۔ اہلِ قلم مقالات بھیجیں اور احباب مطلوبہ تعداد سے آگاہ فرمائیں ! (ایڈیٹر)

شکست دینگے اب اہلِ باطل کو نونہالانِ احمدیّت

(جناب مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج مبلغ سنگاپور)

{ یہ نظم سنگاپور میں دو یورپین پادریوں سے ایک مباحثہ کے تاثرات پر مشتمل ہے۔ مباحثہ کا عنوان تھا "دنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہوگا یا عیسائیت"۔ (ایڈیٹر) }

دیارِ مغرب کے رہنے والو خدائے واحد سے لو لگا لو
ہے وقت اب بھی کہ گامزن ہو کے راہِ حق پر اُسے منا لو

نہیں کوئی اُس کو جننے والا کسی کو اُس نے جنا نہیں ہے
کوئی زمیں پر یا آسمانوں میں اُس کا بیٹا بنا نہیں ہے

بھڑک اُٹھا اُس کا قہر جس دن تمہارے ایوان پھونک دیگا
تمہیں خبردار کر رہا ہوں وہ آگ میں تم کو جھونک دیگا

تمہاری سب مشکلات کا حل رسولِ یثرب کے دین میں ہے
تمہاری بیماریوں کا درماں اُنہیں کی شرعِ متین میں ہے

پہنچنے والے ہو گرچہ تم اُڑ کے آسمانوں کی بستیوں میں
مگر یہ ڈر ہے وہاں سے بھی آ گرو گے دھرتی کی پستیوں میں

جہاں کی مایا سمیٹ کر بھی شکم تمہارے بھرے نہیں ہیں
ہے کھوٹ ہی کھوٹ نیتوں میں تمہارے دعوے کھرے نہیں ہیں

ڈرو خدا سے نہ ہرگز اِتراؤ اپنے سامانِ حرب پر تم
لرز اُٹھو گے بس ایک ہی سوطِ آسمانی کی ضرب پر تم

یہ ششمر ینیں سمندروں میں، یہ ایٹمک بم یہ سیٹلائیٹیں
کہیں نہ خود تم کو سب سے پہلے تمہارے ہاتھوں ہی ختم کر دیں

جو مجھ سے پوچھو تو میں بتا دوں جہاں میں کیا انقلاب ہو گا
عروج قسمت میں کس کی لکھا ہے کون اب کامیاب ہو گا

میں دیکھتا ہوں زمانہ اب اسی کے سانچوں میں ڈھل رہا ہے
نئے تقاضوں کے زیرِ داماں مزاجِ انساں سنبھل رہا ہے

یہ دور اب عنقریب اسلام کے تمدن کا دور ہو گا
بلند و بالا جہاں میں قرآنِ صاحبِ غارِ ثور ہو گا

شکست دیں گے اب اہلِ باطل کو نونہالانِ احمدیت
صلیبیوں کا غرور توڑیں گے نوجوانانِ احمدیت

نظامِ عالم پہ محمد کے دین کا اقتدار ہو گا
اٹھیں گے حسنِ ازل سے پردے اور عام دیدارِ یار ہو گا

رسولِ بطحا کے فیض سے مستفیض سارا جہان ہو گا
نئی زمیں ہو گی پھر یہاں اور نیا ہی اک آسمان ہو گا

کیے تھے وعدے جو حق نے ارضِ حرم میں سردارِ دو جہاں سے
وہ کر دیئے ہیں اب اس نے پورے مجدد و مہدیٔ زماں سے

میں عاشقِ دینِ مصطفیٰ ہوں ہے اس کی تبلیغ کام میرا
فرنگیو! کس طرف ہو آؤ سنو یہ دلکش کلام میرا

شذرات

"مولانا مودودی رحلت فرما گئے"

جناب مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی مدیر صدق جدید لکھنؤ لکھتے ہیں:-

"جو مولانا مودودی رحلت فرما گئے۔ اور یہ واقعہ معمولی درجہ کا نہیں، بڑے ہی دکھ اور رنج کا ہے۔ وہ دین کے ممتاز عالم تھے مفسر قرآن تھے متکلم تھے۔ اقامت دین و حکومت الٰہیہ کے علمبردار تھے۔ ایک مستقل اور سراپا دینی شخصیت رکھتے تھے۔ ایک ایسی ہستی کا اُٹھ جانا ساری ملت اسلامی کے لئے ایک حادثہ کا حکم رکھتا ہے۔ حدود پاکستان کے باہر بھی اسی قدر جس طرح پاکستان کے اندر۔ اب جو مولانا مودودی ماشاء اللہ موجود و سرگرم عمل ہیں وہ ایک سیاسی لیڈر ہیں" (صدق جدید ۱۱ر دسمبر ۱۹۶۴ء)

۲۔ روس میں مذہب کی پوزیشن

مغربی جرمنی کی تنظیم (INSTITUTE FOR THE STUDY OF THE U.S.S.R) "سوویت روس کے مطالعہ کا ادارہ" کے رسالہ بلیٹن (BULLETIN) کی اشاعت جون ۱۹۶۴ء میں شائع شدہ مضمون "مذہب کمیونسٹ پارٹی کے لئے سوہان روح" کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیے:-

"روس میں چرچ اور مذہب کی پوزیشن کریملن کی اس پالیسی سے بھی مضبوط ہوئی ہے کہ وہ ویٹیکن اور مشرق اوسط (عیسائی اور اسلامی دنیا) سے دوستانہ تعلقات قائم کرے جیسا کہ نئے پوپ جان اور پال کے نام خروشچوف کے تار اور خروشچوف کی لڑکی اور داماد کی پوپ سے ملاقات اور روسی پریس میں پوپ جان کی پالیسیوں پر تعریفی تبصروں سے ظاہر ہوتا ہے۔ اسی طرح عرب دنیا سے خروشچوف نے نمایاں طور پر دوستانہ تعلقات بڑھائے ہیں جس کے نتیجے میں دونوں کے درمیان مسلسل وفود کے تبادلے ہوتے رہے ہیں اور باہر کی مسلم تنظیموں کے نمائندے وسط ایشیا کی روسی جمہوریتوں میں جاتے رہتے ہیں۔ روس کے انہی حالات کا نتیجہ ہے کہ یہ ممکن ہو سکا کہ چرچ کی عالمی کونسل کی ایگزیکٹو کا اجلاس فروری ۱۹۶۴ء میں اوڈیسا[1]

[illegible]

[1] اوڈیسا۔ بحر اسود کے کنارے ایک روسی شہر۔

۳۔ امام غزالی کا فقہی رجحان

مجلہ الرحیم حیدرآباد (پاکستان) لکھتا ہے:۔

"امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا رجحان یہ ہے کہ اگر ضروریات اولیہ میں کوئی حرج واقع ہو تو اس کی حفاظت کا تقاضا یہ ہے کہ منصوص احکام میں تخصیص کی جائے۔ مثلاً اگر کسی انسان کی جان بچانے کے لئے اگر حرام چیز کے استعمال کی ضرورت ہو تو اس کے استعمال کی اجازت ہے۔"

(الرحیم دسمبر ۶۴ء ص۶۲)

۴۔ پاکستان و لاہور کے لئے "نذیر"

ملفوظات شیخ التفسیر یعنی مولوی احمد علی صاحب آف لاہور کے ملفوظات ص۳۶۵ مندرج ہے کہ:۔

"اے پاکستان، پنجاب اور لاہور کے باشندو! قیامت کے دن تم نہیں کہہ سکو گے (ربنا ما جاءنا من نذیر۔ خدایا ہم کو ڈرانے والا کوئی نہیں آیا)"

(تنظیم اہلسنت اکتوبر ۶۴ء ص۴۳)

جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے قادیان میں نذیر آچکا ہے اور اس نے دنیا کو خدا کے انذار سے آگاہ کر دیا ہے تو اب یہ لوگ کیونکر کوئی عذر کر سکتے ہیں کہ ہمارے پاس نذیر نہیں آیا۔

۵۔ احراری جھوٹ کا ایک نمونہ

احراری ماہنامہ تبصرہ آنکھیں بند کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"موجودہ بنیادی جمہوریت کے انتخاب میں کوئی مرزائی کامیاب نہیں ہوا اور نہ کسی مسلمان نے مرزائی کو ووٹ دیا۔" (دسمبر ۶۴ء ص۱۰)

ع دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے!

۶۔ حکومت پاکستان توجہ کرے!

ماہنامہ تنظیم اہلسنت کی اشتعال انگیزی قابل توجہ ہے لکھا ہے:۔

(الف) "میں رپورٹر سے کہتا ہوں چندریگر اور ناظم الدین کو کہہ دو کہ مرزا تیرے باپ کو کافر اور تیری ماں کو کتیا کہتا ہے تم کو غیرت نہیں آتی۔" (اکتوبر ۶۴ء ص۴۲)

(ب) "بخاری کو صرف ایک رات دس بجے سے صبح چار بجے تک چنیوٹ میں اشتعال انگیز تقریر کرنے کی اجازت دو۔ انشاء اللہ اگلے روز ربوہ نہیں ہوگا۔" (" " ص۴۷)

پہلا اقتباس سراسر بے بنیاد اور نری اشتعال انگیزی ہے دوسرا اقتباس غرور کی انتہا ہے۔ کیا یہ لوگ خدائے ذوالجلال کی طاقتوں سے سراسر غافل ہیں۔ یہ دونوں اقتباس کتاب ملفوظات شیخ التفسیر مرتبہ محمد عثمان بی۔ اے بی ٹی سے ماخوذ ہیں۔ کیا ایسی کتابیں پریس برانچ کی نظر سے نہیں گزرتیں؟

۷۔ نئے حالات میں نئی فقہ کی ضرورت

ماہنامہ الرحیم حیدرآباد رقمطراز ہے :۔

"ظاہر ہے کہ جب ایک مخصوص طبقہ کے عموم بلوی کا لحاظ کر کے گوبر کو نجاست خفیفہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ جب ایک مخصوص صنعت میں عموم بلوی کی رعایت کی جا سکتی ہے تو ان بے شمار مسائل کو ہم کیسے نظر انداز کر سکتے ہیں جنہوں نے عموم بلوی نہیں بلکہ اعم بلوی کی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ علماء کو ان مسائل کی فہرست تیار کر کے ان کے بارے میں بڑی سنجیدگی سے اسلامی نقطۂ نظر سے غور کرنا چاہیئے۔ مثلاً انشورنس، کمرشل انٹرسٹ، گورنمنٹ کے سودی قرضے، تحدید نسل، شادی کی تحدید، دو اذان اور دوسری استعمال کی چیزوں میں نجس چیزوں کا استعمال وغیرہ وغیرہ۔"

(الرحیم دسمبر ۱۹۶۴ء صفحہ ۶۶)

۸۔ حضرت مجدّد الف ثانی کا ایک خاص واقعہ

تنظیم اہلسنّت لکھتا ہے :۔

"حضرت مجدّد الف ثانی حضرت باقی باللہ کے مرید اور خلیفہ ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت مجدّد صاحب حج کے ارادہ سے چلے۔ خیال کیا کہ چلو دہلی کے بزرگوں سے ملاقات کر چلیں۔ آخر میں خواجہ صاحب کے پاس گئے اور عرض کیا کہ حضرت! بیت اللہ کی زیارت کے لئے جا رہا ہوں دعا فرمائیے۔ خواجہ صاحب نے فرمایا، بیت اللہ کی زیارت کے لئے تو جاتے ہو صاحب بیت کی زیارت کیوں نہیں کر لیتے۔ عرض کیا کہ یہ کس طرح ممکن ہے؟ خواجہ صاحب نے فرمایا چند دن یہاں قیام کیجئے۔ چنانچہ حضرت مجدّد صاحب ٹھہر گئے۔ خواجہ صاحب نے ان کو بیعت کیا اور چالیس دن کے بعد خرقہ خلافت عنایت فرما کر رخصت کر دیا۔" (تنظیم اہلسنت اکتوبر ۱۹۶۴ء صفحہ ۲۲)

ایک طالب حق کا خط

"مکرمی، سلام مسنون!

آپ کا پرچہ "الفرقان" شمارہ اکتوبر ۱۹۶۴ء نظر سے گزرا جس کے بعض مضمون معلومات افزا ہونے کے علاوہ اثر انگیز بھی تھے۔ میں بہت متاثر ہوا ہوں اسلئے آپ کا مزید لٹریچر پڑھنے کی خواہش رکھتا ہوں۔ امید کہ آپ مجھے اپنا لٹریچر (احمدی لٹریچر) ارسال فرمائیں گے۔" (محمد شفیع سالمی)

عہدِ نو

(جناب نسیم سیفی)

اگر قطرہ قطرہ ترے خونِ دل کا دہکتا ہؤا سا شرارہ نہیں ہے
تری زندگی سے ہے بیزار دنیا زمانے کو اب تو گوارا نہیں ہے
بایں دعوئ تابِ جلوہ نظر کو ابھی بے نقابی کا یارا نہیں ہے
وگرنہ تجھے طورِ سینا سے اب تک کسی نے بھلا کیوں پکارا نہیں ہے
تری گفتگو میں خدا کی مشیت کی جانب ذرہ بھی اشارہ نہیں ہے
مَیں ڈرتا ہوں اس زعمِ قوت سے تیرے پہ قوتِ حقیقی سہارا نہیں ہے
جنوں تیرا ننگِ جنوں ہے جو تجھ کو خرد کی تباہی گوارا نہیں ہے
محبت کے دامن پہ اک داغ ہے تو جو دامن ترا پارہ پارہ نہیں ہے
اٹھایا نہیں خاک سے تُو نے اپنی نظر کو بلندی کی جانب جبھی تو
ثریا نشیں کی نظر کا ابھی تک ہؤا تیری جانب اشارہ نہیں ہے
تجھے عہدِ نَو میں ہو جینے کی خواہش تو اپنے ارادوں کو مضبوط کر لے
ارادوں کی ناپختگی عہدِ نَو کو کسی حال میں بھی گوارا نہیں ہے

مسیحیوں کی ۳۸ ویں تبلیغی کانفرنس اور جماعت احمدیہ

بمبئی میں انٹرنیشنل یوکرسٹک کانگریس پر ایک طائرانہ نظر

(ازقلم جناب مولوی سمیع اللہ صاحب فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی)

مسیحیت کی نشاۃ ثانیہ کی کوشش

بمبئی میں ۳۸ ویں یوکرسٹک کانگریس کا انعقاد تاریخ مسیحیت اور تبلیغ احمدیت کا ایک زبردست باب بن گیا ہے۔ پاپائے اعظم یعنی پوپ پال ششم جس طرح مقدس پطرس کے چرچ کی قدیم روایات میں نئی باتوں کا اضافہ کر رہے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ تحریک مسیحیت کو تقاضائے وقت کے مطابق بنانا چاہتے ہیں۔ چرچ کی بہت سی روایات جو ہر زمانہ میں ناقابل فہم رہی ہیں لیکن جن کی لغویت اس زمانے میں زیادہ آشکارا ہوگئی ہے۔ اب پوپ ان روایات کو چرچ سے خارج کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا قدیم روایت کے خلاف "ویٹی کن سٹی" سے نکلنا اور آزاد فضا میں پرواز کر کے زمانے کے نشیب و فراز کا پتہ لگانا اس عزم کی غمازی کر رہا ہے۔ شاید وہ اب بھی لوگوں کو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ صرف چرچ ہی دنیا کو راہ نجات دکھانے کے قابل ہے اس لیئے وہ دنیا بھر کے کیتھولک چرچوں کی تنظیم نئی بنیاد پر مستحکم کرنا چاہتے ہیں۔

پاپائے اعظم کے ہندوستان آنے سے چند دن پہلے کارڈینل گریشیس آرچ بشپ آف بمبئی نے "جنیامتی" کے ایک اجلاس میں شرکت کر کے یہ اعلان کیا کہ اب ہمارا چرچ تمام مذاہب کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھانا چاہتا ہے اور اسکی نیت سے "ویٹی کن سٹی" میں ایسے دارسے کھولے جا رہے ہیں جن میں بڑے بڑے مذاہب کے متعلق تحقیقات ہوگی جیسے اسلام، ہندوازم اور بودھ ازم۔

پاپائے اعظم کے نئے فیصلے

اسی طرح پاپائے اعظم نے اعلان کیا ہے کہ دنیا سے غربت اور افلاس دور کرنے کے لئے اب چرچ کو آگے بڑھنا چاہیئے۔ انہوں نے اپنا تین فٹ اونچا تاج جو قیمتی جواہر سے مرصع تھا اور ایک قیمتی ہار غریبوں کے لئے دے بھی دیا۔ انہوں نے چرچ کی قدیم روایات کے خلاف "ویٹی کن سٹی" میں ملحدوں کے سردار مسٹر خروشچیف سے ملاقات بھی کی۔ وہ چرچ جو پانچ سو سال سے مشہور سائنسدانوں کو ملحد و مرتد قرار دیکر چرچ سے خارج کر چکا تھا اب وہ ان کی خدمات کو سراہ رہا ہے۔ "ویٹی کن سٹی" میں "گلیلیو ڈے" منایا گیا۔

موجودہ یہودیوں کو صلیبِ مسیح کے جرم سے بری ٹھہرایا گیا، اور کونسل آف نائیسیا کے بعض فیصلوں کو بھی غیر ضروری قرار دیا گیا جیسے تجرّد کی زندگی۔

چرچ کے دستور میں تبدیلی کے یہ آثار چار یا پانچ سال سے محسوس کئے جا رہے ہیں۔ موجودہ پوپ سے پہلے **پوپ جون** ہی کے عہدِ پاپائی میں چرچ نے ایک نئی کروٹ لینے کی تیاری شروع کر دی تھی۔ اس کا پتہ ان گشتی خطوط سے ملتا ہے جو پوپ جون نے کیتھولک چرچوں کے نام بھیجے تھے۔

۳۸ ویں یوکرسٹک کانگریس

لیکن ہم لوگوں نے چرچ کے دستور میں تبدیلی "۳۸ ویں انٹرنیشنل یوکرسٹک کانگریس" کی صورت میں دیکھی جو پچھلے دنوں بمبئی میں منعقد ہوئی اور جس کو زینت دینے یا مقدس بنانے کے لئے ۲ دسمبر ۱۹۶۴ء کو خود پاپائے اعظم بمبئی تشریف لائے۔

چرچ اور ایشیا کی تاریخ میں یہ اجتماع اپنی نوعیت کا پہلا اجتماع تھا اسلئے قدرتی طور پر ہندوستان نے اس اجتماع پر بڑا فخر محسوس کیا اور صوبائی و مرکزی حکومت نے اس اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن تعاون کیا۔ یہ اجتماع ہر پانچ سال کے بعد دنیا کے کسی ملک میں ہوتا ہے۔ اسی قاعدہ کے مطابق ۳۸ ویں کانگریس بمبئی میں منعقد ہوئی۔ "یوکرسٹ" کے معنے ہیں "شکریہ ادا کرنا"۔

سینٹ تھوما

بمبئی میں اس کانگریس کے لئے جب انتظامات ہونے لگے تو میں نے اس کے سیکرٹریٹ میں ایک ایسی بات دیکھی جس سے میرے مذہبی ذوق کو ایک مہمیز لگی۔

وہ بات یہ تھی کہ سیکرٹریٹ کے دروازہ پر ہندوستان کے مسیحی اولیاء کی ایک فہرست دی گئی تھی۔ اس میں سرِ فہرست "سینٹ تھوما" کا نام دیا گیا تھا اور یہ لکھا تھا کہ سینٹ تھوما ہندوستانی چرچ کے بانی ہیں۔ یہ ۵۲ء میں "مالابار" آئے اور وہاں اپنی انتھک کوششوں سے بہت سے لوگوں کو مسیحیت کا حلقہ بگوش بنایا اور مالابار میں چرچ قائم کیا۔ اس کے بعد ۷۲ء کو وہ مدراس آئے وہاں مسیحیت کی اشاعت کی اور محلّہ "میلاپور" میں چرچ قائم کیا۔

اس موقع پر ہندوستان کے مسیحی اولیاء کی جو فہرست دی گئی اس سے میں اپنے مذہبی احساس کے ماتحت بہت متاثر ہوا۔ جماعتِ احمدیہ کو "مقدس توما" سے جو عقیدت ہے وہ محتاجِ بیان نہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ انکشاف کہ جناب یسوع مسیح ہندوستان آئے تھے اس پر "مقدس توما" کا ورودِ ہند بھی ایک شہادت ہے۔

کونسل آف نائیسیا اور ہندوستانی عیسائی

اس کے علاوہ اور ایک ایسی بات تھی جس نے اس فہرست کی طرف میری توجہ بہت مائل کی وہ یہ تھی کہ اس فہرست میں وہ بات بھی تھی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بیرونِ ہند جیسے یروشلم، ایشیائے کوچک، مصر، افریقہ اور روم کے عیسائیوں سے ان ہندوستانی عیسائیوں کے تعلقات تھے۔ اس میں سینٹ تھوما کے بعد ایک ایسے ہندوستانی ولی کا ذکر تھا جس نے ۳۲۵ء میں کونسل آف نائیسیا میں شرکت کی تھی۔ یہ

انکشاف ایسا حیرت انگیز ہے کہ بہت سی حقیقتیں جو ابھی تک منظرِ عام پر نہیں آسکی تھیں بالکل واضح اور ثابت ہو کر سامنے آگئیں۔

کونسل آف نائیسیا وہ کونسل ہے جو چرچ اور مسیحیوں کے لئے قواعد و ضوابط وضع کرنے کے لئے خود قسطنطین اعظم نے طلب کی تھی۔ اس کونسل میں شرکت کے لئے تمام ممالک سے چرچ کے نمائندے بلائے گئے تھے۔ یہ کونسل عیسائیوں کا ایک بین الاقوامی اجتماع تھا۔ اس کونسل میں ہندوستان سے ایک مسیحی نمائندہ کا شریک ہونا اس امر کا آئینہ دار ہے کہ قسطنطین اعظم اور دوسرے چرچوں کو اس بات کا علم تھا کہ ہندوستان میں بھی مسیحیوں کی جماعت پائی جاتی ہے۔ اور وہ ایسی جماعت ہے کہ "کونسل آف نائیسیا" میں بھی اس کے نمائندے کا ہونا ضروری ہے۔ یہ انکشاف ایسا ہے کہ اس کے بعد خود بخود تاریخِ ہند اور مسیحیت کے بعض دھندلے ابواب روشن ہونے لگتے ہیں۔

یوکرسٹک کانگریس کی اس فہرست پر اور بھی غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ تاریخ ہند یا تاریخ مسیحیت ابھی تشنۂ تکمیل ہے اور انشاء اللہ جوں جوں تحقیقات مکمل ہوتی جائے گی ہندوستان سے جنابِ مسیح اور مسیحیت کا [illegible]ن روشن ہوتا جائے گا۔

تبلیغی جدّوجہد

خیر یہ تو ایک ضمنی بات تھی جس کا میں نے اپنے ذوق کے مطابق ذکر کر دیا ہے، یوکرسٹک کانگریس کا وہ باب جس کا تعلق تبلیغِ احمدیت سے ہے دراصل میرا موضوعِ سخن اس طرف ہے۔ میں اکثر اس بات پر تعجب کرتا ہوں کہ اس کانگریس کے اختتام پر جب اس کے منتظمین اور مہاراشٹر کے سرکاری آفیسرز اور عام شہری جب اس کانگریس کی سرگزشت پر غور کرنے بیٹھے تو ان کے سامنے یوکرسٹک کانگریس کے علاوہ ایک اور مسئلہ بھی ابھر کر آیا جس کا نام "جماعت احمدیہ قادیان" یا "احمدیہ مسلم مشن بمبئی" ہے۔ اسلئے ان تمام لوگوں نے اپنے ایجنڈے میں اس "دفعہ" کا بھی اضافہ کیا۔ عوام کا تو یہ حال تھا کہ ان دنوں جہاں دو چار آدمی اکٹھے ہوتے اسی موضوع پر اظہارِ خیال شروع ہو جاتا۔ مجھے راہ چلتے اتنے لوگ روک روک کر حالات پوچھتے کہ ان دنوں میرا سڑکوں پر پیدل چلنا دشوار ہو گیا۔ سرکاری آفیسروں نے مجھے باقاعدہ اس بات کی اطلاع دی کہ یوکرسٹک کانگریس پر غور و فکر کرنے کیلئے ہماری جو میٹنگ ہو رہی ہے اس کے ایجنڈے میں ایک دفعہ "احمدیہ مسلم مشن بمبئی" بھی ہے۔ بعض متعلقہ افسروں کا تو یہ بھی خیال تھا کہ "مہاراشٹر اسمبلی" میں بھی "احمدیہ مسلم مشن بمبئی" کے متعلق سوالات ہوں گے۔

آخر ایک ہفتہ کے اندر مہاراشٹر میں جماعت احمدیہ کو اتنی اہمیت کیسے حاصل ہو گئی؟ بس یہی ایک خدائی تصرف تھا جس کا مجھے ذکر کرنا ہے۔

یوکرسٹک کانگریس کی طرف سے جب اس بات کا باقاعدہ اعلان ہو گیا کہ اب کے اس کا "انٹرنیشنل اجتماع" بمبئی میں ہو گا تو "احمدیہ مسلم مشن بمبئی" کی طرف سے میں نے "نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان" کی خدمت میں یہ درخواست دی کہ اس موقع پر ہم لوگوں کو تبلیغِ احمدیت کی

ایک منظم کوشش کرنی چاہیئے۔ میری یہ درخواست فوراً منظور ہو گئی۔ بلکہ خدا نے مرکز کے علاوہ ہندوستان کی تمام جماعتوں کے دل میں بھی یہ تحریک کی اور یکے بعد دیگرے تمام جماعتیں میری حوصلہ افزائی کرنے لگیں۔

ایک لاکھ سے زائد کتابیں

۱۰ نومبر کے بعد ربوہ اور قادیان سے کتابوں کی پیٹیاں آنے لگیں۔ قادیان سے تو مختلف موضوعوں پر ایک لاکھ کے قریب کتابیں آگئیں۔ حیدر آباد۔ کیرالا اور ٹریچری کی جماعتوں نے بھی چالیس ہزار کے لگ بھگ کتابیں بھیجیں۔ ان میں نصف سے زیادہ کتابیں "وفاتِ مسیح" کے موضوع پر تھیں۔ اس کے علاوہ محترم صاحبزادہ میاں وسیم احمد ناظر دعوۃ و تبلیغ نے بھی خاص اہتمام کے ساتھ پاپائے اعظم کے نام ایک "سپاسنامہ" ساڑھے گیارہ ہزار کی تعداد میں شائع کرایا۔ اس میں ان کو "خوش آمدید" کہنے کے علاوہ قبولِ اسلام کی دعوت بھی دی گئی۔ اس کے لئے مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی نے تین ہزار روپے اور مکرم بشیر احمد صاحب سہگل نے دو ہزار روپے شعبہ نشر و اشاعت کو دیئے۔

جنوبی ہند کے مبلغ اور خدام الاحمدیہ

یوکرسٹک کانگریس کے موقع پر تبلیغ احمدیت کے لئے صرف کتابوں کا ذخیرہ کافی نہیں تھا بلکہ ایک مفصل اسکیم اور مستعد کارکنوں کی بھی ضرورت تھی۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان نے مجھے اس بات کی اجازت دی کہ جنوبی ہند کے جس مبلغ کو بھی میں اس موقع پر بمبئی بلانا چاہوں بلا لوں۔ چنانچہ میں نے مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ انچارج میسور اسٹیٹ، مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج آندھرا پردیش، مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ یادگیر اور مکرم مولوی سراج الحق صاحب انسپکٹر بیت المال جنوبی ہند کو بمبئی آنے کی دعوت دی اور سلسلہ کے یہ تمام مجاہد بمبئی پہنچ گئے۔

اس کے ساتھ ہی میں نے مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد اور مکرم محمد اسمٰعیل صاحب غوری امیر جماعت احمدیہ یادگیر کو لکھا کہ ہر جماعت اپنی طرف سے ایک جیپ اور چند خدام اس موقع کے لئے احمدیہ مسلم مشن بمبئی کو دے۔ خدا کا شکر ہے کہ ان تمام جماعتوں نے میری آواز پر لبیک کہی اور حیدر آباد اور یادگیر سے دو جیپ گاڑیاں ستائیس خدام کے ساتھ آگئیں۔ بیس خدام حیدر آباد کے تھے اور سات یادگیر کے۔ ان کے علاوہ جماعت احمدیہ بمبئی کے ۳۰ احباب تھے، جنہوں نے اس موقع کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔

سرکاری افسروں سے ملاقات

ان تمام احباب کے مشورہ اور تعاون سے ان کتب کی اشاعت و تقسیم کے لئے ایک مفصل اسکیم بنائی گئی۔ یہ مہم شروع کرتے وقت چند خطرات تھے۔ "ہندو مہاسبھا" کی طرف سے یوکرسٹک کانگریس کے خلاف باقاعدہ مہم چلائی گئی تھی مبادا ہماری کوشش بھی اُسی نوعیت کی سمجھی جائے اسلئے میں نے مناسب سمجھا کہ محکمہ پولیس کو

اپنے پروگرام کی باقاعدہ اطلاع دے دی جائے۔ میں نے متعلقہ افسروں سے ملاقات کی اور انہیں دار التبلیغ آنے کی دعوت دی۔ وہ آئے۔ میں نے انہیں وہ کتابیں جو دیا اور دوسری جماعتوں کی طرف سے آئی ہوئی تھیں دکھائیں۔ اور پھر ایک پمفلٹ مرتب کر کے ان سبھوں کو دیا۔ اپنی سکیم کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ پھر مسٹر مجید اللہ پولیس کمشنر گریٹر بمبئی سے بھی ملا اور انہیں بھی اپنے پروگرام سے مطلع کر دیا۔ انہوں نے مجھے چند ہدایات دیں اور فرمایا کہ ان کی پابندی کرتے ہوئے آپ یہ مہم چلا سکتے ہیں۔ میں نے وعدہ کیا کہ ہم لوگ پولیس کے تمام احکام کی فوری تعمیل کریں گے۔

اس وقت میرے دل کی جو کیفیت تھی میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ عیسائیوں کا اتنا بڑا اجتماع پاپائے اعظم کی [illegible] پر ان کے عقائد کے خلاف کتابوں کی تقسیم و اشاعت معمولی بات نہ تھی۔ بہت سے امن شکن واقعات رونما ہو سکتے تھے۔ ان حالات پر قابو پانے کے لئے ہمارے سامنے دعا کے سوا کچھ نہ تھا۔

پہلا اجلاس

۲۶ نومبر ۱۹۶۴ء سے اس کانگریس کا آغاز ہوا۔ "اوول گراؤنڈ" آدمیوں سے کھچا کھچ بھر گیا۔ پولیس نے ٹریفک اور آمد و رفت کے لئے نئے نئے قوانین کا اعلان کر دیا۔ اوول گراؤنڈ کے چاروں طرف سو سو گز کی زمین پولیس کے مکمل کنٹرول میں آ گئی۔ اس کے اندر ٹکٹ کے بغیر کسی کو داخلہ کی اجازت نہیں تھی۔ پادری رنگ برنگ کے یونیفارم میں نظر آنے لگے۔ کالے، سفید، پیلے، گلابی اور سرخ، غرض کوئی رنگ ایسا نہ تھا جس رنگ کے یونیفارم میں یہ حضرات نظر نہ آتے ہوں۔ "اوول گراؤنڈ" کی سج دھج، پادریوں کی بہتات اور عیسائیوں کی کثرت سے قدم قدم پر یہ محسوس ہوتا تھا کہ یہ قوم فاتحانہ جذبات میں مخمور ہے۔ اور اس وقت انہیں چھیڑنا خطرات مول لینا ہے لیکن ہمارے احباب بھی یہ فیصلہ کئے بیٹھے تھے کہ ان کے سامنے ہم اسلام اور احمدیت کا پیغام پیش کر کے دم لیں گے۔

خدام کو نصائح

نوجوان خدام اور احباب کو چند نصائح کر کے اس مہم کا آغاز کیا گیا۔ نصیحت یہ تھی کہ کسی کی مخالفت یا بد اخلاقی پر مشتعل نہ ہونا، نرمی و فروتنی کا اظہار کرنا، ادب و اخلاق سے کتابیں پیش کریں۔ اگر کوئی قبول کرنے سے انکار کرے تو اس کا بھی شکریہ ادا کریں اور اگر کوئی کتاب پھاڑ دے تو وہ ٹکڑے چن لیں اور پولیس کے ہر حکم کی فوری تعمیل کریں۔ نہایت فخر و مسرت سے یہ تحریر کیا جاتا ہے کہ ہمارے خدام و احباب نے واقعی ان نصیحتوں پر پورا پورا عمل کیا۔ اسی لئے انہیں اس مقصد میں حیرت انگیز کامیابی ہوئی۔ ۲۶ نومبر کو صرف جماعت احمدیہ بمبئی کے احباب اس میدانِ جہاد میں آئے اور کم از کم ۱۵ ہزار افراد کو احمدیت کا پیغام پہنچایا۔

اخبار سے رابطہ

ابھی تک میں نے بعض مصالح کی بنا پر پریس سے

کوئی رابطہ قائم نہیں کیا تھا لیکن ۲۷ر نومبر کو انگریزی کے ایک کثیر الاشاعت روزنامہ "انڈین ایکسپریس" نے اس طرح ہمارے ایک خادم کے متعلق خبر شائع کی کہ ایک نوجوان جو گیٹ کے پاس ایک کتاب "وقت کی پکار" (Islam the need of Hour) تقسیم کر رہا تھا تمام لوگوں کی توجہات کا مرکز تھا۔

۲۷ر نومبر کو جب تمام احباب بہت کامیابی کے ساتھ اس تبلیغی جہاد سے فارغ ہو کر آئے تو مناسب سمجھا گیا کہ پریس سے رابطہ قائم کیا جائے۔ چنانچہ پریس والوں کے لئے کتابوں کا ایک ایک سیٹ تیار کرایا گیا اور تمام اُردو روزناموں کو پہنچا دیا۔ تصرفِ الٰہی دیکھئے کہ دوسرے ہی دن تمام اخباروں میں نمایاں طور پر یہ خبر شائع ہو گئی۔ روزنامہ "ہندوستان" بمبئی نے یہ خبر یوں شائع کی:-

"ہز ہولینس پوپ اور ان کے رفقاء کو دعوتِ اسلام

جماعت احمدیہ کی طرف سے لاکھوں کی تعداد

میں تبلیغی کتابیں دی جا رہی ہیں!

جناب محترم سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن نے دفتر ہندوستان میں کتابوں کا سیٹ بھیجا ہے جس کے ساتھ یہ اعلان کیا ہے کہ "۳۸ ویں یوکرسٹک کانگریس" کے موقع پر احمدیہ مسلم مشن بمبئی کی نگرانی میں نہایت تنظیم کے ساتھ عیسائیوں اور غیر عیسائیوں کے درمیان یہ کتابیں تقسیم کی جا رہی ہیں۔ یہ تمام کتابیں انگریزی زبان میں ہیں اور اسلامی عقائد و تعلیمات پر مشتمل ہیں۔ ان کتابوں کی اشاعت کا اہتمام جماعت احمدیہ کی مرکزی تنظیم "نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان" کی طرف کیا گیا ہے۔ ہر کتاب کے ہزاروں نسخے شائع کئے گئے ہیں جن کی مجموعی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ہے اور جن میں سے بعض کے صفحات پانچسو سے بھی زائد ہیں۔

اس عام لٹریچر کے علاوہ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان خاص ہز ہولینس کو دعوتِ اسلام دینے کے لئے ایک سپاسنامہ ساڑھے گیارہ ہزار کی تعداد میں نہایت اعلیٰ کاغذ و طباعت کے ساتھ شائع کرا رہی ہے۔ اس سپاسنامہ کے ساتھ "ہز ہولینس پوپ" اور اس اجتماع میں آنے والے دوسرے کارڈینل، آرچ بشپ اور بشپ کو مندرجہ ذیل کتابوں کا قیمتی ہدیہ بھی دیا جا رہا ہے۔

قرآن شریف انگریزی، لائف آف محمدؐ، ٹیچنگ آف اسلام، احمدیت یا حقیقی اسلام انگریزی، مسیح ہندوستان میں انگریزی، قبر مسیح انگریزی، مسیح کہاں فوت ہوئے؟ انگریزی، مسیح کے متعلق نئے انکشافات انگریزی۔"

(روزنامہ ہندوستان بمبئی ۲۹ر اکتوبر ۱۹۶۴ء)

یہ خبر کچھ ردّ و بدل کے ساتھ ۲۹ر اور ۳۰ر نومبر کو مندرجہ ذیل اخباروں نے بھی شائع کی:-

روزنامہ اجمل، روزنامہ اردو ٹائمز، روزنامہ انکشاف، روزنامہ انقلاب، روزنامہ آج۔

اس کے بعد ہم روزانہ بلیٹن بھیجتے رہے اور مندرجہ بالا

اخبارات چھاپتے رہے۔ احباب کی اطلاع کے لئے عرض کیا جاتا ہے کہ تقسیم ہند کے بعد بمبئی میں اردو زبان اور اردو اخباروں کو بہت فروغ حاصل ہوا ہے۔ دن بدن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دہلی اور لکھنؤ کے بعد اب بمبئی اردو دانوں کا مرکز بننے والا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہماری تبلیغی جدوجہد کی اطلاع شہر کے ایک طبقہ کو اچھی طرح ہو گئی۔

انگریزی اخبارات میں سے جہاں تک مجھے علم ہے دو مرتبہ "انڈین ایکسپریس" میں اور ایک مرتبہ "فری پریس بلیٹن" میں ذکر آیا۔

غیر معمولی شہرت

اس کے بعد تو ہماری اس مہم کی سرکاری اور غیر سرکاری حلقوں میں اس طرح شہرت ہو گئی جیسے جنگل میں آگ پھیلتی ہے گجراتی، مرہٹی، سندھی، ملیالم ہر زبان کے اخبار ہماری خبر چھاپنے لگے بلکہ اب اخبار والے ایک دوسرے سے نقل کرنے لگے۔

جب ہماری تبلیغی جدوجہد کا یہ غلغلہ بلند ہوا تو ہم نے سمجھا کہ ہم کامیاب ہو گئے۔ مگر یہ ہماری غلطی تھی خدا تو اس مہم کو اس سے زیادہ اہمیت دینا چاہتا تھا۔

اخبارات میں چرچا

ایسا ہوا کہ جس دن پاپائے اعظم بمبئی تشریف لائے اور ہمارے خدام نے عیسائیوں کے سامنے ان کتابوں کا تحفہ پیش کرنا شروع کیا تو ایک جگہ یعنی "رومن کیتھولک چرچ ماہم" کے پاس ہمارے خدام پر عیسائیوں کی ایک ٹولی نے حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں ہمارے چند خدام کو چوٹیں آئیں اور ایک دوست یوسف حسین ابن احمد حسین نائب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد بہت زخمی ہوئے۔ میرے نزدیک یہ ایک معمولی واقعہ تھا۔ میں یہ خبر سنتے ہی فوراً "ماہم" گیا اور اپنے باقی خدام کو جن میں میرے دونوں لڑکے بھی تھے پولیس اسٹیشن سے گھر لے آیا۔ میرا یہ قطعاً ارادہ نہ تھا کہ اس ناخوشگوار واقعہ کو کوئی اہمیت دوں مگر خدا کی مشیت کچھ اور تھی۔ بمبئی کا ایک کثیر الاشاعت اخبار جو "مرہٹی زبان" میں شائع ہوتا ہے اور مرہٹہ قوم کا سب سے بڑا ترجمان ہے اس کو اپنے رپورٹر کے ذریعہ اس حادثہ کی اطلاع مل گئی۔ اس نے مزید معلومات کے لئے ایک آدمی میرے پاس بھیجا اور مجھے یوسف حسین کے ساتھ بلایا۔ میں گیا اور سارے حالات بتائے صبح کیا دیکھتا ہوں کہ اس اخبار نے اس ناخوشگوار حادثہ کی پرزور الفاظ میں مذمت کی۔ اس نے اس خبر کے لئے جو سرخی دی وہ عجیب بھی سرخی یہ تھی: "یسوع مسیح کے سینے پر اور ایک زخم" نیچے تمام واقعات قلمبند کئے۔ اس کتاب کا نام بھی دیا جو اس وقت تقسیم ہو رہی تھیں اور جو عیسائیوں نے پھاڑ ڈالی تھیں۔ اس کا نام ہے "Latest finding about Jesus Christ" یعنی "مسیح کے متعلق نئی تحقیقات"۔

یہ اخبار جس کا نام "مراٹھا" ہے اس نے کتاب کا نام بھی دیا اور اس کا مضمون بھی، اور یہ بھی بتا دیا کہ احمدیوں اور عیسائیوں کے درمیان کس مسئلہ میں اختلاف ہے۔

صبح صبح میرے پاس "مراٹھا" کے پرچے آ گئے اور میں نے اور دوسرے واقف کار دوستوں نے محسوس کیا کہ یہ معاملہ سنگین نوعیت اختیار کر گیا ممکن ہے کہ ہماری آزادی

پر کچھ پابندی لگا دی جائے۔ تھوڑی دیر کے بعد اطلاع آئی کہ اکثر چرچوں کے پاس پولیس کے خاص پہرے بٹھا دیئے گئے ہیں۔ اس کے بعد ہی اسپیشل برانچ کے انسپکٹر بھی اصل حالات معلوم کرنے کے لئے آ گئے۔ غرض پولیس پوری طرح حرکت میں آگئی اور اس واقعہ کی تحقیقات ہونے لگی۔ ابھی ہم یہی سوچ رہے تھے کہ اب کیا ہوگا، کیا پولیس کوئی نیا حکم نافذ کرے گی کہ اسی اثناء میں ایک شخص نے آکر یہ خبر دی کہ تمام مسلمان محلوں میں روزنامہ "قیادت" کا ہاکر یہ نعرہ لگا رہا ہے کہ "عیسائیوں نے مسلمانوں پر حملہ کر دیا" اور قیادت کے پرچے ہاتھوں ہاتھ نکل رہے ہیں۔ میں نے اپنے لڑکے کو بھیجا کہ کسی اسٹال سے یہ پرچہ لے آئے۔ وہ گیا مگر اس کو اس کی تلاش میں دو میل تک جانا پڑا، صرف بھنڈی بازار میں دو پرچے ملے میں نے وہ پرچہ دیکھا تو اس اخبار نے پہلے صفحہ پر جو خبر دی تھی وہ یہی تھی کہ:۔

"احمدیہ مسلم مشن کے کارکنوں پر عیسائیوں نے حملہ کر دیا اور اسلامی کتابیں پھاڑ ڈالی گئیں"

میں تو آج تک یہ نہیں سمجھ سکا کہ روزنامہ قیادت کو یہ خبر کیسے معلوم ہو گئی اور "مراٹھا" کے ساتھ ساتھ اس نے بھی کیسے یہ خبر شائع کر دی۔ لیکن اب اس کے بعد خطرات اور بڑھ گئے۔ مسلمانوں کی ہمدردی ہمارے ساتھ ہو گئی اور خطرہ پیدا ہوا کہ یہ مسئلہ فرقہ وارانہ رنگ نہ اختیار کرے۔ ان تمام احوال کے باوجود احباب کو تعجب ہوگا کہ پولیس نے ہم پر کوئی پابندی نہیں لگائی۔ اور ہمارے خدام کسی روک ٹوک کے بغیر بدستور تبلیغی مہم چلاتے رہے۔ ہم بمبئی پولیس کو خصوصاً مسٹر مجید اللہ پولیس کمشنر بمبئی عظمیٰ اور اسپیشل برانچ کے انسپکٹر مسٹر محمد جعفر کو اس عالی ظرفی، رواداری اور انصاف پسندی پر مبارکباد دیتے ہیں اور ان کی اس عنایت کے شکر گزار ہیں۔

روزنامہ "انقلاب"

اس کے بعد تو دوسرے دن اور اخبارون نے طرح طرح کا رنگ دیکر یہ خبر شائع کی اور ہر اخبار نے عیسائیوں کے اس تشدد کی مذمت کی۔ سب سے کثیر الاشاعت روزنامہ "انقلاب" نے یہ خبر اس طرح شائع کی:۔

"پوپ کی آمد کے دن "ماہم" چرچ کے قریب ناخوشگوار حادثہ احمدی مشن کے کارکنوں کو زدوکوب کیا گیا۔

انچارج کا بیان

بمبئی ۴ر دسمبر (اسٹاف رپورٹر) احمدیہ مسلم مشن بمبئی کے انچارج مسٹر سمیع اللہ نے آج ایک بیان میں اس بات کی مذمت کی ہے کہ بمبئی میں ۲ر دسمبر کو پوپ پال کی آمد کے دن چند عیسائیوں نے "ماہم چرچ" کے قریب کچھ لوگوں کو زدوکوب کیا۔

انہوں نے کہا کہ مشن کا ایک وفد پوپ پال کی آمد کے موقع پر ہوائی اڈے پر تعینات تھا اور اسلامی لٹریچر تقسیم کر رہا تھا۔ واپسی میں "ماہم" چرچ کے قریب جمع ہونیوالے لوگوں کو بھی وفد کے اراکین نے لٹریچر تقسیم کیا۔ اس موقع پر کچھ لوگوں نے جو عیسائی کہے جاتے

ہیں وفد کی جیپ گاڑی پر حملہ کر دیا اور بہت سی کتابیں پھاڑ ڈالیں۔ وفد کے ایک رکن یوسف حسین کو بُری طرح زدوکوب کیا گیا۔ دیگر کارکنوں کو معمولی چوٹیں آئیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ حیرت کی بات یہ ہے کہ اس موقع پر وہاں چند پادری بھی موجود تھے لیکن انہوں نے عیسائیوں کو اس حرکت سے باز رکھنے کی کوشش نہیں کی۔ انہوں نے بتایا کہ وفد کے اراکین "یسوع مسیح کے متعلق تازہ ترین انکشافات" نامی کتاب تقسیم کر رہے تھے۔" (روزنامہ انقلاب بمبئی ۵ر دسمبر ۱۹۶۴ء)

اس واقعہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ "احمدیہ مسلم مشن بمبئی" کو سرکاری، غیر سرکاری اور اہل صحافت کے حلقے میں وہ اہمیت حاصل ہو گئی جس کا پہلے گمان بھی نہیں تھا اور ہر طبقہ و خیال کے لوگ دار التبلیغ آنے لگے خصوصاً عیسائی اداروں کی طرف سے اس کتاب کا بہت زیادہ مطالبہ ہوا۔ اور عموماً یہی کتاب گفتگو کا دلچسپ موضوع بن گئی ہے اس کتاب میں صحائف قرآن کا خلاصہ اور جناب یسوع مسیح کے تینوں فوٹو جو انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا نے شائع کئے ہیں درج ہیں۔ اس کپڑے کا فوٹو بھی ہے جس میں جناب مسیح لپیٹے گئے تھے اور جس کا سائنسدانوں کے ایک گروپ نے فوٹو لیکر یہ ثابت کیا ہے کہ اس کپڑے میں زندہ انسان لپیٹا گیا تھا۔

غرض اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص حکمت کے ذریعہ وفات مسیح کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے سلسلہ کی تحقیق خوب اچھی طرح روشن کر دی۔

متفرق واقعات

اس کانگریس کے موقع پر ہم لوگ طرح طرح کے واقعات سے دوچار ہوتے رہے بلکہ واقعات کا کچھ اس طرح ہجوم ہوا کہ اس کی ایک اچھی خاصی روداد مرتب ہو سکتی ہے۔ میں خصوصیت کے ساتھ تین واقعات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ پہلا واقعہ تو ہے پوپ پال کے نام رجسٹرڈ پارسل بھیجنے کا اور دوسرا واقعہ ہے بک سٹال کا اور تیسرا واقعہ ہے ممبر شپ کارڈوں کا۔

میں اس روداد جہاد کے ابتدائی حصہ میں ان باتوں کا ذکر نہیں کر سکا۔ سب سے پہلے میں نے پاپائے اعظم سے ملاقات کا وقت مانگا تھا اور اس کے لئے میں ہر شرط پوری کرنے پر تیار تھا۔

دوسری درخواست میں نے یوکرسٹک کانگریس کے چیئرمین کو بک اسٹال کے متعلق دی تھی اور تیسری درخواست ۲۰ عدد ممبر شپ کارڈوں کے متعلق۔ میری یہ تینوں درخواستیں چیئرمین کی طرف سے نامنظور ہو گئیں۔ مگر تصرف الٰہی دیکھئے کہ اس نے ہمارے لئے سارے سامان مہیا کر دیئے اور ہمارے سامنے ناکامی کا کوئی تصوّر نہیں آسکا۔

ممبر شپ کارڈ

بعض علاقوں میں اس مہم کی کامیابی کیلئے ممبر شپ کارڈوں کی ضرورت تھی۔ ان کے بغیر کوئی اس علاقے میں داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ مجھے جب یہ کارڈ نہ ملے تو مجھا

کہ ان علاقوں میں ہم تبلیغ نہیں کر سکیں گے۔ مگر قدرتِ خداوندی دیکھئے کہ جب میں نے حسرت و افسوس کے ساتھ اپنے بعض غیر از جماعت اور بعض عیسائی دوستوں سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے مجھے فوراً تسلّی دی۔ عیسائی دوست تو اپنے گھر گئے اور اپنی فیملی کے سامنے کارڈ جو پانچ عدد تھے لے آئے۔ اور لوگوں سے بھی کارڈوں کا انتظام کیا حتّٰی کہ میرے پاس بیس سے زیادہ کارڈ اکٹھے ہو گئے اور ہم اس قابل ہو گئے کہ ان علاقوں میں بھی جا سکیں جہاں کارڈ کے بغیر نہیں جا سکتے تھے۔

بُک اسٹال

دوسرا مسئلہ بک اسٹال کا تھا۔ مجھے بک اسٹال نہ ملنے کا بڑا ملال تھا۔ ایک دن میں ایک جذبے کے ماتحت نمائش گاہ گیا جہاں بک اسٹال لگائے گئے تھے۔ دیکھا تو ہر طرف عیسائیوں کے اسٹال لگے تھے۔ آخر گھومتا پھرتا ایک جگہ پہنچا تو دیکھا کہ اس کے بورڈ پر لکھا ہے "سیکولر بُک اسٹال" میں فوراً اس کے مینیجر سے ملا اور پوچھا کہ کیا آپ کے اسٹال میں قرآن شریف اور اسلامی کتابیں بھی ہیں؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ میں نے کہا کہ پھر یہ بک اسٹال سیکولر کیسے ہوا۔ اس نے کہا کہ آپ یہ کتابیں دیجئے میں رکھوں گا۔ اتنا سننا تھا کہ میں نے فوراً اپنی تمام کتابوں کا ایک سیٹ لا کر مینیجر کو دیدیا اور اس نے بہت خوشی کے ساتھ وہ کتابیں اسٹال میں سجا دیں۔ میں اس وقت نمائش گاہ میں مسکرا رہا تھا اور خدائی تصرفات پر شکر ادا کر رہا تھا۔ اس کے بعد تو بک اسٹال والے سے مستقل دوستی قائم ہو گئی اور اس نے وعدہ کیا ہے کہ اپنی بازار کی دکان میں بھی آپ کی کتابیں رکھوں گا۔

پوپ سے ملاقات

تیسری درخواست تھی پوپ سے ملاقات کی۔ اس انکار کا انجام ہمارے حق میں تو بُرا ثابت نہ ہوا لیکن مجھے افسوس ہے کہ ہمارے سوا کسی قابلِ ذکر جماعت کا نمائندہ پاپائے اعظم سے ملنے بھی نہیں گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس غفلت و پسکساری کے ذمہ دار یجرمین اور دوسرے منتظمین ذمہ دار ہیں لیکن ہم نے پاپائے اعظم کی ملاقات اس طرح کر لی کہ قرآن شریف اور دوسری بارہ کتابوں کا ایک خوبصورت پارسل رجسٹرڈ بک پوسٹ کے ذریعہ آپ کے نام بھیجدیا جس کے ملنے کی رسید مجھے اسی وقت مل گئی جب پاپائے اعظم بمبئی میں موجود تھے۔ یہی پارسل کارڈینل اگاگیانین آف روم اور کارڈینل گریشس آف بمبئی کو بھی بھیجے گئے۔

غرض تینوں درخواستیں جن پر ناکامی کا شبہ ہوا تھا خدا کے فضل و رحم سے ہم ان تینوں مقاصد میں کامیاب ہوئے بلکہ ایک اور مقصد "پریس انٹرویو" کا تھا جو ہمارے دوست محمد کریم اللہ ایڈیٹر آزاد نوجوان نے مانگا تھا اور بڑی کوشش کی تھی لیکن ناکام ہوئے خدا نے بے مانگے پریس کو بھی ہماری حمایت پر آمادہ کر دیا۔ اور اس طرح ہم لوگ تمام مقاصد میں کامیاب ہوئے۔

تشکریۂ احباب میں اس جگہ محکمہ پولیس اور اہلِ صحافت کے علاوہ ان غیر از جماعت مسلم و غیر مسلم دوستوں کا بھی شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے اس موقع پر حقِ دوستی ادا کیا اور آخر تک تعاون کرتے رہے جیسے ڈاکٹر عبد الکریم نائیک اور ڈاکٹر علی بہتہ آف جنوبی افریقہ اور وہ عیسائی احباب جن کا نام لینا مناسب نہیں سمجھتا مگر نام لئے بغیر

کلکتہ سے آمدہ ایک اہم سوال اور اس کا جواب

کلکتہ (بھارت) سے جناب فخر العلماء الحاج الحافظ القاری مولانا عبد الحنان صاحب عبقری دریافت فرماتے ہیں کہ :-

"کیا جماعت احمدیہ کافر مرتد خارج از اسلام ہے ؟ کیا احمدیوں سے ترک معاملات نہ کرنے والے کافر ہیں ؟ کیا جماعت احمدیہ کو کافر کہنے والے علماء حق پر ہیں ؟ کیا ہندوپاک میں احمدیت کی تائید کرنیوالے علماء موجود نہیں؟ اگر ہیں تو ان میں سے چند کے نام لکھیں "

الجواب :- جماعت احمدیہ کے عقائد یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ واحد لاشریک لہ ہے - فرشتے برحق ہیں - جملہ انبیاء راستباز اور صادق ہیں - اللہ تعالیٰ کی سب نازل کردہ کتابیں حق ہیں - قرآن مجید زندہ اور کامل شریعت ہے اس کا کوئی شوشہ تک منسوخ نہیں ہو سکتا - قیامت برحق ہے - اللہ تعالیٰ کی قضاء و قدر پر بھی ہمارا اعتقاد ہے - ہم سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو سب نبیوں سے افضل اور سب کا خاتم یقین کرتے ہیں - ہم کلمہ طیبہ لا الٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ پر دل سے ایمان رکھتے ہیں - اندریں صورت جماعت احمدیہ کے کافر مرتد یا خارج از اسلام" ہونے کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا - ہمارا "جرم" یہی سمجھا جاتا ہے کہ ہم قرآن مجید کی **آیات** اور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی **سنت** کے مطابق حضرت عیسیٰ بن مریم کو باقی نبیوں کی طرح فوت شدہ مانتے ہیں اور آنیوالے مسیح موعود کو اسی مقام و مرتبہ کے ساتھ اُمت محمدیہ کا ایک فرد یقین کرتے ہیں - اگر قرآن و حدیث سے ثابت شدہ عقیدہ کو ماننا کفر ہے تو ہمیں بھی کافر کہا جا سکتا ہے -

جب احمدی سچے **مسلمان** ہیں تو ان سے ترک معاملات وہی کریگا جو خود سچا مسلمان نہ ہوگا نیز انہیں کافر بھی کہے گا جو حدیث نبوی کے اس وعید کو اپنے لئے پسند کریگا کہ جو کسی مسلمان کو کافر کہتا ہے تو وہ کفر خود کہنے والے پر لوٹ پڑتا ہے - آپ دریافت فرماتے ہیں کہ "کیا ہندو پاک میں احمدیت کی تائید کرنیوالے علماء موجود نہیں ؟" جواباً گزارش ہے کہ حقیقی علم تو خدا شناسی اور حق کی پہچان کا نام ہے اور جب تک یہ کسی کو حاصل نہ ہو وہ احمدی ہو ہی نہیں سکتا - باقی رہے **کتابوں کے علماء** سو وہ بالعموم ہر **ماموررباّنی کی تکذیب** کرتے رہے ہیں - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِندَهُم مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (المؤمن : ۸۳) ہاں **خدا ترس علماء** کی ایک معتدبہ جماعت شروع سے حلقہ بگوش احمدیت ہوتی رہی ہے اور آج بھی ہے - بطور مثال شروع کے اور آج کے علماءِ احمدیت کے صرف بیس نام درج ذیل ہیں - (۱) حضرت مولانا نورالدین بھیروی خلیفۃ المسیح الاولؓ (۲) حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ (۳) حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب فاضل دیوبند (۴) حضرت قاضی سید امیر حسین صاحبؓ فاضل مظاہر العلوم (۵) حضرت مولوی سید محمد احسن صاحبؓ فاضل امروہی (۶) حضرت مولوی برہان الدین صاحبؓ جہلمی (۷) جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب استاذ کلیۃ الالہیہ بیروت و شارح بخاری شریف (۸) جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس فاضل (۹) جناب مولوی سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ (۱۰) جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری فاضل - (۱۱) جناب حافظ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مولوی فاضل ایم - اے (۱۲) جناب صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب مولوی فاضل، مجاہد انڈونیشیا (۱۳) جناب مولانا عبد الرحمٰن صاحب استاذ الفضلاء قادیان (۱۴) جناب مولوی محمد سلیم صاحب فاضل (۱۵) جناب مولوی سمیع اللہ صاحب فاضل دیوبند (۱۶) جناب مولوی غلام احمد صاحب فاضل مجاہد گیمبیا (۱۷) جناب شیخ مبارک احمد صاحب فاضل مبلغ مشرقی افریقہ (۱۸) جناب مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل (۱۹) جناب مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل مجاہد بخارا (۲۰) جناب چوہدری محمد شریف صاحب فاضل مجاہد فلسطین و افریقہ ــــ جماعت احمدیہ کے **اہل علم و اہل جہاد** کی یہ فہرست اتنی طویل ہے کہ سارا رسالہ بھر سکتا ہے - ؎ کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے !

خاکسار - ابوالعطاء جالندھری

آل عمران ع ۲۰

(سلسلہ کے لئے دیکھیں جون ۱۹۶۴ء)

البیان

قرآن مجید کا سلیس اردو ترجمہ مختصر اور مفید تفسیری حواشی کیساتھ

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں، اور رات اور دن کے اختلاف میں،

لَآيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ○ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا

ان عقلمندوں کے لئے بہت سے نشانات ہیں　جو کھڑے ہونے اور بیٹھنے کی حالت میں، نیز

وَّقُعُودًا وَّعَلٰى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ

اپنے پہلوؤں پر لیٹے ہوئے بھی، اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی

وَالْأَرْضِ ج رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَكَ

تخلیق کے بارے میں سوچتے رہتے ہیں (وہ ہر مرحلہ پر کہتے ہیں) اے ہمارے رب! تو نے یہ عبث اور بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ تو

فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ

پاک ہے پس تو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔　اے ہمارے رب! تو جسے آگ میں داخل کردے

تفسیر:- اس رکوع میں آسمانی بادشاہت اور اس کے قائم کرنیوالے عقلمندوں کا ذکر ہے۔ قرآنی اصطلاح میں عقلمند وہ ہیں جو ہر گھڑی کائنات عالم پر غور کرکے ذکر اللہ کی توفیق پاتے ہیں۔ آسمان و زمین کی تخلیق اور رات و دن کے مسلسل رواں دواں رہنے اور کم و بیش ہونے میں بے شمار حکمتیں ہیں۔ یہ سارا نظام خدائے قادر کی واحد ہستی پر زبردست دلیل ہے مگر ان ہی کی نگاہ میں جو تہ تک پہنچنے والے ہیں۔ اہل دل کائنات کے ذرّہ ذرّہ میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا جلوہ دیکھتے ہیں اور ان کا ہر وقت یہی وِرد ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز عبث اور بے فائدہ پیدا نہیں کی۔ جو لوگ اس عالم کو باطل گمان کریں گے وہ یقیناً عذابِ جہنم کے مستحق قرار پائیں گے۔

فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۞ رَبَّنَآ

اُسے تو نے یقیناً ذلیل و رسوا کر دیا۔ ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہ ہوں گے۔ اے ہمارے رب!

اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا

ہم نے اس عظیم منادی کی آواز کو سنا جو ایمان لانے کے لئے پکار کر کہہ رہا ہے کہ لوگو! اپنے رب پر

بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا

ایمان لاؤ پس ہم ایمان لے آئے۔ سو اے ہمارے خدا! تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری بُری عادتوں کو

سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۞ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا

ڈھانپ لے اور ہمیں زمرۂ ابرار میں شامل کر کے موت دیجیو۔ اے ہمارے رب! ہمیں وہ انعام اور سرفرازی عطا فرما

عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ

جس کا تو نے ہم سے اپنے رسولوں کی معرفت وعدہ فرمایا ہے قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کیجیو تو اپنے وعدہ کے ہرگز خلاف

الْمِيْعَادَ ۞ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ

نہیں کرتا۔ تب ان کے رب نے ان کی دعا کو قبول کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تم میں سے کسی نیک کام بجا لانے

عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ

والے کے عمل کو ہرگز ضائع نہ ہونے دوں گا وہ عمل کرنے والا مرد ہو یا عورت۔ تم تو سب ایک دوسرے کے دلی خیر خواہ ہو۔ پس جنہوں نے

توحید باری تعالیٰ کے منادیٔ اعظم سرورِ کونین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں انہی کی ندائے ایمان کا اِس جگہ ذکر ہے۔ علاوہ ازیں ہر نبی بھی ایمان کا منادی ہوتا ہے وہ ایمان ہی کی طرف بُلاتا ہے۔ آیت تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ کا یہی مطلب ہے کہ اے خدا ہم پر موت ایسے وقت میں آئے جب ہم زمرۂ ابرار میں داخل ہوں۔ اِس آیت میں مَعَ بمعنی مِنْ آیا ہے جس طرح کہ سورہ نساء کی آیت مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ میں مَعَ بمعنی مِنْ آیا ہے۔ اِس دعا میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ترغیب دی ہے کہ ہر شخص کو پوری جدوجہد

هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقٰتَلُوا

ہجرت کی اور جنہیں ان کے گھروں سے نکالا گیا اور میرے راستہ میں دُکھ دیا گیا۔ انھوں نے جنگیں کیں اور شہادت

وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ

کا جام پیا میں ان سب کی خطاؤں کی پردہ پوشی کروں گا اور انہیں ایسے باغات میں داخل کروں گا جن کے ساتھ

تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ ○

نہریں جاری ہوں گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کا بدلہ ہوگا۔ اللہ کے پاس یقیناً بہتر بدلہ ہے۔

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ ○ مَتَاعٌ قَلِيلٌ قف

کافروں کا ملک میں اِدھر اُدھر چکر لگانے رہنا تیرے لئے کسی غلط فہمی کا موجب نہ ہونا چاہیئے۔ ان کیلئے تھوڑا فائدہ اٹھانے کا موقع ہے

ثُمَّ مَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ○ لٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ

پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے۔ جو نہایت بُرا ٹھکانہ ہے۔ ہاں جو لوگ اپنے رب کا تقویٰ اختیار کریں گے

لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا نُزُلًا مِنْ

ان کیلئے ایسے باغات ہونگے جن کے ساتھ جاری نہریں وابستہ ہونگی اور وہ لوگ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہونگے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی

نیک اور باثر بننا چاہیئے۔

آیت مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ میں اس **مشترک وعدہ** کا ذکر ہے جو سب نبیوں کی معرفت نسلِ آدم کو دیا جاتا رہا ہے یعنی یہ کہ آخرکار **شیطان کا سر کچلا جائیگا** اور شیطانی فوجوں کو کامل شکست ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی حکومت پوری آب و تاب سے زمین پر بھی قائم ہوجائے گی۔ یہی وہ یَوْمُ الدِّیْنِ ہے جس کے ظہور کے لئے سب نبی دعائیں کرتے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مہاجرین اور مجاہدین کی کامل مغفرت اور انکے کامیاب کرنیکا ذکر فرماکر شیعہ صاحبان کے ان تمام الزامات کی بھی تردید فرمادی ہے جو وہ صحابہ کرامؓ پر لگاتے رہتے ہیں خلفاء ثلاثہ کی بیعدی عظمت انکی قربانیوں سے سامنے آجاتی ہے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ۔

آیت نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ میں اشارہ ہے کہ مومنوں کا اصل مقصد تو رضائے الٰہی کا حصول ہے۔ ان جنّات و انہار کی تو وہی

عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ○ وَاِنَّ مِنْ

مہمان نوازی ہوگی۔ نیکوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت خیر و برکت ہے۔ تحقیق بعض

اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ

اہل کتاب بھی ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں جو تم پر نازل کیا گیا اور ان پر

وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

اُتارا گیا اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے حضور خشوع کی حالت میں رہتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کے بدلے تھوڑا

ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

مول یعنی دنیا کا مال نہیں لیتے۔ ان کو ان کے رب کے پاس اجر و ثواب ملے گا۔ اللہ تعالیٰ یقیناً

سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا

جلد حساب کرنے والا ہے۔ اے مومنو! تم خود بھی استقامت اختیار کرو۔ صبر کرو۔ اور دوسروں کو بھی تلقین صبر کرتے رہو

ع ۲۰ ۱۱ وَرَابِطُوْا قف وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

پورے اتحاد سے دشمن دفاع کے لئے سرحدوں پر گھوڑے باندھو۔ خدا تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو تا تم کامیابی و فلاح حاصل کر سکو۔

حیثیت ہے جو عزیز دوست کے آنے پر اس کی کی جانے والی مہمانی کی ہوتی ہے۔

اہل کتاب میں سے جو نیک لوگ ایمان لے آئے تھے یا آئندہ لے آئیں ان سب کا اللہ تعالیٰ نے ذکرِ خیر فرمایا ہے دوسری جگہ اہل کتاب کے لئے دُگنے اجر کا ذکر بھی ہے۔ ایک اپنی پہلی کتاب پر ایمان لانے کا اور ایک قرآن مجید پر ایمان لانے کا۔

آخری آیت میں مسلمانوں کو کلیدِ ترقی و غلبہ کی طرف توجہ دلائی ہے یعنی یہ کہ خود بھی صبر کرو اور اپنے گردوپیش کے تمام افرادِ دین میں بھی قوتِ برداشت پیدا کرو اور پورے ربط و ضبط سے نصرتِ دین کے لئے کمربستہ رہو اور دشمنانِ دین کو دین پر حملہ کے لئے کوئی راستہ یا موقع نہ دو۔ پورے تقویٰ پر قائم ہو جاؤ پھر کامیابی یقیناً تمہاری ہے اور غلبہ تم کو ہی حاصل ہوگا +

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ایک یادگار تاریخی پیشکش

ماہنامہ "خالد" کا خلافت ثانیہ نمبر

جو

جو احباب جماعت کی طرف سے بے حد پسند کیا گیا ہے!

محدود تعداد میں برائے فروخت باقی ہے!!

سوا دو صد صفحات کا یہ ضخیم شمارہ جو بلند پایہ مضامین، عمدہ نظموں اور نادر تصاویر سے مزین ہے صرف دو روپیہ میں مل سکتا ہے۔

ملنے کا پتہ :- مینجر ماہنامہ خالد۔ ربوہ

نئے سال کی نئی مطبوعات!

• تفہیمات ربانیہ	قیمت مجلد اعلیٰ کاغذ گیارہ روپے (محصولڈاک وغیرہ دو روپے)
• تاریخ احمدیت جلد پنجم	" " " ساڑھے آٹھ روپے
• حیات بشیرؓ	" " " آٹھ روپے صرف
• حیات قمر الانبیاءؓ	" تین روپے
• نبیوں کا چاند	" اعلیٰ کاغذ غیر مجلد پونے دو روپے
• گورو نانک جی کا گورو	" غیر مجلد ڈیڑھ روپیہ
• انوار ہدایت	" اعلیٰ کاغذ غیر مجلد تین روپے
• فضائل القرآن	" مجلد اعلیٰ کاغذ سات روپے
• ملفوظات جلد ہفتم	" " " آٹھ روپے
• فصل الخطاب	" " " سات روپے
• تفسیر سورۃ البقرہ	" " " بارہ روپے صرف
• تحقیق عارفانہ بجواب "حرف محرمانہ"	" " " سات روپے، ادنیٰ کاغذ ساڑھے پانچ روپے

ملنے کا پتہ :- مکتبہ الفرقان۔ ربوہ

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں

عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، بیل، کافی تعداد میں

موجود ہے

ضرورتمند احباب

ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں!

گلوب ٹمبر کارپوریشن

۲۵- نیو ٹمبر مارکیٹ

لاہور- فون نمبر ۶۲۶۱۸

سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروزپور روڈ لاہور ٭ لائلپور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ لائلپور فون نمبر ۳۸۰۰

سرزمین قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ نے خود اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

۱۹۱۱ء سے آپ کی جملہ طبّی ضروریات بہ احسن پُوری کر رہا ہے!

پیچیدہ سے پیچیدہ زنانہ اندرونی امراض کا بھی علاج کیا جاتا ہے

زنانہ معائنہ کا معقول انتظام ہے

دوائی خاص
زنانہ امراض کا واحد علاج
قیمت فی شیشی ۳ روپے

قدیمی ــــــ اوّلین ــــــ شہرۂ آفاق
حبّ اٹھرا رجسٹرڈ
مکمل کورس پونے چودہ روپے

زدجام عشق
طاقت کی لاثانی دوا
قیمت ۶۰ گولی ۴ روپے

حبّ مفید النساء
عورتوں کی جملہ بیماریوں کی دوا
قیمت خوراک ایک ماہ ۳ روپے

ہمارا اصُول

- صاف ستھرے اجزاء
- دیانتدارانہ دواسازی
- عمدہ پیکنگ
- غریبانہ قیمت
- مخلصانہ مشورہ

اور اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپکی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں

تریاق اولاد گولیاں
سو فیصدی مجرب دوا
قیمت فی کورس ۹ روپے

حبّ مسان
سُوکھے کی مجرب دوا
فی شیشی دو روپے

تریاق خاص
نوجوانوں کی صحت کا نگہبان
۳ روپے

تھہزین
خرابی جگر، کمزوری جسم اور اٹھرا کی دوا
قیمت ۳۲ خوراک ۶ روپے

معین الصحت
تلی، مُحّس، خرابی جگر اور یرقان کا علاج
قیمت ۱۶ دن کی خوراک ۳ روپے

مقوی دماغ گولیاں
ذہنی کام کرنے والوں کی بہترین معاون!
قیمت فی شیشی ایک روپیہ

تسہیل ولادت
پیدائش کی گھڑیوں کو آسان کرنے کی دوا
قیمت ۳ روپے

مقوی دانت منجن
دانتوں کی عمر اور صحت بڑھانے کیلئے
قیمت فی شیشی ۵۰ پیسے

حکیم نظام جان اینڈ سنز
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ

تحریکِ دعا

الفرقان کے خاص مُعاونین

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان بزرگوں اور بھائیوں اور دوستوں کو جزائے خیر بخشے۔ انہوں نے الفرقان کی دس سالہ تحریک میں حصہ لیکر اعانت فرمائی۔ جزاہم اللہ خیراً۔ احباب سے بھی ان کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (ایڈیٹر)

ربوہ دارالہجرت

سیّدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ
حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب
حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ
حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری
حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب بھٹی
جناب چوہدری محمد شریف صاحب خالد ایم۔ اے
جناب رفیق احمد صاحب ثاقب ایم۔ ایس سی
جناب چوہدری یحییٰ حسن صاحب باجوہ
جناب ڈاکٹر محمد حیٰ صاحب ہیلتھ آفیسر
جناب قریشی عبد الرشید صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی
جناب چوہدری محمد لطیف صاحب ایم۔ اے رفاہ
جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب سابق ضلع افریقہ
حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری

قادیان دارالامان

حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت
جناب صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب
جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی مرحوم
جناب چوہدری سعید احمد صاحب بی۔ اے
جناب چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
جناب ماسٹر محمد ابراہیم صاحب

- جناب سید شہامت علی صاحب ساہتر رتن
- جناب حافظ سخاوت علی صاحب شاہجہانپوری
- جناب مسعود احمد صاحب ذکیں "
- جناب ڈاکٹر بشیر احمد صاحب آئی سپیشلسٹ
- جناب ڈاکٹر عطر دین صاحب
- جناب حکیم چوہدری بدر الدین صاحب عامل
- جناب چوہدری منور علی صاحب فوٹو گرافر
- جناب عبید الرحمٰن صاحب فانی
- جناب چوہدری مبارک علی صاحب (اوورسیئر)
- جناب چوہدری عبد القدیر صاحب

ضلع جھنگ

- جناب میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت
- جناب ملک محمد حیات صاحب لسوآنہ
- جناب چوہدری عبد الحلیم صاحب فاضل
- جناب حافظ مبارک علی خان صاحب جھنیوٹ

ضلع سرگودھا

- جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت
- جناب حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب
- جناب چوہدری جلال الدین صاحب چک ۳۷ جنوبی
- جناب شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ
- جناب شیخ عبد الرحمٰن صاحب آڑھتی
- جناب میجر شمیم احمد صاحب جوہر آباد

ضلع لاہور

- جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت
- جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ
- جناب چوہدری محمد شفیع صاحب کلیم ایجنٹ تھوکی
- جناب خواجہ محمد شریف صاحب برانڈرتھ روڈ
- جناب امیر الدین صاحب رتن باغ
- جناب ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب
- جناب چوہدری فتح محمد صاحب لاہور ہیڈ ٹرانسپورٹ
- جناب محمد ابراہیم صاحب ریاض ریڈیو سروس
- جناب چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ
- جناب چوہدری نور احمد صاحب گوالمنڈی
- جناب سراج الدین صاحب نسبت روڈ
- جناب چوہدری عبد الحکیم خان صاحب میکلوڈ روڈ
- جناب مسٹر بشیر احمد صاحب ایس ڈی۔ او
- جناب قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ
- جناب چوہدری عبد الحمید صاحب ماڈل ٹاؤن
- جناب ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب ایم۔ بی بی۔ ایس
- جناب ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی
- جناب حافظ عبد الکریم صاحب فضل
- جناب محمد عثمان صاحب بکشی مینشن
- جناب ایس۔ یو شیخ صاحب کوثر
- مینجنگ ڈائریکٹر کوثر کمپنی لمیٹڈ

- جناب حکیم سراج الدین صاحب بھاٹی گیٹ
- جناب ڈاکٹر احسان علی صاحب میکلوڈ روڈ
- جناب مسٹر عبد العزیز بھٹی صاحب سمن آباد
- جناب شیخ بشیر احمد فضل احمد صاحبان "
- جناب رشید احمد صاحب ملک
- جناب صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب
- جناب خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب
- جناب مرزا عبد الرحمٰن صاحب ناصر مرحوم
- جناب شیخ محمد شریف صاحب سمن آباد "
- جناب ماسٹر حسن دین صاحب ساندی پارک
- جناب چوہدری فضل الرحمٰن صاحب مال روڈ
- جناب شیخ بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار
- جناب چوہدری عزیز احمد صاحب ریٹائرڈ جج
- جناب عبد الرشید صاحب افریقی جسونت بلڈنگ
- جناب چوہدری مسعود لطف اللہ صاحب ایڈووکیٹ
- جناب حضرت اللہ پاشا صاحب ایم۔ اے
- جناب خواجہ امیر بخش صاحب آف آسٹریلیا
- جناب چوہدری منور احمد صاحب مال روڈ
- محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری عزیز احمد صاحب

راولپنڈی

- جناب سید محمد اسمٰعیل صاحب چھاؤنی
- جناب شیخ غلام حیدر صاحب کالج روڈ
- جناب صوفی محمد شفیع صاحب صدر

• جناب چوہدری میجر عزیز احمد صاحب
• جناب کیپٹن اے ایل۔ زبیدا احمد صاحب
• محترمہ بیگم صاحبہ جناب میاں حیات محمد صاحب
• جناب رفیق احمد صاحب دہلوی نیا محلہ
• جناب محی الدین صاحب باررڈ ادروڈ
• جناب کیپٹن محمد اسحٰق صاحب مری روڈ
• جناب محمد یونس صاحب فاروق سٹیلائٹ ٹاؤن
• جناب سید مقبول احمد صاحب ڈھوک ہوزی روڈ
• جناب سید منظور علی صاحب سٹیلائٹ ٹاؤن
• جناب ملک مظفر احمد صاحب کالج روڈ
• جناب ایم۔ اے غنی صاحب بی۔ اے
• جناب ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی بی۔ اے
• جناب قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی
• جناب قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی آف نیروبی
• جناب چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ
• جناب صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب
• جناب میاں ضیاء الدین صاحب

ضلع ملتان

• جناب ملک عمر علی احمد صاحب مرحوم
• جناب ڈاکٹر عبدالکریم صاحب امیر جماعت
• جناب میر نصیر احمد صاحب ریڈیو فورمین
• جناب چوہدری عبدالحفیظ صاحب ایڈووکیٹ
• جناب ماسٹر نوازدین صاحب ایم۔ اے
• جناب ڈاکٹر رفیق احمد صاحب ایم بی بی ایس بوریوالہ
• جناب شیخ محمد اسلم محمد سلیم صاحبان کمیشن ایجنٹ

• جناب شیخ محمد منیر صاحب احمد دنیا پور
• جناب چوہدری منور احمد خان صاحب خانم گیٹ
• جناب چوہدری محمد اکرام اللہ صاحب اوسنگا ویڈیو
• جناب حکیم انور حسین محمود احمد صاحبان
دواخانہ دارالشفاء خانیوال۔
• جناب سیٹھ اللہ دوایا صاحب حسین آگاہی
• جناب چوہدری عبداللطیف صاحب
• جناب بشارت احمد صاحب باجوہ اوورسیر
• جناب چوہدری شریف احمد ولی محمد صاحبان خانیوال
• جناب شیخ عبدالغفور صاحب پٹواری نہر

ضلع شیخوپورہ

• جناب چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ
• جناب شیخ محمد بشیر صاحب آزاد انبالوی
رائس ڈیلر۔ منڈی مریدکے۔
• جناب حافظ عبدالواحد صاحب ایم۔ اے۔ بی ٹی
• جناب ڈاکٹر عمرالدین صاحب زون ملیریا آفیسر

ضلع گوجرانوالہ

• جناب عبدالرحمٰن صاحب برانچ منیجر سنگر مشین
• جناب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب گورڈ وزیرآباد
• جناب میاں برکت علی غلام علی صاحبان ״
• جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب اینڈ برادرز ״
• جناب ملک منظور احمد صاحب لاہوری گیٹ ״
• جناب چوہدری محمد شریف صاحب فیروز والہ
• جناب میاں محمد شریف صاحب باغبانپورہ
• جناب چوہدری عبدالحمید صاحب تھانہ بازار

• جناب چوہدری مقبول احمد صاحب انسپکٹر ریلوے
• جناب سید سجاد حیدر صاحب قاتونگو (ربوہ)
• جناب میاں محمد خان اکبری صاحبان وزیرآباد
• جناب میاں عنایت اللہ صاحب فاروق نظام آباد
• جناب بشیر احمد صاحب ایگزیکٹو انجینئر
• جناب میاں قمرالدین صاحب گھوکھر مرحوم گوجرانوالہ
• جناب چوہدری پیر محمد صاحب ہیڈ کلرک
• جناب چوہدری عزیز اللہ خان صاحب

ضلع جہلم

• جناب سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب حسین محلہ
• جناب سیٹھی عبدالحق صاحب مین بازار
• جناب حوالدار مبارک احمد صاحب چکوال

ضلع گجرات

• جناب چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ
امیر جماعت احمدیہ گجرات۔
• جناب چوہدری عبدالمالک صاحب شاہ کھاریاں
• محترمہ بیگم صاحبہ جناب سید عبدالعزیز صاحب
منڈی بہاؤالدین۔
• پیر نصیر احمد صاحب شوگر انسپکٹر گجرات
• جناب مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب ملکوال

ضلع سیالکوٹ

• جناب چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ مرحوم
• تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں بذریعہ
بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت۔
• جناب حکیم سید پیر احمد شاہ صاحب۔

• جناب چوہدری عبدالستار صاحب درگانوالی
• جناب میاں سلطان احمد خان صاحب منڈیکے گورایہ
• جناب محمد علی صاحب ڈسپنسر کوٹ نیناں
• جناب چوہدری غلام حسین صاحب گھٹیالیاں پور
• جناب خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ٹھیکیدار
• جناب چوہدری خالد سیف اللہ خان صاحب
• جناب میجر چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ
• جناب رانا عبدالحمید خان صاحب کنجروڑ

کوئٹہ

• جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ
• جناب شیخ کریم بخش صاحب مرحوم
• جناب شیخ محمد اقبال صاحب جناح روڈ
• جناب شیخ عبدالاحد صاحب تاجر
• مجلس خدام الاحمدیہ شارع فاطمہ جناح
• جناب الحاج خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب
• جناب محمد عبدالحق صاحب نجومہ میڈیکل ہال
• احمدیہ پبلک لائبریری شارع فاطمہ جناح
• جناب خان عبدالوحید خان صاحب
• جناب ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب ڈی ایچ۔ بی
• جناب ڈاکٹر میجر سراج الحق خان صاحب
• جناب سیٹھ محمد سعید صاحب
• جناب ماسٹر عبدالکریم صاحب
• جناب سید قربان حسین شاہ صاحب
• جناب چوہدری محمود احمد صاحب
• جناب عطاء الحق خان صاحب منصفی روڈ

اضلاع سابق صوبہ سندھ

• جناب چوہدری سلطان علی صاحب محراب پور
• جناب نصیر احمد خان صاحب ناصر خانپور
• جناب حاجی عبدالرحمٰن صاحب رئیس باندھی
• جناب محمد عبداللہ صاحب ″
• جناب علاؤ الدین صاحب گوٹھ علاؤ الدین
• جناب چوہدری عطاء محمد صاحب گوٹھ امام بخش
• جناب چوہدری غلام نبی صاحب
• جناب چوہدری محمد عبداللہ صاحب
• جناب چوہدری برکت علی صاحب گوٹھ سردار محمد پنجابی۔
• جناب حاجی کریم بخش صاحب گوٹھ قمر آباد
• جناب رئیس عبدالحمید صاحب باندھی
• جناب ڈاکٹر مغفور محمد صاحب
• جناب چوہدری غلام رسول صاحب
• جناب ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب نواب شاہ
• جناب سیٹھ محمد دین صاحب مرحوم
• جناب چوہدری صادق احمد صاحب دریا خان مری
• جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب پریذیڈنٹ نواب شاہ
• جناب چوہدری نتھے خان صاحب
• جناب ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی امیر جماعت احمدیہ میرپور خاص۔
• جناب بابو عبدالغفار صاحب حیدر آباد
• مجلس خدام الاحمدیہ گوٹھ جمال پور
• جناب چوہدری شاہ دین صاحب گوٹھ شاہ دین
• جناب فضل الرحمٰن خان صاحب نیل پاک سیمنٹ فیکٹری حیدر آباد۔
• جناب ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب رحیم آباد
• جناب چوہدری فضل احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت رحیم یار خان۔
• جناب حاجی قمر الدین صاحب گوٹھ قمر آباد
• جناب چوہدری شریف احمد صاحب کر منڈی
• جناب مولوی عبدالحق صاحب ″
• جناب چوہدری رحمت اللہ صاحب ڈیرہ نواب شاہ
• جناب چوہدری محمد اکرام صاحب شاہ لطیف آباد
• جناب ملک رشید الدین صاحب خیرپور

بہاولپور

• جناب عزیز محمد خان صاحب بہاولپور ([illegible])
• جناب مولوی غلام نبی صاحب ایاز
• جناب چوہدری غلام احمد صاحب اشرف
• جناب مرزا ارشد بیگ صاحب بہاولپور

کراچی

• جناب شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ
• جناب مرزا بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ
• جناب ملک مبارک احمد صاحب
• جناب ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کامٹی والے
• جناب چوہدری غلام احمد صاحب فردوس کالونی
• جناب چوہدری بشیر احمد صاحب منیر
• جناب میاں عطاء الرحمٰن صاحب طاہر
• محترمہ والدہ صاحبہ شیخ محمود رفیق صاحب اشوا فرنیچر کمپنی
• جناب حافظ عبدالغفور صاحب ناصر
• جناب چوہدری مسعود احمد صاحب خورشید
• جناب چوہدری محمد خالد صاحب
• جناب شیخ عبدالحفیظ صاحب ۳ مارکیٹ روڈ
• جناب محمد شریف صاحب چغتائی
• محترمہ انور سلطانہ صاحبہ بیگم ایم۔ اے ارشاد صاحب
• جناب عبدالرزاق صاحب مہتہ
• جناب عبدالقاسم صاحب بنگالی
• جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے (لاہور)
• جناب مولوی صدر الدین احمد صاحب
• محترمہ حمیدہ بیگم اہلیہ ″ ″ ″
• جناب میجر محمد عبداللہ صاحب مہار
• جناب ملک رشید احمد صاحب بندر روڈ
• جناب چوہدری شاہنواز خان صاحب شاہنواز لمیٹڈ
• جناب چوہدری احمد مختار صاحب المختار لمیٹڈ
• جناب چوہدری آفتاب احمد صاحب وکٹوریہ روڈ
• جناب چوہدری احمد جان صاحب اکبر منزل
• جناب میجر عبداللطیف صاحب ملیر کینٹ
• جناب چوہدری شریف احمد صاحب وڈرایچ
• جناب عبدالرحیم صاحب مدہوش مارٹن روڈ
• جناب مولوی عبدالمجید صاحب دہلوی نائب امیر جماعت
• جناب چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب
• جناب بشیر احمد صاحب ڈرائیور
• جناب حاجی شیخ رشید احمد صاحب
• جناب مرزا محمود رفیق صاحب چغتائی ناظم آباد
• جناب مرزا عبدالوحید صاحب لیاری کوارٹرز
• محترمہ انور بیگم صاحبہ اہلیہ فضل حق خان صاحب
• جناب ملک منیر احمد صاحب قیصر سینما
• جناب سعید احمد خان صاحب

بہاول نگر

• جناب چوہدری غلام مصطفےٰ احمد دین صاحب جان چک 182/7-R
• جناب چوہدری غلام نبی صاحب گرداور سوڈا بستی۔
• جناب چوہدری غلام قادر صاحب اینڈ کمپنی ہارون آباد۔
• جناب چوہدری علم دین صاحب کمیشن ایجنٹ ہارون آباد۔
• جناب مولوی محمد شفیع صاحب دکاندار چک 176/7-R
• جناب چوہدری عبدالعزیز صاحب باجوہ ہارون آباد
• جناب چوہدری علی شیر صاحب چک 179 مراد
• جناب چوہدری بشیر احمد صاحب چک 103/6-R

پشاور

• جناب محمود سعید احمد صاحب نشتر آباد
• جناب الحاج نوابزادہ محمد امین خان صاحب بنوں
• جناب مولوی خلیل الرحمٰن صاحب فاضل پشاور
• جناب ذوالفقار صاحب قریشی بنوں۔

لائلپور

• جناب صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب

- جناب مبارک علی صاحب راجباہ روڈ
- جناب مولوی برکت علی صاحب لائق لدھیانوی مرحوم جڑانوالہ۔
- جناب الحاج شیخ عبداللطیف صاحب لائلپور
- جناب رانا محمد نعیم صاحب ولد رانا چراغ دین صاحب چک ۲۹۴ گ ب

دیگر اضلاع

- جناب چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت منٹگمری
- جناب ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ 〃
- جناب شیخ محمد صاحب سکول رینالہ سٹیٹ
- جناب سید بشیر احمد شاہ صاحب مانسہرہ
- جناب سردار امیر محمد خان صاحب قیصرانی
- جناب مختار احمد صاحب بٹ کوٹلی
- جناب محمد منظور احمد صاحب ایڈووکیٹ 〃
- جناب محمد لطیف صاحب دکاندار 〃
- جناب سید حسین شاہ صاحب عارف والہ
- جناب قاضی برکت اللہ صاحب ایم۔اے سابق پروفیسر گورنمنٹ کالج میرپور آزاد کشمیر
- جناب میجر حمید احمد صاحب کلیم 〃
- جناب ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب کیمبلپور
- جناب چوہدری محمد شریف صاحب منٹگمری

مشرقی پاکستان

- جناب مولوی ابوالصلاح محمد صاحب بی۔اے امیر جماعت احمدیہ مشرقی پاکستان۔
- جناب ایس۔ایم حسن صاحب ڈھاکہ
- جناب قاضی خلیل الرحمن صاحب خادم بخشی بازار روڈ۔
- جناب محمد سلیمان صاحب ڈھاکہ
- جناب مولوی ابوالخیر محب اللہ صاحب محمود نگر
- جناب صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب ڈھاکہ
- جناب ڈاکٹر عبدالصمد صاحب ڈی۔پی۔ایچ نارائن گنج۔
- جناب شیخ عبدالحمید صاحب ڈھاکہ
- جناب چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں نارائن گنج
- جناب چوہدری سیف اللہ خان صاحب سیتی
- جناب ملا فضل کریم صاحب
- جناب چوہدری عزیز احمد صاحب شاہنواز لمیٹڈ ڈھاکہ۔
- جناب ملک محمد طفیل صاحب ڈھاکہ
- جناب محمد حبیب اللہ صاحب نارائن گنج
- جناب شیخ ظفر احمد صاحب میاں اینڈ کمپنی ڈھاکہ۔
- جناب سید میجر ضیاء الحسن صاحب چٹاگانگ
- جناب چوہدری احسان اللہ صاحب 〃
- جناب میاں محمد انور ڈاکٹر محمد شفیق صاحبان چٹاگانگ۔
- جناب احمد علاؤ الدین صاحب چٹاگانگ
- محترمہ محمودہ بیگم سعدی صاحبہ 〃
- جناب محمد اسحٰق صاحب قریشی 〃
- جناب سید سہیل احمد صاحب چٹاگانگ ڈپٹی ڈائریکٹر ڈھاکہ
- میجر جی۔ایم اقبال صاحب چٹاگانگ

بھارت

- جناب مولانا محمد سلیم صاحب کلکتہ
- جناب مولانا بشیر احمد صاحب دہلی
- جناب محمد صدیق صاحب فانی۔پونچھ
- جناب میاں محمد حسین صاحب کلکتہ
- جناب فضل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ پٹنہ
- جناب کمال الدین صاحب مدراس
- جناب محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی ایل ایل بی حیدرآباد
- جناب مولوی سراج الحق صاحب حیدرآباد دکن
- جناب صدیق امیر علی صاحب مالابار
- جناب میاں محمد عمر صاحب پنجاب ہاؤس کلکتہ
- جناب میاں محمد بشیر صاحب ہگلی 〃
- جناب سیٹھ محمد الیاس صاحب حیدرآباد دکن
- جناب مولوی محمد شمس الدین صاحب کلکتہ
- جناب سیٹھ معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ
- جناب محمد عبدالغنی صاحب 〃
- جناب بابو تاج دین صاحب سرینگر
- جناب سید بشیر الدین صاحب کلکتہ
- جناب سیٹھ محمد صدیق صاحب 〃
- جناب محمد مجید صاحب سولیسٹر کانپور

لنڈن

- جناب چوہدری عبدالرحمن خان صاحب
- جناب عبدالعزیز عزیزدین صاحب
- جناب خان بشیر احمد صاحب رفیق نائب امام مسجد لنڈن۔

دیگر ممالک

- جناب صالح الشیبی النہدی صاحب سورابایا۔انڈونیشیا
- محترمہ امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ مکرم صالح الشیبی صاحب۔
- جناب چوہدری نذیر احمد صاحب ایم ایس سی کماسی۔غانا
- جناب مسٹر ناظم خان صاحب غوری مشرقی افریقہ
- جناب افتخار احمد صاحب ایاز بکوبہ
- جناب ایم۔اے ظفر صاحب ایم۔بی بی۔ایس ٹابورہ۔ٹانگانیکا۔
- جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر روز ہل ماریشس حال ربوہ
- جناب چوہدری عبدالستار صاحب کویت
- جناب ایم۔اے ہاشمی صاحب 〃
- جناب سید عبدالرحمن صاحب امریکہ
- احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا
- جناب حکیم طاہر محمد صاحب سنگاپور
- جناب عبدالغفور رحمن بخش صاحب امریکہ
- جناب عبدالعزیز رحمن بخش صاحب 〃
- جناب ایم۔داؤد ندیم صاحب نیروبی
- جناب ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر گرین وال امریکہ
- جناب ڈاکٹر ایس۔اے لطیف صاحب عدن۔

الفردوس

انارکلی میں

لیڈیز کپڑے کیلئے

آپ کی اپنی

دکان ھے

الفردوس

۸۵- انارکلی لاہور

آنکھوں کی جملہ بیماریوں کے لئے

"نور کاجل"

○ آنکھوں کو جملہ بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

○ نظر کو صاف اور تیز کرتا ہے۔

○ آنکھوں کو گرد وغبار سے صاف کرتا ہے۔

○ آنکھوں میں خوبصورتی اور چمک پیدا کرتا ہے۔

○ خارش، پانی بہنا، پھپھی اور ناخونہ کا بہترین علاج ہے۔

بوقت ضرورت ایک ایک سلائی آنکھوں میں ڈالیں!

قیمت فی شیشی عہ علاوہ ڈاک و پیکنگ۔

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

جملہ حقوق محفوظ

"دوائے ذیابیطس"

پیشاب کثرت سے آتا ہو۔ پیشاب میں شکر پائی جاتی ہو۔ پیاس شدید ہو۔ بھوک زیادہ لگتی ہو۔ جسم دن بدن لاغر اور کمزور ہوتا جارہا ہو تو ان حالات میں آپ یہ دوا جلدی منگوا کر استعمال کریں۔

قیمت فی شیشی -/۹ روپے

حکیم مخدوم الطاف احمد اکمل الطب و الجراحت

دواخانہ فضل۔ میانی (ضلع سرگودھا)

مفید طریقہ

ربوہ سے آپ جو کتب خریدنا چاہیں وہ آپ مکتبۃ الفرقان کے ذریعہ سے خرید فرمائیں۔ آپ کو بھی سہولت رہے گی اور آپ مکتبۃ الفرقان کے معاون بھی قرار پائیں گے۔ شکریہ!

(مینیجر مکتبۃ الفرقان ربوہ)

(مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ طابع و ناشر: ابو العطاء جالندھری۔ مقام اشاعت: دفتر الفرقان ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک موصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا ہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مثل نمبر **۱۷۵۶۷** میں شیخ اکبر علی ولد شیخ مراد علی قوم کھتے زئی پیشہ ریٹائرڈ گورنمنٹ سرکاری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء ساکن رحیم سٹریٹ نلنگ روڈ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) دکان ۷۳ مسکلوڈ روڈ کی بلڈنگ کے حصہ کا میں نے پینے کلیم کا مبلغ -/۲۵۰۰ روپیہ لگایا ہوا ہے دکان مذکورہ کے سامان وغیرہ سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے مبلغ -/۲۰ روپیہ کرایہ دکان میری بیوی کو لطور جیب خرچ دیتا ہوں۔ ان دکان کے اپنے حصہ سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد جو جائیداد متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرا گزارہ اس وقت ماہوار آمد پنشن مبلغ -/۲۶۰ روپیہ ہے تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میرے نام ایک مکان ۵ رحیم سٹریٹ ۱۳ نلنگ روڈ لاہور بعد در اصل میرا خود خرید کردہ نہیں ہے بلکہ یہ مکان میرے دو لڑکان میاں عبدالواحد و عبدالسلام نے اپنی آمد سے خریدا ہوا ہے اور اس مکان کی تمام قیمتیں ان دونوں نے ہی ادا کی ہوئی ہے اس میں کسی اور کا کوئی روپیہ نہیں ہے اس لئے میرا اس مکان سے کوئی تعلق یا واسطہ نہیں ہے اس لئے یہ مکان وصیت میں شامل نہیں ہوگا العبد اکبر علی پنشنر ۵ رحیم سٹریٹ ۱۳ نلنگ روڈ لاہور۔ گواہ شد۔ عبدالواحد ولد شیخ اکبر علی پنشنر مکان ۵ رحیم سٹریٹ ۱۳ نلنگ روڈ لاہور۔ گواہ شد۔ عبدالسلام ولد شیخ اکبر علی پنشنر مکان ۵ رحیم سٹریٹ ۱۳ نلنگ روڈ لاہور۔

مثل نمبر **۱۷۵۶۲** میں پیر و حید احمد ولد پیر صلاح الدین قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مظفر گڑھ ڈاکخانہ خاص ضلع مظفر گڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۳/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی منقولہ غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے اور مرنے کے بعد کوئی ہو تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دے دوں گا جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں جب تک زندہ ہوں اور مجلس کو خبر رہے گی میرے ۱/۱۰ حصہ کے لئے یہ وصیت میرے مرنے کے بعد مستقل ترکہ پر بھی حاوی ہوگی۔ اس وقت مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے -/۱۰۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کرتا رہوں گا ماہوار آمدنی میں کمی بیشی کی اطلاع دفتر ہذا کو دیتا رہوں گا۔ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے العبد پیر وحید احمد ولد پیر صلاح الدین بی ٹی کمشنر مظفر گڑھ گواہ شد مرزا عزیز احمد گواہ شد مرزا اظہر احمد نائب افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

مثل نمبر **۱۷۵۶۰** میں محمد اسماعیل ولد میاں حسین بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن شہر لائل پور ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ستمبر ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری جائیداد ایک رہائشی مکان واقع محلہ گرونانک پورہ بلاک بی گلی نمبر ۵ مکان نمبر بی ۱۰۹ شہر لائل پور ہے جس کی قیمت مبلغ ۳۰ ہزار روپیہ ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ قریباً ۵ صد روپیہ ماہوار ہے ماہوار آمد کی کمی بیشی کی صورت میں دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ لہذا میں اپنی اس تمام جائیداد غیر منقولہ اور ماہوار آمد منقولہ ان سب کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز بوقت وفات اس کے علاوہ اگر میری کوئی اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے العبد محمد اسماعیل محلہ گرونانک پورہ بلاک بی گلی نمبر ۵ مکان نمبر بی ۱۰۹ لائل پور شہر گواہ شد فضل الدین نگوی لائل پور غلام محمد آباد شیخ پورہ ک ڈی ۵۰۵ وصیت نمبر ۳۵۲۳۔ گواہ شد محمد یعقوب خود وصیت نمبر ۱۳۵۱۲۔ ۲۳/۹/۶۲۔

مثل نمبر **۱۷۵۵۸** میں غلام احمد ولد شیخ علی قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۴۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۹۸ شمالی ڈاکخانہ چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودہا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا گزارہ صرف میری جائیداد کی آمد سے ہے اور میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میری زرعی زمین ۱۲ ایکڑ ۶ کنال ہے جو موضع چک ۹۸ شمالی میں ہے جس کی موجودہ قیمت تیس ہزار روپے ہے میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا کوئی ذریعہ معاش ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد غلام احمد ولد شیخ علی چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودہا۔ گواہ شد سلطان احمد ولد شیخ علی والد موصی چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودہا۔ گواہ شد ملک محمد اسلم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۹۸ شمالی سرگودہا۔ نوٹ:۔ میں اپنی زرعی زمین کا حصہ اپنی زندگی میں ہی ادا کر دوں گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکا اور میرے ورثاء بھی ادا نہ کریں تو میری وصیت منسوخ سمجھی جائے۔ العبد غلام احمد ولد شیخ علی چک ۹۸ شمالی سرگودہا۔ گواہ شد شیخ محمد والد موصی گواہ شد ملک محمد اسلم سیکرٹری مال احمدیہ جماعت چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودہا۔

مثل نمبر **۱۷۵۵۶** میں محمد صادق ولد نواب خان قوم جٹ کاہلوں پیشہ زراعت عمر ۳۵ سال تاریخ

بیعت پیدائشی احمدی ساکن موضع گھٹیالیاں ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری غیر منقولہ جائداد ملکیت مندرجہ ذیل ہے ملکیتی جائداد کمانی اراضی بلا شرکت غیرے ہے جس کی مالیت ۲۰۰/- روپے ہے ایک حصہ مکان واقع موضع گھٹیالیاں جس کی موجودہ مالیت تین ہزار روپے ہے دس گھماؤں اراضی جو رہن لی ہوئی ہے زر رہن تین ہزار روپیہ ہے مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر کوئی اور جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میرا گزارہ مندرجہ بالا جائداد کی آمد پر ہے اگر کبھی اس کے علاوہ کوئی آمد ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کو تازیست داخل خزانہ کرتا رہوں گا العبد چوہدری محمد صادق ولد نواب خان ساکن موضع گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ گواہ شد خورشید احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گھٹیالیاں۔ گواہ شد چوہدری محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا حال گھٹیالیاں۔

مثل نمبر ۱۷۵۵۵ میں محمود احمد ولد محمد اسمٰعیل صاحب قوم [illegible] پیشہ ملازمت عمر [illegible] سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان ۸۹ دشنو گلی ۲۷ السٹ روڈ لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اگر اس کے بعد زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میرا گزارہ ماہوار آمد مبلغ ۲۵۰/- روپے پر ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد محمود احمد قریشی مکان ۸۹ دشنو گلی ۲۷ السٹ روڈ لاہور۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا حال لاہور۔ گواہ شد فضل الرحمٰن ولد قاضی عبدالرحمٰن دارالصدر شرقی ربوہ حال لاہور۔

مثل نمبر ۱۷۵۵۴ میں بشیر احمد ولد امیر خان قوم [illegible] پیشہ ڈاکٹری عمر [illegible] سال تاریخ بیعت [illegible] ساکن بال پور [illegible] ڈاک خانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے والد صاحب زندہ ہیں ہماری [illegible] ایکڑ زمین ہے لیکن ابھی تقسیم نہیں ہوئی اس سے میرا حصہ [illegible] ہے میرے والد صاحب غیر احمدی ہیں ابھی مجھے اس زمین کی کوئی آمد نہیں یہ زمین موضع [illegible] ڈاک خانہ [illegible] میں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۰۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد ڈاکٹر بشیر احمد ساکن بال پور [illegible] تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا۔ گواہ شد عبدالوحید ساکن بال پور [illegible] تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا۔ گواہ شد محمد زبیر [illegible] بال پور تحصیل بھلوال [illegible]

مثل نمبر ۱۷۵۵۳ میں بشیر احمد ولد منشی علی قوم [illegible] پیشہ زمینداری عمر [illegible] سال، تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۹۰ شمالی ڈاک خانہ خاص چک ۹۹ شمالی سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے میری زرعی زمین ۱/۲ ۶ ایکڑ ہے جو بیان بر موضع چک ۹۸ شمالی میں واقع ہے جس کی موجودہ قیمت تیرہ ہزار روپے ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد بشیر احمد بقلم خود گواہ شد منشی علی والد موصی۔ گواہ شد ملک محمد اسلم سیکرٹری [illegible] چک ۹۸ شمالی سرگودھا۔ نوٹ: میں اپنی زندگی میں اپنی زرعی اراضی کا حصہ وصیت منڈی کے بھاؤ ادا کر دوں گا اگر میں اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکا تو حصہ میرے ورثاء ادا کریں ورنہ میری وصیت منسوخ سمجھی جائے۔ العبد بشیر احمد۔ گواہ شد منشی علی والد موصی گواہ شد ملک محمد اسلم سیکرٹری [illegible] چک ۹۸

مثل نمبر ۱۷۵۵۲ میں عبدالخالق ولد غلام حسین قوم [illegible] پیشہ زمینداری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۸ شمالی ڈاک خانہ چک ۹۹ شمالی سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میری [illegible] ایکڑ زرعی اراضی واقع چک ۹۸ شمالی میں موجود ہے جس کی موجودہ قیمت چار ہزار روپے ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد عبدالخالق ولد غلام حسین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۹۸ شمالی سرگودھا۔ گواہ شد محمود احمد امیر جماعت چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔ گواہ شد سلیمان بقلم خود چک ۹۸ شمالی سرگودھا۔ نوٹ: میں اپنی زرعی اراضی کا حصہ وصیت منڈی کے بھاؤ اپنی زندگی میں ادا کر دوں گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکا اور میرے ورثاء بھی ادا نہ کریں تو میری وصیت منسوخ سمجھی جائے۔ العبد عبدالخالق ولد غلام حسین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۹۸ گواہ شد محمود احمد امیر جماعت چک ۹۹ شمالی۔ گواہ شد سلیمان بقلم خود چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا۔

مثل نمبر ۱۷۵۵۱ میں شریف احمد ولد شیخ علی قوم بھٹی راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے اور میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میری زرعی زمین سات کیلہ ہے جو بیان بر موضع چک ۹۸ شمالی میں موجود ہے جس کی موجودہ قیمت ۵۰ ہزار روپے ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد شریف احمد بقلم خود گواہ شد محمود احمد امیر جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی گواہ شد [illegible] انسپکٹر وصایا حال چک ۹۸ شمالی سرگودھا۔ نوٹ: میں اپنی زرعی اراضی کا حصہ وصیت منڈی کے بھاؤ اپنی زندگی میں ادا کر دوں گا اگر میں اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکا اور میرے ورثاء بھی ادا نہ کریں تو

میری وصیت منسوخ سمجھی جائے۔ العبد شریف احمد چک ۸ شمالی ضلع سرگودھا۔ گواہ شد محمود احمد
مربی جماعت احمدیہ چک ۸ شمالی سرگودھا گواہ شد۔ سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا حال چک ۹ شمالی سرگودھا۔

مثل نمبر **16550** میں غلام محمد مندرانی ولد محمد عثمان قوم مندرانی پیشہ کاشتکاری عمر ۴۶ سال
تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی مندرانی ڈاکخانہ تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان صوبہ مغربی پاکستان
بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۔۔۔ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت
اندازاً تین بیگھہ زمین ہے جو غیر آباد ہے یعنی دریا برد ہے اس کی فی الحال مجھے کوئی آمد نہیں ہے
اگر کبھی اس زمین سے آمد ہوئی تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا مگر گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت
بحیثیت معلم وقف جدید ۶۸ روپے ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد و جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر
انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اپنی جو بھی ماہوار آمد ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا نیز میری
وفات پر میری جو جائداد متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
العبد غلام محمد مندرانی معلم وقف جدید حال ربوہ گواہ شد نواب دین کیپٹن دارالفضل ربوہ گواہ شد شریف احمد
محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

مثل نمبر **16549** میں شفقت حیات دختر ملک رشید قوم ۔۔۔ پیشہ طالب علم
عمر ۱۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و
اکراہ آج بتاریخ ۔۔۔ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں مجھے میرے
والد صاحب کی طرف سے پانچ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی
۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو
اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر
متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی
جائے۔ العبد شفقت حیات محلہ دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد اللہ بخش صدر محلہ دارالصدر غربی ربوہ
گواہ شد سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا ربوہ ۔۔۔ ۲۲

مثل نمبر **16547** میں رشید احمد ایاز ولد میاں اللہ رکھا صاحب مرحوم قوم راجپوت ۔۔۔
پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالصدر غربی ربوہ الف ڈاکخانہ خاص
ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۔۔۔ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس
وقت کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں ہے گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۱۰۲ روپے ہے
میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر
کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت
حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان
ربوہ ہوگی میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور کی جائے۔ العبد رشید احمد ایاز کلرک دفتر بیت المال ربوہ
گواہ شد نذیر احمد کارکن بیت المال ربوہ گواہ شد رشید احمد مبارک کارکن بیت المال ربوہ۔

مثل نمبر **16544** میں غلام مرتضیٰ ولد محمد سعید صاحب قوم راجپوت کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۔۔۔ سال

تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۔۔۔ حال ۔۔۔ جہانگیر یوسف ڈاکخانہ ۔۔۔ ضلع ۔۔۔ بقائمی ہوش و
حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۔۔۔ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے کیونکہ میرے
والد بزرگوار حیات ہیں میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ ۱۰۵ روپے ملتی ہے میں تازیست
اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے
بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی
ہوگی ۔۔۔ میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
ہوگی ۔۔۔ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل ہو اور ۔۔۔ رسید حاصل کروں تو
ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت مندرجہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد غلام مرتضیٰ گواہ شد عبدالسلام
سیکرٹری وصایا حلقہ ۔۔۔ کراچی گواہ شد شیخ ۔۔۔ الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مثل نمبر **16543** میں عبدالمجید ولد شیخ رحمت اللہ صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۳ سال تاریخ
بیعت پیدائشی احمدی ساکن لائل پور ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج
بتاریخ ۔۔۔ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں موجودہ وقت میں میری جائداد ایک پختہ مکان واقع ۔۔۔ محلہ نمبر ۲ ۔۔۔
نمبر ۲ ۔۔۔ لائل پور چودہ ہزار پانچ صد روپے ہے جس میں ہم دو بھائی حصہ دار ہیں میرا حصہ اس مکان کا نصف اور
دو مربعے ۔۔۔ کا ہے میرے حصہ کی قیمت مبلغ -/۸۲۹ روپے ہے لہٰذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت
بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۔۔۔ ۲۴۴ روپے
ماہوار ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ میں ادا کرتا رہوں گا ۔۔۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز اس آمد کی کمی بیشی کی
صورت میں ۔۔۔ نیز بوقت وفات اس کے علاوہ میری جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میں چندہ حصہ آمد آج کی تاریخ سے ادا کرنا شروع کر دوں گا وصیت تو ۔۔۔
کی قیمت کی تسلی کر لیں تاکہ میں حصہ جائداد ادا کرنے کی کوشش کروں۔ العبد شیخ عبدالمجید ۔۔۔
دکان ۲۴ ۔۔۔ لائل پور۔ گواہ شد شیخ خالد مسعود احمد لائل پور ۔۔۔ گواہ شد ۔۔۔ لطیف
۔۔۔ وصیت نمبر ۲۱۶ ۔۔۔

مثل نمبر **16542** میں محمد نذیر ولد ۔۔۔ محمد قوم ۔۔۔ راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی
ساکن ۔۔۔ ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۔۔۔
حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۹۶ روپے ہے
میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی
جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس
کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد محمد نذیر ۔۔۔ تحصیل
بھلوال ضلع سرگودھا۔ گواہ شد محمد عبداللہ ۔۔۔ سیکرٹری مال ۔۔۔ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا۔
گواہ شد عبدالرحیم ۔۔۔ ضلع سرگودھا۔

مثل نمبر **16540** میں میرزا ۔۔۔ ولد میاں الٰہی بخش صاحب قوم ۔۔۔ پیشہ ملازمت عمر
۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۔۔۔ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ سب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد غیر منقولہ ایک خام مکان واقع محلہ شیخوپورہ ضلع گجرات موجود قیمت ایک ہزار روپیہ ہے اراضی چاہی دو بیگھہ واقعہ موضع مذکور قیمت موجودہ ۲۰۰۰/ روپے کل مالیت جائداد ۳۰۰۰ روپیہ جس میں دیگر حصہ داران جائداد کے علاوہ میرا حصہ ۱/۴ ہے میں اپنے ۱/۴ حصہ مقدرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں اگر کوئی اور جائداد زندگی میں پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد متروکہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی اور میرے ورثاء اس وصیت کے پابند ہوں گے اس وقت میرا گزارہ میری ماہوار آمد مبلغ ۱۵۰/- روپے جو بطور منیجر مشینڈ ریز لمیٹڈ گجرات میں کام کرنے سے ہے کی ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ تازیست صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے خزانہ میں داخل کرتا رہوں گا کمی بیشی آمد کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا مندرجہ بالا جائداد کا ۱/۱۰ حصہ ان شاء اللہ ۷۵/- روپے منظوری وصیت کے بعد ادا کر دوں گا۔ العبد میر ذکا اللہ منیجر ملال مشینڈ ریز لمیٹڈ گجرات گواہ شد سعید اللہ پسر میر ذکا اللہ صاحب گجرات۔ گواہ شد .... انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ حال گجرات ۳۳/۱۲/۲

مثل نمبر **۱۷۵۳۸** میں مرزا سعید احمد ولد مرزا صالح علی صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ روڈ ڈاک خانہ خاص ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴ سب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جس کی مقدار مبلغ ۲۶۵/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی وصیت تاریخ منظوری سے جاری سمجھی جائے۔ العبد مرزا سعید احمد بقلم خود ڈرگ روڈ کراچی۔ گواہ شد محمد حسین عالم .... سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ ڈرگ گواہ شد .... محمد حسین .... وصایا ڈرگ روڈ کراچی۔ .... ڈرگ روڈ بازار۔

مثل نمبر **۱۷۳۹۸** میں نصر اللہ خان ناصر ولد چوہدری .... صاحب مرحوم قوم .... عمر .... پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محلہ دار البرکات ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴ سب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں جامعہ احمدیہ کی طرف سے مبلغ ۲۵/- روپیہ ماہانہ تعلیمی وظیفہ ملتا ہے جس میں سے مبلغ دس روپے اپنا جیب خرچ مخصوص کیا ہوا ہے باقی تعلیمی ضروریات پر خرچ ہوتے ہیں اپنے اس جیب خرچ پر ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں علاوہ ازیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی۔ العبد نصر اللہ خان ناصر (جامعہ احمدیہ) ساکن محلہ دار البرکات ربوہ گواہ شد نور الحق تنویر پروفیسر جامعہ احمدیہ۔ گواہ شد محمد اسلم چوہدری۔ بی ایس سی ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر ہائی سکول ربوہ۔

مثل نمبر **۱۷۵۷۱** میں جعفر علی خان ولد فلام محمد خان قوم راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۶۶ سال تاریخ بیعت جون ۱۹۲۲ء ساکن چک ۱۵۹ گ ب گنگا پور ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴ سب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے میری زرعی زمین ۱/۲ ۳ ایکڑ چک ۱۵۹ گ ب گنگا پور ضلع لائل پور میں واقع ہے جس کی موجودہ قیمت ۸۷۵۰/- روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ دوسری آمد پر ہے جو رقم مبلغ .... کا حصہ نیو راجپوت سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ .... سرگودھا میں لگا ہوا ہے جس کی سالانہ آمد تقریباً ۴۸۰ روپے ہے اور میں گزارہ کرتا ہوں اس کی سالانہ آمد تقریباً ۶۰۰ روپیہ ہوتی ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری ۳ زرعی اراضی سادہ بیچ دیں اور باقی آٹھ ہزار .... صدر کا ہی رہے .... اپنی وصیت میں تحریر کیا ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ میں زندگی کے بعد اپنی زندگی میں ادا کر دوں گا اگر اپنی زندگی میں ایسا نہ کر سکوں اور میرے ورثاء بھی ادا نہ کریں تو میری وصیت منسوخ سمجھی جاوے۔ العبد اصغر علی خان چک ۱۵۹ گ ب ضلع لائل پور گواہ شد نذیر احمد .... سیکرٹری مال گنگا پور چک ۱۵۹ گ ب۔ گواہ شد .... جماعت احمدیہ گنگا پور۔

مثل نمبر **۱۷۵۷۴** میں محمد زبیر ولد علی محمد صاحب قوم .... پیشہ زمینداری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۶ء ساکن .... ڈاک خانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴ سب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے والد صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہیں ابھی تک جائداد تقسیم نہیں ہوئی میں گورنمنٹ پاکستان کی طرف سے اسسٹنٹ ہوں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۲۵/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی العبد محمد زبیر .... ضلع سرگودھا۔ گواہ شد عبد الحمید .... ضلع سرگودھا۔ گواہ شد ڈاکٹر بشیر احمد .... ضلع سرگودھا۔

مثل نمبر **۱۷۵۷۵** میں حکیم محمد شریف الحکیم تاج دین صاحب قوم .... پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن دار النصر ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴ سب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت ایک مکان واقع محلہ دار النصر ربوہ میں بر قطعہ .... مرلہ مشتمل دو عدد کمرہ جات مالیتی اندازاً ایک ہزار روپیہ موجود ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو بسلسلہ ملازمت بحیثیت دفتر .... صدر انجمن احمدیہ ربوہ مبلغ ۸۰/- روپے ماہوار بصورت تنخواہ ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر میری آمد میں اضافہ ہو یا جائداد

پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی اور میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں حصہ وصیت جائیداد کے طور پر کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں تو وہ رقم حصہ وصیت میں مجرا ہوگی۔ العبد حکیم محمد شریف دفتر ڈسٹرکٹ جدید ربوہ محلہ دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد۔ رمضان علی ولد چوہدری رحیم بخش معاون ناظر بیت المال ربوہ گواہ شد ڈاکٹر سراج الدین صدر محلہ دارالنصر شرقی ربوہ۔

مثل 16578 میں مبشر احمد سدھو ولد چوہدری نام علی سدھو قوم راجپوت سدھو پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۹۸۴ جناح کوارٹرز ڈاک خانہ کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۲۰۰ روپے ملتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری وصیت تاریخ منظوری سے تحریر کی جائے۔ العبد مبشر احمد سدھو
گواہ شد منظور احمد شاہد سیکرٹری فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد کراچی۔

مثل 16580 میں فضل حسین ولد محمد حسین قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن چک ۱۲ ڈاک خانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۹ ۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۶۰ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت تاریخ منظوری سے جاری ہوگی۔ العبد فضل حسین اکاؤنٹس آفس ٹی ڈی اے جوہر آباد ضلع سرگودھا گواہ شد۔ قریشی سمیع اللہ صدر جماعت احمدیہ جوہر آباد۔ گواہ شد۔ شریف احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ جوہر آباد۔

مثل 16582 میں محمد اکرم خان ولد چوہدری فیض عالم جنگوی قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۷/۲ حبیب لائنز ڈاک خانہ کراچی ۳ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۲ ۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں تعلیم حاصل کرتا ہوں اور مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے تیس ۳۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد محمد اکرم خان۔ گواہ شد۔ شیخ احمد مبشر ناظم تحریک جدید وقف جدید مجلس خدام الاحمدیہ کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی۔

مثل 16583 میں مبارک احمد اصغر ولد چوہدری عبدالرحیم خان صاحب کاٹھ گڑھی قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالصدر شرقی ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۹۰ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت تاریخ تحریر ہی سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مبارک احمد اصغر محلہ دارالصدر غربی۔ ربوہ ۲۴/۱ گواہ شد عبدالرحیم کاٹھ گڑھی نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد فضل احمد نائب ناظر تعلیم ربوہ۔

مثل 16584 میں محمد لطیف ولد رحیم بخش قوم راجپوت پیشہ خانہ نشین عمر ۵۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری جائیداد کوئی نہیں میرا گزارہ بچوں کی آمد پر ہے جو مجھے کھانا دیتے ہیں اگر بوقت وفات میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو تو صدر انجمن احمدیہ اس کے 1/10 حصہ کی وارث ہوگی اس وقت میرے پاس مبلغ ایک صد روپیہ نقد موجود ہے جس کے 1/10 حصہ کی وصیت کرتا ہوں العبد نشان انگوٹھا محمد لطیف گواہ شد بلال الدین ولد عبداللہ کشمیری مرحوم محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد مستری محمد اسمٰعیل ولد محمد عبداللہ دارالرحمت وسطی ربوہ۔

مثل 16586 میں محمد شفیع ولد میاں عبدالحکیم صاحب قوم ارائیں پیشہ طبابت عمر ۶۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵-۱۹۰۳ء ماہ مارچ اپریل۔ ساکن گولبازار ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں میرا گزارہ بذریعہ ذاتی حکمت ہے جس کی آمد غیر متعین ہے تاہم فی الوقت اوسطاً آمد یکصد روپیہ ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد کے جو بھی ہوگی 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور میری یہ وصیت آج کی تاریخ سے جاری ہوگی اس کے بعد میں اگر کوئی جائیداد پیدا کروں یا میری وفات کے بعد جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد حکیم محمد شفیع ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ گواہ شد محمد رفیع ناصر گولبازار ربوہ گواہ شد حکیم شیخ خورشید احمد گولبازار ربوہ۔

مثل 16587 میں رحیم بخش ولد نبی خان قوم کاہلوں پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت

عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۰ء ساکن محلہ دار الصدر غربی ڈاک خانہ خاص ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴/ ۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۔/۴۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی میری وصیت آج ہی سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد رحیم بخش ولد نتھے خان ملازم مہمان خانہ ربوہ گواہ شد محمد اکمل کارکن صدر عمومی دار الیمن ربوہ ۔ گواہ شد رحمت علی سیکرٹری اصلاح و ارشاد محلہ دار الیمن ربوہ ۔

مثل ۱۷۵۹۸ میں عزیز الرحمٰن خالد ولد غوثی محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۴/ ۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے مجھے جامعہ سے کچھ رقم بطور وظیفہ ملتی ہے جس میں سے بطور جیب خرچ مجھے دس روپے ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی میری وصیت ۲۹/۴/ ۶۲ سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد عزیز الرحمٰن خالد متعلم جامعہ احمدیہ ابن غوثی محمد صاحب گواہ شد رکن دکیل المال تحریک جدید ربوہ ۲۹/۴/ ۶۲ گواہ شد میر محمود الدین پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ گواہ شد ۔ سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا ربوہ ۔

مثل ۱۷۵۹۰ میں عزیز احمد ولد چوہدری احمد خان قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھیر کے کلاں ڈاک خانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/ ۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری ماہوار تنخواہ ۔/۱۲۵ روپے ہے میرے والدین زندہ ہیں اس لئے کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد میرے نام نہیں ہے لہٰذا اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ نیز اس کے علاوہ جو بھی جائداد آئندہ پیدا کروں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا ۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی ۔ العبد عزیز احمد ٹیچر حالی گورنمنٹ ہائی سکول بانساں والا لاہور شہر گواہ شد شیخ احمد علی سیکرٹری اصلاح و ارشاد دارالذکر لاہور ۔ گواہ شد شیخ عبدالحق صدر حلقہ دارالذکر لاہور

مثل ۱۷۵۹۵ میں نذیر احمد ولد چوہدری رسول بخش صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ ڈاکٹری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن ننکانہ صاحب ڈاک خانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۴/ ۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد دس مرلہ اراضی واقعہ محلہ دار الرحمت شرقی مالیتی ۔/۷۵۰ روپے ہے میں اپنی مذکورہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس کے علاوہ میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۔/۷۰ روپے ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد نذیر احمد ولد رسول بخش سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گنگا پور چک ۵۹۱ ضلع لائل پور گواہ شد بشارت احمد مبشر ولد فضل احمد صاحب مرحوم دار الرحمت وسطی ربوہ ۔ گواہ شد عبداللطیف درد ولد ظہیر الدین صاحب کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ ۱۱/۴/ ۶۲

مثل ۱۷۵۹۶ میں محمود احمد باجوہ ولد شیر محمد قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن معرفت انسپکشن پی اے الف ماری پور کراچی ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۳/ ۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) میری غیر آباد زرعی اراضی دو مربعے ہے ایک مربعہ نارووال اور دوسرا مربعہ ضلع کالو پنڈ ضلع سیالکوٹ میں ہے یہ دونوں مربعے میں نے گورنمنٹ سے گیارہ سو روپیہ فی مربعہ کے حساب سے خریدے ہوئے ہیں جنہیں میں آباد کر رہا ہوں لیکن ابھی تک کل رقبہ آباد نہیں ہوا ۔ فی الحال اس زرعی زمین سے کوئی آمد نہیں ہوتی خرچ ہی ہو رہا ہے میں اپنی اس زرعی اراضی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی ۔ میرا گزارہ اس زمین پر نہیں ہے بلکہ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ ۔/۷۷ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد بخزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد محمود احمد باجوہ گواہ شد ملک محمد اشرف خان سیکرٹری وصایا حلقہ ماڑی پور ۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی ۔

مثل ۱۷۵۹۹ میں محمد شفیع ہاشمی فلائٹ سارجنٹ ولد محمد قاسم صاحب ہاشمی قوم ہاشمی قریشی ۔ پیشہ ملازمت عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڑی پور لائبریری ڈاک خانہ کراچی نمبر ۹ کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/ ۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے ۔ مجھے دیہہ لکھ پار کی ڈاک خانہ ٹنڈو محمد خان ضلع حیدر آباد سندھ میں ۳۰ ایکڑ کی اراضی زرعی بطور عطیہ بعوض ملازمت سرکار بعوض ۔/۲۰۰ روپے فی ایکڑ ۲۰ سال کی اقساط پر ملی ہوئی ہے تین اقساط ادا کر چکا ہوں ۔ باقی ادا کرنی ہیں ابھی یہ زمین پوری طرح آباد نہیں ہوئی اس لئے فی الحال اس سے کوئی آمد نہیں ہوتی ۔

بلکہ خرچ کر رہا ہے یہ میری واحد ملکیت ہے میں اپنی مندرجہ بالا زرعی اراضی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ (۲) میں پاکستان ایئر فورس میں ملازم ہوں اور مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ -/۲۵۰ روپے ملتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد محمد شفیع ہاشمی بقلم خود۔ گواہ شد شریف احمد سیکرٹری مال حلقہ ملیر کینٹ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد سیکرٹری وصایا کراچی۔

مثل نمبر ۱۷۶۰۰ میں سیف الحق ولد چوہدری محمد عظیم صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۸ مقبول آباد ڈاکخانہ کراچی نمبر ۵ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے کیونکہ میرے والد بفضل خدا حیات ہیں میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ -/۱۰۵۰ روپے ملتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اس وصیت کا نفاذ تاریخ تحریر سے سمجھا جائے۔ العبد سیف الحق بقلم خود گواہ شد جمیل الرحمٰن ولد حبیب الرحمٰن سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مثل نمبر ۱۷۶۰۱ میں خان حبیب الحق ولد خان عبد الحق خان صاحب قوم کاکے زئی پٹھان پیشہ طالب علم ڈاکٹری عمر تقریباً ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ ڈاکخانہ کوئٹہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۴/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے والد صاحب مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور رحم سے بقید حیات ہیں میرے والد صاحب نے میرے نام پر مبلغ ۲ صد روپے کے حصص کو آپریٹو سوسائٹی کوئٹہ اور مبلغ ۵ صد روپے کے حصص حبیب بینک کوئٹہ کے کر دیئے ہوئے ہیں مجھے میرے والد صاحب حسب ضرورت جیب خرچ دیتے ہیں جو اندازاً بیس روپے ماہوار ہے میں تا زیست حصص اور ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اور جو جائیداد زندگی میں پیدا کروں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد خان حبیب الحق خان سیکنڈ ایئر ایم بی بی ایس کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور۔ کمرہ نمبر ۶۴ [illegible] لاج۔ گواہ شد [illegible] مکلوڈ روڈ لاہور۔ گواہ شد منظور احمد ولد علی محمد ۱۱/۶۳ نسبت روڈ لاہور

مثل نمبر ۱۷۶۰۲ میں سید محمد علی شاہ ولد سید امام الدین شاہ صاحب قوم سید جیلانی پیشہ ریٹائرڈ ملازم عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء ساکن ۹ ٹی ڈی اے ڈاکخانہ [illegible] ضلع میانوالی حال کنٹونمنٹ کوارٹر نمبر ۱ متصل ایمپلائمنٹ آفس [illegible] ملتان چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں [illegible] چونکہ میں ریٹائرڈ ملازم ہوں اس لئے مجھے [illegible] میری اس وقت منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے البتہ مجھے اپنے بچوں کی طرف سے ماہوار صورت میں مبلغ [illegible] روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ تا زیست ادا کرتا رہوں گا میری غیر منقولہ جائیداد تعدادی ۱۵ ایکڑ زمین واقع موضع ۹ ٹی ڈی اے ڈاکخانہ [illegible] ضلع میانوالی ہے اس کی کل قیمت بموجب گورنمنٹ کی مقرر کردہ شرح کے لحاظ سے مبلغ ۲۲۲۵ روپے بنتی ہے میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ میری وصیت کی منظوری ملنے پر اس کے حصہ جائیداد کی کل قیمت مبلغ -/۲۲۵ روپے نقد ادا کر دوں گا۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت کوئی جائیداد پیدا کروں یا بناؤں تو اس کا حصہ وصیت ۱/۱۰ کی رو سے بھی واجب الادا ہوگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ ہوگی۔ العبد سید محمد علی۔ گواہ شد عبد الحکیم [illegible] ملتان چھاؤنی گواہ شد عبد اللطیف سیکرٹری وصایا ضلع ملتان۔

مثل نمبر ۱۷۶۰۳ میں احمد دین ولد عالم دین قوم ججہ پیشہ زمیندار عمر تقریباً ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن چک ۹۹ شمالی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت جائیداد ڈیڑھ مربعہ زمین چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا میں ہے اور دس بیگھہ [illegible] تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں ہے میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی نیز اس جائیداد کے متعلق ایک امر کی وضاحت کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا والی ڈیڑھ مربع زمین عارضی طور پر اپنے بیٹوں میں تقسیم کر دی ہوئی ہے جس پر انہوں نے باغ لگا لیے اور لگوا رہے ہیں جس میں میرا کوئی دخل نہیں اور نہ ہی میں اس کا حق دار ہوں۔ اس لئے بوقت وفات صرف زمین کی قیمت کا ۱/۱۰ حصہ میری طرف سے ادا ہوگا اس جائیداد کے علاوہ میری آمد کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ العبد احمد دین گواہ شد نذیر احمد پسر موصی گواہ شد غلام احمد [illegible] پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی۔

مثل نمبر **۱۶۶۰۵** میں امیر حیدر ولد حسین بخش شاہ قوم سید بھیری پیشہ زراعت کاری
عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن موضع مڑیالی والی ڈاکخانہ کرور ضلع مظفرگڑھ صوبہ مغربی
پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میرا گزارہ صرف جائیداد کی آمد پر ہے اور میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ
کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر
انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بعد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے
رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی
اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز
کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے
۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی تفصیل جائیداد غیر منقولہ (۱) زرعی اراضی واقع مڑیالی والی
تحصیل لیہ ضلع مظفرگڑھ تخمیناً یکصد ایکڑ قیمتی بیس ہزار روپیہ (۲) زرعی اراضی موضع رنگ شاہ
خورد کلاں موضع لیہ تخمیناً ۲۰ ایکڑ قیمتی چار ہزار روپیہ (۳) زرعی اراضی موضع گنگوری
تحصیل لیہ ضلع مظفرگڑھ تخمیناً چھ ایکڑ قیمتی بارہ صد روپیہ صرف (۴) سکنی مکان محدود
بحدود وقوع (۱) شمالاً سکنی مکان ملکیتی نذر حسین شاہ وغیرہ وارثان اللہ دسایا شاہ
مرحوم برادر حقیقی موصی (۲) جنوباً مشرقاً ... دالان سکنی مکان ملکیتی نذر حسین
شاہ وغیرہ وارثان اللہ دسایا شاہ مرحوم برادر حقیقی موصی (۳) رقبہ ۵ مرلے تخمیناً
جنوباً سکنی مکان ملکیتی اللہ نواز شاہ ولد میر محمد شاہ قوم سید بھیری کل قیمت آٹھ صد روپیہ
میزان قیمت جائیداد مندرجہ بالا چھبیس ہزار روپیہ۔ العبد امیر حیدر بقلم خود گواہ شد ڈاکٹر
غلام مصطفیٰ ربوہ ضلع جھنگ گواہ شد قریشی محمد حنیف قمر سائیکل سوار سیاح ربوہ

مثل نمبر **۱۶۶۰۶** میں محمد یوسف ولد میر خان صاحب قوم کھوکھر پیشہ بے کار
عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت اگست ۱۹۲۲ء ساکن دارالعلوم غربی ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ
بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں اس وقت
کوئی ملازمت وغیرہ نہیں کرتا میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے میرا گزارہ
ماہوار جیب خرچ پر ہے جو میرے چھوٹے لڑکے سعید احمد خان کی طرف سے مبلغ
یکصد روپیہ ملتا ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں بعد ازاں
اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی اور اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ
ربوہ کو کرتا رہوں گا اور میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک
صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی میری وصیت ۱/۱۰ حصہ منظور فرمائی جاوے العبد محمد یوسف
دارالعلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد محمد حنیف سیکرٹری مال محلہ دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد
سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا۔ ربوہ

مثل نمبر **۱۶۶۰۷** میں مسعود احمد جہلمی ولد عبدالرحیم صاحب قوم لون پیشہ
ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ
۶/۱۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو
اس وقت مبلغ ۱۲۲ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی
اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر
میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
میری وصیت یکم دسمبر ۱۹۶۲ء سے منظور فرمائی جاوے العبد مسعود احمد جہلمی منیجر جنرل
دکانات تحریک ربوہ۔ گواہ شد نذیر احمد مبشر نائب وکیل التبشیر گواہ شد کمال یوسف سیکرٹری وکالت
تبشیر ربوہ۔ گواہ شد سید مبارک احمد شاہ انسپکٹر وصایا ربوہ۔

مثل نمبر **۱۶۶۰۸**

میں شیخ نذیر احمد بشیر ولد شیخ محمد عبدالرزاق صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال
تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر
و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل
ہے جو میری ملکیت ہے (۱) ایک پختہ دکان ۱/۲۰ واقعہ محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ مالیتی
مبلغ پانچ ہزار روپیہ ہے میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا
اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وارث
بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ ۱۵۱
روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو کچھ بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا
رہوں گا میری وصیت ۱/۱۲/۶۲ سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیخ نذیر احمد بشیر دفتر وکیل الدیوان ربوہ
گواہ شد سید منیر احمد باہری وکالت مال ربوہ گواہ شد مرزا عبدالرشید وکالت مال ربوہ گواہ شد
سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا ربوہ۔

مثل نمبر **۱۶۶۱۲** میں نور احمد ولد سر بلند خان صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال
تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱/۶۳
حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے
جو اس وقت مبلغ ۱۵۵ روپے ماہوار ہے خدا کے فضل سے جو ماہوار آمد بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ
کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر کوئی جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا
جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت یکم دسمبر
سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نور احمد کارکن دفتر آڈٹ صدر انجمن احمدیہ ربوہ
گواہ شد۔ محمد احمد آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد فضل احمد نائب ناظر تعلیم ربوہ
گواہ شد۔ سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا ۲۱/۱/۶۳

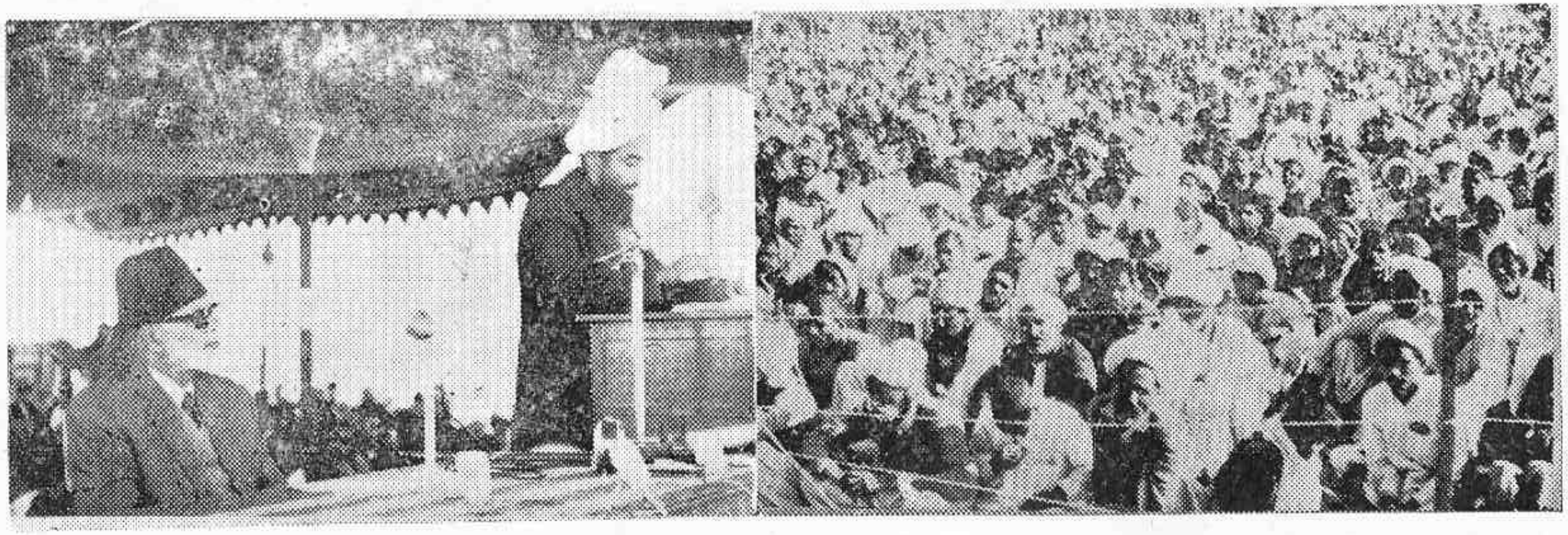

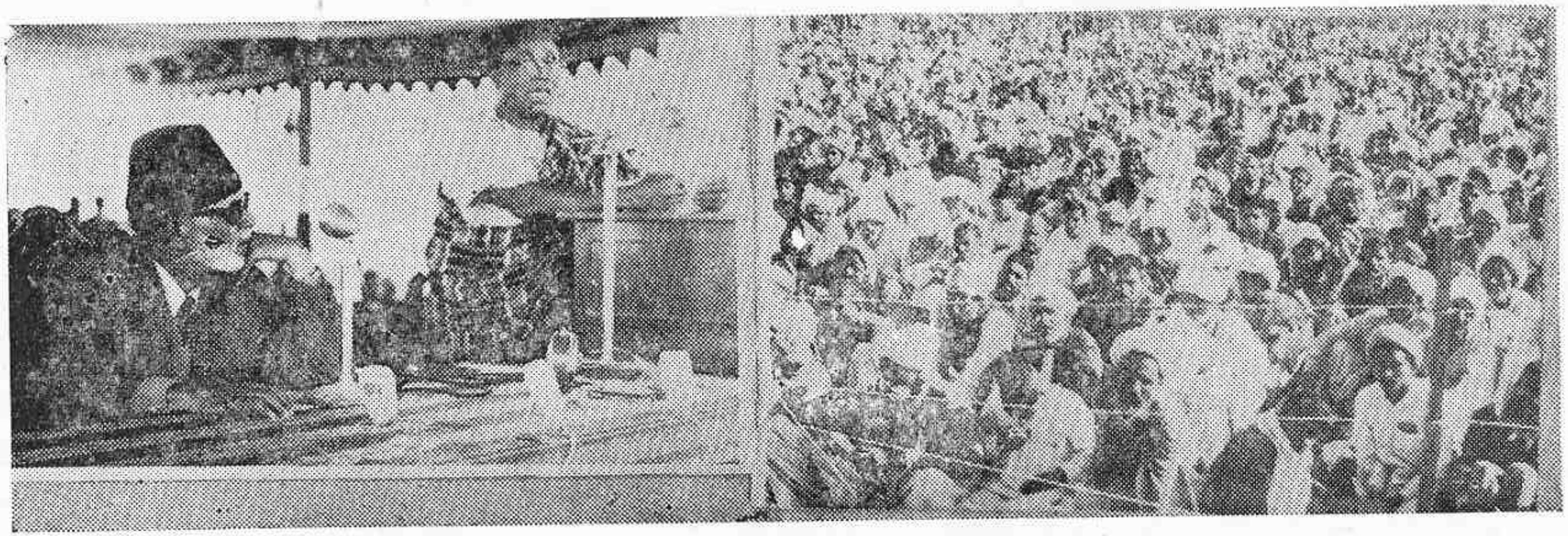

جلسه سالانه ربوه ۱۹۶۴ء محترم چوهدری محمد ظفر الله خانصاحب کی صدارت میں محترم صاحبزاده مرزا رفیع احمد صاحب و مسٹر محمد آرتهر صاحب مغربی افریقه تقریر فرما رہے هیں -

تفہیماتِ ربّانیہ

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مدیر الفرقان و سابق مبلغ بلادِ عربیہ کی اس لاجواب تصنیف میں ان تمام اعتراضات کا تفصیلی اور تسلی بخش جواب دیا گیا ہے جو مخالفینِ احمدیت کی طرف سے کیے جاتے ہیں۔ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ نے اس کتاب کے متعلق فرمایا تھا:۔

"اس کا نام مَیں نے ہی تفہیماتِ ربّانیہ رکھا ہے (طباعت سے پہلے) اس کا ایک حصہ مَیں نے پڑھا ہے جو بہت اچھا ہے۔ اس کتاب کے لئے کئی سال سے مطالبہ ہو رہا تھا کئی دوستوں نے بتایا کہ عشرہ کاملہ میں ایسا مواد ہے کہ جس کا جواب ضروری ہے۔ اب خدا کے فضل سے اسکے جواب میں اعلیٰ لٹریچر تیار ہوا ہے۔ دوستوں کو اس سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے اور اسکی اشاعت کرنی چاہیئے۔" (الفضل ۱۲ جنوری ۱۹۳۱ء)

اب اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن یکصد صفحات اور بعض قیمتی حوالہ جات کے اضافہ کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اس انتہائی مفید کتاب کا ہر احمدی گھرانہ میں موجود ہونا ضروری ہے۔

ضخامت آٹھ سو صفحات۔ قیمت مجلّد اعلیٰ سفید کاغذ گیارہ روپے؛ مجلّد اخباری کاغذ آٹھ روپے۔ کتابت و طباعت عمدہ۔

مکتبۃ الفرقان ربوہ

صرف ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا